دجّال
شیطانی ہتھکنڈے
اور
تیسری جنگِ عظیم
مؤلف احمد حسن القزوینی
ترجمہ محمد زین العابدین

# شیطانی ہتھکنڈے اور تیسری جنگِ عظیم

مؤلف احمد حسن الفریونی

ترجمہ محمد زین العابدین

اسلام بک ڈپو

12- گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# دجال
## شیطانی ہتھکنڈے اور تیسری جنگ عظیم


نام کتاب : دجال شیطانی ہتھکنڈے اور تیسری جنگ عظیم

مصنف : احمد حسن الفریونی

مترجم : محمد زین العابدین

پرنٹرز : حاجی حنیف پرنٹرز

باراول : جولائی 2010ء

باردوم : جنوری 2012ء

قیمت : =/425 روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

پروگریسو بکس
6- یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

اسلام بک ڈپو ۱۲- گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-8836776

# فہرست

**باب نمبر1:**

# دورحاضراوردجال
# عظیم فتنہ......دجال لعین

## دجال کا ابتدائی تعارف:

دجال بروزن قوال، مبالغہ کا صیغہ ہے جو کہ دجل سے بنا ہے جس کے معنی جھوٹ، فریب، ملمع سازی اور حق و باطل کا آپس میں غلط ملط کرنا ہے۔ چونکہ دجال میں یہ سارے عیب ہونگے اس لئے اسے دجال کہتے ہیں یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور بہت زیادہ فریب دینے والا۔

یہ دجال موٹا اور بڑے ڈول والا ہوگا، جوان ہوگا، شکل وصورت سے شریف اور خوبصورت لگے گا، اس کا رنگ گندمی اور صاف ہوگا، قد پستہ یعنی ٹھگنا ہوگا، اس کا سر سانپ کی طرح ہوگا، سر کے بال گھنگریالے ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے جو موٹے اور سخت ہوں گے جیسے درختوں کی شاخیں۔ سر اور دھڑ اتنا ملا ہوا ہوگا گویا کہ اس کی گدی ہی نہیں ہوگی، اس کی ٹانگیں ٹیڑھی یعنی قوسین کی طرح ہوں گی، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، آنکھ کی جگہ بالکل سپاٹ ہوگی، آنکھ سبز اور کنچے کی طرح چمکدار ہوگی۔ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ دیکھنے میں بدشکل لگے گی۔ آنکھ پر سخت ناخنہ ہوگا، دنی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح اور کھڑی آنکھ ہوگی، اس کی دونوں کلائیوں پر بال بہت زیادہ ہوں گے اور انگلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔

دجال کا ظہور قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ (دیگر فتنوں سمیت) عیسائیوں کے فتنہ کو مٹا کر فارغ ہوئے ہی ہوں گے کہ اس دجال کا ظہور ہو جائے گا جس کے خاتمہ کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔ آپ جب چھوٹے ہونگے تو بچپن ہی سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوف ناک کردار آپ کے لاشعور میں بٹھا دیا گیا ہوگا۔ یہ درحقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی لیکن اب شاید صورت حال تبدیل ہو رہی ہے اور ''جاہلی تہذیب'' نے آج کی ماؤں کو اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔ نیز یہ خروج دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے لہٰذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تاکہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔ فتنہ دجال میں وہ کونسی چیز تھی جس نے صحابہ کو ڈرا دیا؟ خوفناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔ صحابہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت حال سمجھ میں نہیں آئے گی۔ گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔ پھر پروپیگنڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ لمحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے گا۔ انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور ہمدردوں کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔ اس کا ہیبت ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمایا لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام

خواص نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے تاکیداً فرمایا:

''بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ، اس کو سمجھو، اس میں غور کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔''

## دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ:

① دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیش گوئیاں بیان کی جائیں تاکہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں اسکا پس منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آسکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا، وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کرے گا، ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کرے گا، دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا، تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف امن وامان اور انصاف کا دور دورہ ہوگا۔

② انکی کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے:

''اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ! اے یروشلیم کی بیٹی مسرت سے چیخو! دیکھو! تمہارا بادشاہ آرہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے۔ خچر یا گدھا کے بچے پر۔ میں یوفریم سے گاڑی کو اور یروشلیم سے گھوڑے کو علیحدہ کرونگا۔ جنگ کے پر توڑ دئیے جائینگے، اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی۔[1]

③ ''اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کرونگا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا بسے ہوں اور انہیں انکی اپنی سرزمین میں جمع کرونگا، میں انہیں سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدونگا۔ اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کرے گا۔''[2]

---

[1] زکریا: 10-9:9. [2] ایزاخیل: 22-21:37.

④ سابق امریکی صدر ریگن نے 1983 میں امریکن اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی (AIPAC) کے ٹام ڈائن سے بات کرتے ہوئے کہا:

''آپکو علم ہے کہ میں آپکے قدیم پیغمبروں سے رجوع کرتا ہوں، جنکا حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے اور آرمیگڈن کے سلسلے میں پیش گوئیاں اور علامتیں بھی موجود ہیں اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یقین کیجئے (یہ پیش گوئیاں) یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جس سے ہم گزر رہے ہیں۔''

⑤ صدر ریگن نے مبشر چرچ کے جم پیکر سے 1981 میں بات چیت کرتے ہوئے کہا:

''ذرا سوچئے کم سے کم بیس کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہونگے اور کروڑوں مغرب سے۔ سلطنت روما کی تجدید نو کے بعد (مغربی یورپ) پھر مسیح (دجال) ان پر حملہ کرینگے جنہوں نے ان کے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کرینگے جو میگڈون یا آرمیگڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ دو گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائے گی۔''

آرمیگڈون لفظ میگوڈو سے نکلا ہے یہ جگہ تل ادیب سے 55 میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان واقع ہے۔

⑥ پال فنڈلے کہتا ہے:

''انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کر دے۔ دنیا کے سارے شہر لندن، پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو سب صفحہ ہستی سے مٹ جائینگے۔ تقدیر عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالم گیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا جسے سیٹلائٹ کے

ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائے گا۔''[1]

⑦ ''مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال) کے دور کی آمد کی نشانی ہے جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔''[2]

⑧ Forcing god s hand کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں:

''ہمارے گائڈ نے قبۃ الصخراء (TombStone) اور مسجد اقصیٰ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائینگے۔ اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے، تعمیراتی سامان تک آ گیا ہے، اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔ بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کر رہے ہیں۔ وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کر رہے ہیں۔ ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائینگے۔ (ممکن ہے یہ وہی تیجان یا سیجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے) ہمارا گائڈ کہتا ہے: ہاں تو ٹھیک ہے ہم آخری وقت کے قریب آ پہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کٹر یہودی مسجد کو بم سے اُڑا دینگے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی۔ یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کریگی کہ وہ درمیان میں آ کر مداخلت کریں۔''

9 ۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبر نامہ کی ویب سائٹ پر کہا گیا کہ اسکا مقصد بتوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبر نامہ میں لکھا ہے اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آ گیا ہے۔ خبر نامہ میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملحدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ کیونکہ تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔[3]

① ٹی وی پر ایونجیل قیصر ہلٹن ہسٹن۔ ② سابق سینیٹر مارک ہیٹ فیلڈ۔
③ بحوالہ Forcing god s hand ترجمہ: خوفناک جدید صلیبی جنگ۔

⑩ ''میں نے لینڈا اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ تعمیر کے لئے مسجد اقصیٰ کو تباہ کر دینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہو سکتی ہے تو اس یہودی نے فوراً کہا: ''ٹھیک بالکل یہی بات ہے ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی سرزمین سے نکال دینگے اور تب ہم اپنی عبادت گاہ کو از سرنو تعمیر کرینگے۔(خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہو جائے گا:(book of revealation)الہام کی کتاب کے سولویں انکشاف میں ہے کہ دریائے فرات خشک ہو جائیگا اور اس طرح مشرق کے بادشاہوں کو اجازت مل جائے گی کہ اسے پار کر کے اسرائیل پہنچ جائیں۔''

⑪ امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری وداؤٹ وار( Victory without war) میں لکھا ہے:

''۱۹۹۹تک امریکی پوی دنیا کے حکمران ہونگے اور یہ فتح انھیں بلا جنگ حاصل ہوگی اور پھر امور مملکت مسیح (دجال) سنبھال لینگے۔''

گویا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات کو مکمل کرنے تک تھی ، اسکے بعد نظام مملکت دجال چلا رہا ہے۔''

⑫ لاکھوں بنیاد پرست(Fundamentalist)عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اور ابلیس کے درمیان آخری معرکہ انکی زندگی میں ہی شروع ہوگا اور اگر چہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انہیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچا دیا جائیگا پھر بھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کر دیئے جائینگے جو دشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جا سکتی ہے۔اس انداز فکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیاریوں کی اتنی پر جوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دو مقاصد پورے کرتے ہیں۔ایک تو امریکیوں کو انکی تاریخی بنیادوں ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکو اس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جو آئیندہ ہوگی اور جسکی پیشن گوئی کی گئی

ہے۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرسچن اپنے آپ کو اتنی پختگی کے ساتھ داؤدی (Davidians) یعنی ٹیکساس کے قدیم باشندوں کے ساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔

⑬ ڈیمن تھامس کی تصنیف feath and fear with :The end of time shadows of milenium "ہچنگز لکھتا ہے:

"عرب دنیا ایک عیسیٰ دشمن دنیا ہے۔"[1]

⑭ کسی نجات دہندہ کیلئے عیسائی بھی منتظر ہیں اور یہودی اس معاملے میں سب سے زیادہ بے چین ہیں۔قیام اسرائیل 1948 اور بیت المقدس پر قبضے 1967 سے پہلے وہ یہ دعا کرتے تھے:

"اے خدا! یہ سال یروشلم میں۔"

جبکہ اب وہ دعا کرتے ہیں:

"اے خدا! ہمارا مسیح جلد آجائے۔"

غرض جو پیشن گوئیاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے سے وارد ہوئی ہیں یہودی انکو دجال کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں، وہ اس سلسلے میں عیسائیوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود کا انتظار کررہے ہیں اور مسلمان Anti christ یعنی مسیح کے مخالف ہیں۔حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، مسلمان اور عیسائی حضرت بن مریم علیہما السلام کے منتظر ہیں جبکہ یہودی جس کا انتظار کررہے ہیں وہ دجال ہے جس کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کرینگے۔اس لئے عیسائی برادری کو موجودہ صورت حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ یہودیوں کا کیونکہ یہودی انکے پرانے دشمن ہیں۔

## دجال معین شخص ہے:

دجال ایک معین شخص ہوگا کیونکہ احادیث میں واضح طور پر اس بات کو بیان کیا گیا

---

① ویبرا اینڈ ہیچنگو کیا یہ آخری صدی ہے Is this the last century.

ہے۔ لہٰذا کسی ملک، ادارے یا طاقت کو دجال سمجھنا درست نہیں، جیسا کہ خوارج اور دیگر باطل فرقوں کا خیال ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

**"هذه الا حاديث التي ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجة في صحة وجود الدجال وانه شخص بعينه"** ①

"دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔"

## دجال کا ذکر قرآن مجید میں:

① دجال کا فتنہ اتنا زیادہ اہم ہے کہ قرآن مجید میں بھی اس فتنے کا تذکرہ ہے۔ بخاری کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے:

**"یوم یاتی بعض ایات ربک لاینفع نفسا ایمانها"**

"جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔"

سنن ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گے تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دے گا (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔"

یہ صحیح درجہ کی حدیث ہے۔ لہٰذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مذکورہ آیت قرآنیہ کی تفسیر ہے۔ ②

---

① شرح صحیح مسلم، از علامہ نووی.

② فتح الباری شرح بخاری، جلد نمبر: 13، صفحہ نمبر: 92.

② ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ہے:

''اللہ تعالیٰ کا یہ قول: '' لینذر باسا شدیدا'' (تا کہ ان کو سخت عذاب سے ڈرائے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ باس کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرنے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس آیت سے مراد دجال ہو۔''

## دجال کے خروج سے پہلے:

① حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا بیان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس سے پہلے تین سال ہوں گے۔ (جن کی تفصیل یہ ہے کہ) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین میں اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔ لہٰذا گھر والے اور باہر والے مویشی سب مر جائیں گے۔''[1]

مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔ مسند اسحٰق ابن راہویہ کی روایت میں ہے:

"تَرَی السماءَ تُمطِرُ وَھِیَ لَاتُمطِرُ وَتَرَی لَارضَ تُنبِتُ وَھِیَ لَاتَنبِتُ"

''تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برسا رہا ہو گا اور تم زمین کو پیداوار اُگاتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اُگا رہی ہو گی۔''

اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اُگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔ جدید دور میں اس

---

[1] المعجم الکبیر: حدیث نمبر ۴۰۶۔

کی بے شمار صورتیں ہوسکتی ہیں، عالم زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہنچ چکے ہیں۔

② حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''خروج دجال سے پہلے چند سال بڑے دھوکے والے ہوں گے' اُس میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹا آدمی سچ بولے گا' خائن امین ہو جائے گا امین خائن اور گھر میں رکھے ہوئے جوتے کا تسمہ لوگوں سے بات کرے گا۔''[1]

③ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فتنوں کے بارے میں گفتگو فرمائی۔ حتیٰ کہ احلاس (ٹاٹ) کے فتنہ کا ذکر فرمایا۔ کسی کہنے والے نے عرض کیا:

''فتنہ احلاس'' کیا ہے؟''

آپ نے فرمایا:

''وہ بھگدڑ اور جنگ ہے۔ اس کے بعد ''سراء'' ہوگا۔ جس کا فساد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ سمجھے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں میرے دوست تو صرف متقی ہیں (اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ ''سید'' کون ہوگا) پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرلیں گے جو پسلی پر گوشت کی طرح ہوگا۔ پھر کالا فتنہ ہوگا جو کسی کو تھپڑ مارے بغیر نہ رہے گا۔ پھر جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہوگیا تو وہ اور پھیلے گا۔ اس میں آدمی صبح کو مومن شام کو کافر ہوگا۔ لوگ دو خیموں کی طرف لوٹ جائیں گے، ایک خیمہ ایمان کا جس میں نفاق نہیں، دوسرا خیمہ نفاق کا جس میں ایمان نہیں تو جب یہ ہو جائے تو اس دن یا اس کے اگلے دن دجال کے خروج کا انتظار کرو۔''[2]

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1470 رقم الصفحة 523 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

[2] المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8440 رقم الصفحة 513 الجزء الرابع ' مطبوعة دار «

4: "عَنِ ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہماما قَال کُنتُ فی الحَطِیمِ مَعَ حُذیفته فَذَکَرَحَدِیثاثُم قال لَتُنقَضَن عُرَی الاِسلامِ عُروَۃَ عروۃ وَلَیکُونَنَ اَئِمَتہَ مُظِلُنَ وَلَیخرُ جنَ علی اَثرِ ذٰلِکَ الدجَالُنَ الثلاثته قُلستُ یااَبا عبدِ اللہ قَدسَمِعتُ ھٰذَاالَذِی تَقُولُ مِن رسولِ اللّٰہ ﷺ قال نَعَم سَمِعتُہُ وَسَمِعتُہُ یقُولُ یَخرُجُ الدَجالَ مِن یَھُودِیتہِ اَصبَھَان"[1]

"حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں حطیم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا: "اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کرکے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہوں گے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا: "اے ابوعبداللہ (حذیفہ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں؟ کیا آپ نے یہ نبی کریم ﷺ ہی سے سنا ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں! میں نے یہ حضور ﷺ سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے: "تین چیخیں ہونگی جس کو اہل مشرق واہل مغرب سنیں گے۔ (اے عبداللہ!) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا۔" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا: "اپنے پیچھے والوں (اہل وعیال) کی حفاظت کس طرح کروں گا؟" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ان

---

«الکتب العلمیة' بیروت)(سنن ابی داؤد باب ذکر الفتن و دلائلها رقم الحدیث 4240 رقم الصفحة 94 الجزء الرابع' مطبوعة دار الفکر بیروت)(مسند احمد رقم الحدیث 6166رقم الصفحة133الجزء الثانی' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)(حلیة الاولیاء رقم الصفحة158الجزء الخامس' عة دارالکتاب العربی' بیروت)( تهذیب الکمال ' رقم الحدیث4579رقم الصفحة 526الجزء 22مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( موضع ارهام الجمع والطریق ' رقم الصفحة 400الجزء الثانی ' عة دار المعرفة' بیروت. ① مستدرک، ج:۴، ص:۵۲۳.

کو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں۔" حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھر والے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جا سکیں؟" فرمایا: "ان کو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں۔" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کر سکیں تو پھر؟" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اے ابن عُمر! وہ خوف، فتنہ، فساد اور لوٹ مار کا زمانہ ہے۔" حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے پوچھا کہ اے عبداللہ (حذیفہ) کیا اس فتنہ وفساد سے کوئی نجات ہے؟" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ وفساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔"

⑤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔"

دجال کے وقت ان کی کثرت ہوگی اور یہ قائدین دجالی قوتوں کے دباؤ یا لالچ میں آکر خود تو حق سے منہ موڑینگے ہی ساتھ ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی حق سے دور کرنے کا سبب بنیں گے۔

⑥ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہوجائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہوجائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہوجائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہوجائے۔"[1]

⑦ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**" اِن امام الدجال سِنِینَ خَداعتةَ یکذب فِیهِ الصادِق ویصَدق**

---

[1] مستدرک حاکم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۰۹۔

فِيها الكاذِب وَيخون فِيهَا الا مِين وَيتكل، الرويضته مِنَ النَاسِ قِيلَ وَمَا الروَيَضته قَالَ اَلفُوَ يسِقُ يَتكَلُم فَى امرِ العا مته"[1]

"دجال کے خروج سے پہلے کے چند سال دھوکہ وفریب کے ہوں گے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائے گا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار بنا دیا جائے گا اور امانتدار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا اور ان میں رویضہ بات کرینگے۔" پوچھا گیا: "رویضہ کون ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "گھٹیا (فاسق وفاجر) لوگ۔ وہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں بولا کریں گے۔"

اس دور پر یہ حدیث کتنی مکمل صادق آتی ہے کہ نام نہاد "مہذب دنیا" کا بیان کردہ وہ جھوٹ جس کو "پڑھے لکھے لوگ" بھی سچ مان چکے ہیں، اگر اس جھوٹ پر کتاب لکھی جائے تو شاید لکھنے والا لکھتے لکھتے اپنی قصہ کو پہنچ جائے، لیکن ان کے بیان کردہ جھوٹ کی فہرست ختم نہ ہو۔ کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی "انصاف پسند" میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تہیں جما دی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اس کو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کر سکتا۔

مذکورہ حدیث میں خداعۃ کا لفظ ہے، اس کے معنی کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے:

"ان سالوں میں بارشیں بہت ہوں گی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے۔"

⑧ حضرت عمیر ابن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اِذاصَارَالناسُ فِى فُسطَاطَينِ فُسطَاطُ اَيمَانِ لَا نِفَاقَ فَيهِ فُسطاطُ نفاقِ لَا اِيمانَ فيه فَاِذا كَانَ ذَاكم فَانتَظِرُوا الدجالَ مِن يَومِهِ "[2]

---

① مسند احمد: حدیث نمبر: ۱۳۳۲) (مسند ابی یعلی: حدیث نمبر: ۳۷۱۵.

② ابو داؤد، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۹۴) (مستدرک، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۱۳.

''جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک اہل ایمان کا خیمہ ہوگا جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں (اہل ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔''

⑨ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زوراء میں جنگ ہوگی۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

''یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا' پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کیے جائیں گے۔ اس کے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔ چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔ سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔ اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: ''اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔'' چنانچہ

جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر ماریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہٰذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔ جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا: ''تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔'' اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کر دے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کر دیا ہے اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔''

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

''یا رسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہوں گی، اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالا تل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں

گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین و آسمان والے' چرند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائے گی' نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کر دے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے۔''

میں نے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا:

''اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام ''طبارہ'' ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا' سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: ''صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)'' (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: ''اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔'' اس وقت رومی دھوکہ کرینگے اور وہ دھوکے

کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائے گی' ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے' دونوں روایات میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔) ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: ''سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔'' اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے' پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہوں گے۔ لوہا لوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی تیغ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نو لاکھ ناوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز

لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ''اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔'' اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ خچر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ''ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔ نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں' (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں)'' یہاں تک کہ عمق انطاکیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔) اور وہ دوسرے مسلمانوں کے سات مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ تم قدم بقدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے' اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کرے گا' پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے' تم دار البلاط (White House) میں قیام کرو گے۔'' (حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں امریکہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں آجائے گا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ وائٹ ہاؤس میں قیام فرمائیں گے۔)

پوچھا گیا:

''یارسول اللہ! یہ دارالبلاط کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بادشاہ کا محل۔'' اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے' پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ''قدد ماریہ'' کہا جاتا ہے' تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے' لہٰذا تم واپس آؤ گے' حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے' پھر تم ایک شہر جس کا نام ''عکا'' Akko ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے' ایک مشرق والوں کا' دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا' تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض وعداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تابع کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے' جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ''تمہارا امیر کہاں ہے؟'' اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت وجہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔'' وہ (راہب مزید) سوال کرے گا: ''کیا جنت والے کھاتے

اور بیٹے بھی ہیں؟'' وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: ''ہاں۔'' یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: ''اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔'' چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائے گا: ''اے روم والو! تمہارے پاس اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت و انجیل میں موجود ہے' ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہٰذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔'' (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کردیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی' پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: ''لوگو! راہب کو شہید کردیا گیا ہے۔'' وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائے گی اور باقی اسکو شہید کردیں گے' پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سکینہ (Ark the Covenant of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا' موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی' سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور ''من'' کی دو بوریاں

ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔"

میں نے دریافت کیا:

"یارسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر سے نجات دلائے۔ چنانچہ اس نے ان کو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لا کر آباد کیا۔ اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وان عدتم عدنا" "اے بنی اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔" سو انہوں نے دوبارہ گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے ان کو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا۔ اس طرح مسلمان وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور "قاطع" نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔"

کسی نے پوچھا:

"یارسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں

ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، توریت میں اس شہر کی تفصیل یہ ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام ''فرع'' یا ''قرع'' ہے اور اس کی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی' اسطرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے' پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر پچکادی گی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار چیخیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائیں گے۔ ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تیجانی چادریں ہوں گی (تیجانی بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہوچکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں گے، ان کے بال اتنے چمک دار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے ابو ہریرہ! ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔ اب امیر المومنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھایئے) اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ امت کامیاب ہوگئی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔''

پھر فرمایا:

''دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟'' وہ (دیہاتی) کہے گا: ''کیوں نہیں۔'' اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا: ''اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کر دو۔'' چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ''اے بیٹے! اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔'' وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔''[1]

---

[1] السنن الواردة في الفتن، جلدنمبر:5، صفحه نمبر:110.

اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے' لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے یہ نہروں (دجلہ وفرات) کے درمیان واقع ہے۔ تاریخی اعتبار سے دونہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے جو اس وقت ترکی سے لے کر شام ہوتا ہوا بصرہ تک جاتا ہے یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جس کو انگلش میں میسپو ٹیمیا (Mespotamia) کہتے ہیں۔ دریائے دجلہ وفرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گزرتا ہے۔

حضرت مہدی کو جنگ اعماق کے موقع پر تین جنگوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے، خراسان اور یمن سے، حالانکہ ان کے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی مجاہدین اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عمق میں جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا جو ساحل فرات پر ہوں گی' آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ اسد بنتا ہے اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ پچھتر 75 کلومیٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مارٹر ہوسکتی ہے اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتح روم کے لئے بحری جہاد بھی کیا جائے گا۔

## دجال کی آمد کا انکار:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

**"انه سَيكون فِي هذه الامته قوم يكذبون بالر جم ويكذبون بالدجال و يكذبون بعداب القبر ويكذبون بالشفاعة ويكذبون**

بقوم يخرجون من النار."

"اِس اُمت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کرینگے، دجال (کی آمد) کا انکار کرینگے، عذاب قبر کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کرینگے اور لوگوں (گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔"①

## خروجِ دجال:

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"دجال مشرق کی اُس سرزمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔"②

② حضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا عراق میں کوئی ایسا علاقہ ہے جسے خراسان کہا جاتا ہے۔؟

---

① فتح الباری علی البخاری، جلدنمبر ۱۱، صفحہ نمبر ۱۲۴.

② سنن الترمذی' باب ماجاء من این یخرج الدجال رقم الحدیث2237رقم الصفحة 509الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث8608رقم الصفحة 573الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( سنن ابن ماجة' باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4072 رقم الصفحة1353الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر بیروت)( مسند احمد رقم الحدیث 12 رقم الصفحة4 رقم الصفحة 30الجزء الاول مطبوعة مکتبة السنة قاهرة)(تاریخ بغداد رقم الحدیث 5198رقم الصفحة 84الجزء 100مبوعة دارالکتب العلمیة بیروت)(الاحادیث المختارة رقم الحدیث33 رقم الصفحة 116الجزء الاول مطبوعة مکتبة النهضة الحدیثة مکة)(مسند البزار رقم الحدیث 47' رقم الصفحة 113الجزء الاول مطبوعة مکتبة العلوم والحکم مدینة منورة)( مسند الشامین' رقم الحدیث 1285 رقم الصفحة 251الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( مسند ابی یعلیٰ' رقم الحدیث 33رقم الصفحة 38الجزء الاول مطبوعة دارالمامون للتراث' دمشق)(السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث628رقم الصفحة 1155الجزء السادس مطبوعة دارالعاصمة' ریاض)( الفتن لنعیم بن حماد' باب خروج الدجال وسیرته رقم الحدیث1508 رقم الصفحة 533الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' قاهره)( الفردوس بماثور الخطاب ' رقم الحدیث8926رقم الصفحة 512الجزء الخامس مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت.

لوگوں نے کہا:

''جی ہاں۔''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال وہیں سے نکلے گا۔''[1]

عراق سے مراد سرزمین فارس ہے جس میں آج عراق'ایران' آذربائیجان اور بلوچستان کے بعض علاقے مثلاً مکران وغیرہ شامل تھے۔ اُس وقت کا خراسان آج کے افغانستان وایران اور بلوچستان کے بعض حصوں پر مشتمل ہے۔

③ حضرت ہیثم بن اسود فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس وقت وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کیا تم اس علاقہ کو پہچانتے ہو جو تمہاری طرف ہے؟ وہ بہت نمکین اور دلدلی زمین ہے جس پر کائی کی طرح کی کوئی چیز جمی ہوئی ہے' اس علاقے کا نام کوثی ہے؟ میں نے کہا: ''ہاں پہچانتا ہوں۔'' انہوں نے فرمایا: ''دجال وہیں سے نکلے گا۔''[2]

④ ''عَن اِسحاقَ بُن عَبدِ الله قال سَمِعتُ أنَسَ بنُ مَالِکَ یقُولُ یَتَّبِعُ الدَّجالَ سَبعُونَ ألفاً مِن یَهُودِ أصبَهَانَ عَلَیهِم الطَّیَالِسَةُ''[3]

''حضرت اسحاق ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہونگے، جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہونگے۔''

⑤ حضرت عمرو بن حُیث حضرت ابوبکر صدیق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37499 رقم الصفحة 494 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد' ریاض.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1504 رقم الصفحة 532 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

③ صحیح مسلم، جلدنمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۲۲۶۶.

"دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہونگے اور ان (میں سے ایک گروہ کے) لوگوں کے چہرے تہہ بتہ پھولی ہوئی ڈھال کو مانند ہونگے۔" ①

دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جن کے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے۔ کیا واقع ان کے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس سے وہ اس طرح نظر آرہے ہونگے؟

اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے، دجال کا خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اصفہان اور ایران ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گزر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے آئے گا۔ لہٰذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان کے اس خطہ میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت پختون آبادی زیادہ ہے۔ یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہوگئے تھے، چنانچہ اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔ یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ ان کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہونگے۔ پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے اور اس خاندان نے برصغیر میں جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصفہانی یہودی ہیں اور

---

① السنن الترمذی، جلدنمبر ۲) (مسند احمد، جلدنمبر : ۱، صفحہ نمبر : ۷) (ابن ماجہ، جلدنمبر : ۲، صفحہ نمبر : ۱۳۵۳) (مسند ابی یعلی، جلدنمبر : ۱، صفحہ نمبر : ۳۸.

اس وقت عالم اسلام کے معاملات میں بہت اثر ورسوخ رکھتی ہیں۔

آنکھ سے کانا:

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز لوگوں میں دجال کا ذکر کیا اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال کانا ہوگا۔ اس کی دائیں طرف کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔''[1]

② ''دجال کی آنکھیں سبز اور کنچے کی طرح چمکدار ہوں گی۔''[2]

③ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان

---

[1] صحیح بخاری، باب ذکر الدجال رقم الحدیث6709رقم الصفحة 2606الجزء السادس مطبوعة دارابن کثیر ، الیمامة، بیروت)(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وما معه ، رقم الحدیث169رقم الصفحة 2247الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی ، بیروت)( مسند ابی عوانه ٢، رقم الصفحة 148الجزء الاول مطبوعة دارالمعرفة، بیروت)( مصنف ابن ابی شیبه، رقم الحدیث37456رقم الصفحة 488الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشید ، ریاض)( مسند احمد رقم الحدیث 4948رقم الصفحة 37الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة مصر)( السنة لعبداللہبن احمد رقم الحدیث1000رقم الصفحة 446الجزء الثانی مطبوعة دارابن القیم، الدمام.

[2] صحیح ابن حبان رقم الحدیث6795رقم الصفحة 206الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( الاحادیث المختارة رقم الحدیث1203رقم الصفحة 406الجزء الثالث، مطبوعة مکتبة النهضة الحدیثة، مکة المکرمة)( مسند احمد رقم الحدیث 21184رقم الصفحة 124الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة مصر)( الفردوس بما ثور الخطاب رقم الحدیث3135 رقم الصفحة 237الجزء الثانی مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت)( التاریخ الکبیر رقم الحدیث1615رقم الصفحة 39الجزء الثانی مطبوعة دارالفکر بیروت)( طبقات المحدثین باصبهان رقم الحدیث 45رقم الصفحة 374الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة بیروت.

لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔"[1]

④ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی ڈھیر ساری باتیں بتائی ہیں کہ تمہاری عقل میں نہ سمانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا ہے۔ بیشک دجال پستہ قد، ٹیڑھی ٹانگوں والا، گھنگھریالے بالوں والا، کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی ہوں گی۔ اگر تمہیں ان باتوں میں شک رہے تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔"[2]

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَابُعِث نبیٌ اِلا انذَرَامّتهُالَاعورَالكَذْ اب الااِنَهٗ اعْوَاِن رَبكُم لَيس بِاعوَروَاِن بَين عَينَيهِ مَكتُوب كَفِر"[3]

"کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے اور اس کی

---

① صحیح بخاری' باب ذکر الدجال رقم الحدیث 6712رقم الصفحة 2608جزء 6 مطبوعة داربن کثیر' الیمامة بیروت)( صحیح مسلم باب ذکر الدجال وصفته ومامعه رقم الحدیث 2933رقم الصفحة 2248جزء 4مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت.

② سنن ابوداؤد' باب خروج الدجال' رقم الحدیث4320رقم الصفحة 115 الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر' بیروت)(الاحادیث المختارة رقم الحدیث320 رقم الصفحة 264 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة النهضة الحدیثة' مکة المکرمة)( مجمع الزوائد' رقم الصفحة 348الجزء السابع مطبوعة دارالریان للتراث ' قاهره)( مسندالبزار' رقم الحدیث2681رقم الصفحة 129الجزء السابع مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' مدینة منورة)( مسنداحمد' رقم الحدیث 22816رقم الصفحة 324الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)( السنة لابن ابی عاصم' رقم الحدیث428رقم الصفحة 186الجزء الاول مطبوعة المکتب الاسلامی بیروت)( الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1454 رقم الصفحة 519الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)(حلیة الاولیاء' رقم الحدیث 157الجزء الخامس مطبوعة دارالکتاب العربی' بیروت)(السنن الکبری رقم الحدیث 7764 رقم الصفحة419الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت. ③ بخاری شریف:۱۵۹۸.

دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔''[1]

⑥ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اعوَرُ العَینِ الُیمنیٰ کَانھَاعِنَبَتہٗ طَافِیَتہٗ''[2]

''(دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی گویا پچکا ہوا انگور۔''

⑦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' اَلدَجاَلُ اعُوَرُالعَینِ الیُسریٰ جُفَالُ الشَعَرِمَعَہٗ جَنَتٌ وَنارٌفَنارُہٗ جَنَتہٗ وَجَنَتُہٗ نَاراً''[3]

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے اور بکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی، بس اس کی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔''

دجال کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے:

'' کان راسه اغصان شحرة''

''بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔''

⑧ مسلم کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ ہر مومن خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ اس کو پڑھ لے گا۔''[4]

⑨ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اب تک دجال کے

---

① مسند اسحاق ابن راھویه، جلدنمبر: ۱، صفحه نمبر: ۱۲۹۔
② الصحیح البخاری: حدیث نمبر: ۲۵۹۰۔ ③ الصحیح المسلم: صفحه نمبر: ۲۲۸۔
• مشکوۃالمصابیح، جلدسوئم، حدیث نمبر ۵۲۳۔

فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو دجال کے فتنہ سے خوف دلاتے رہے ہیں۔ اب میں چونکہ تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو اس لئے دجال تم ہی لوگوں میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا لیکن وہ میرے بعد ظاہر ہو گا اس لئے ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جانب سے اس کا محافظ ہو۔ سنو! دجال شام وعراق کے درمیان خلہ نامی جگہ سے نکلے گا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی وہ حالت بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بیان کی پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) کہے گا میں خدا ہوں (نعوذ باللہ) حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (تو پھر دجال کیسے خدا ہوا؟) اس کے علاوہ وہ کانا ہو گا جبکہ تمہارا رب کانا بھی نہیں، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہو گا جسے ہر مومن خواہ عالم ہو یا جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کے ساتھ دوزخ اور جنت بھی ہو گی لیکن حقیقت میں جنت دوزخ ہو گی اور دوزخ جنت ہو گی تو جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے اسے چاہئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے (اس کی برکت سے) وہ دوزخ اس کے لئے ایسا ہی باغ ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: ''اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھے خدا مانے گا؟'' وہ کہے گا: ''ہاں۔'' تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں نمودار ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہو گا کہ ایک شخص کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا ''دیکھو میں اس شخص کو اب دوبارہ زندہ کرتا ہوں کیا کوئی پھر بھی میرے علاوہ کسی اور کو رب مانے گا؟'' خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا: ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا ''میرا رب اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو تیرے دجال ہونے کا مجھے کامل یقین ہو گیا۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہو گا کہ وہ آسمان کو پانی

برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا' سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔''

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔ ایک روز ان کا امام (امام مہدی) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے یہ حق تمہارا ہی ہے اس لیے کہ تمہارے لیے ہی تکبیر کہی گئی ہے لہٰذا تم ہی نماز پڑھاؤ۔ وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے: ''دروازہ کھول دو۔'' اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے ہوگا۔ ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز و سامان اور ایک چادر ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی نمک میں پگھلتا ہے اور آپ کو دیکھ

کر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے: ''تجھے میرے ہی ہاتھ سے چوٹ کھا کر مرنا ہے تو پھر اب بھاگ کر کہاں جائے گا۔؟'' آخر کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جس کے پیچھے یہودی چھپے اور وہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں نہ بتائے۔ چاہے وہ شجر ہو یا حجر یا کوئی جانور، ہر شے کہے گی: ''اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ دیکھ یہ رہا یہودی یہ میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آ کر قتل کر۔'' سوائے غرقد درخت کے کہ وہ انہی میں سے ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دجال چالیس برس تک رہے گا۔ جس میں سے ایک برس چھ ماہ کے برابر، ایک برس ایک مہینہ کے برابر، ایک برس ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے گزر جائیں گے جیسے ہوا میں چنگاڑی اڑ جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مدینہ منورہ کے ایک دروازہ پر ہوگا تو اسے دوسرے دروازے پر پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔''

لوگوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس طرح بڑے دنوں میں حساب کر کے پڑھتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی حساب کر کے پڑھنا۔''

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت ایک حاکم عادل کی طرح احکام جاری فرمائیں گے۔ صلیب (عیسائیوں کا مذہبی نشان) توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، صدقہ لینا معاف کر دیں گے۔ اس دور میں نہ بکری پر زکوٰۃ ہوگی نہ اونٹ پر۔ لوگوں

کے دلوں سے کینہ و حسد اور بغض بالکل اٹھ جائے گا۔ ہر قسم کے زہریلے جانوروں کا زہر جاتا رہے گا حتیٰ کہ اگر بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی، بکریوں میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جس طرح محافظ کتا بکریوں میں رہتا ہے۔ تمام زمین صلح اور انصاف سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا ایک کلمہ ہوگا، دنیا سے لڑائی اٹھ جائے گی، قریش کی سلطنت جاتی رہے گی، زمین چاندی کی ایک طشتری کی طرح ہوگی اور اپنے میوے ایسے اگائے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں اگایا کرتی تھی۔ اگر انگور کے ایک خوشے پر ایک جماعت جمع ہو جائے گی تو سب شکم سیر ہو جائیں گے، ایک انار بہت سے آدمی پیٹ بھر کر کھالیں گے، بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند درہموں میں ملیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چونکہ جنگ وغیرہ ہوگی نہیں اس لیے گھوڑے کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔''

انہوں نے عرض کیا:

''بیل کیوں مہنگا ہوگا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام زمین میں کھیتی ہوگی کہیں بنجر زمین میں نہ ہوگی۔ دجال کے ظہور سے پہلے تین سال تک قحط ہوگا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو تہائی بارش روکنے اور دو تہائی پیداوار روکنے کا حکم دے گا، تیسرے سال اسے حکم ہوگا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ برسائے نہ زمین کچھ اُگائے، پھر ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔''

صحابہ نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! پھر لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

"مومنین کے لئے تسبیح وتہلیل اور تکبیر ہی غذا کا کام دے گی۔ کسی مومن کو کھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔"[1]

⑩ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔"[2]

⑪ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔"[3]

---

① سنن ابن ماجة ' باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم وخروج ياجوج وماجوج' رقم الحديث 4077رقم الصفحة 1359الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر' بيروت)( مسند روياني رقم الحديث 1239رقم الصفحة 295الجزء الثاني مطبوعة موسة قرطبة قاهره)(مسند الشامين ' رقم الحديث 861رقم الصفحة 28الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة بيروت)(الاحاد والمثاني ' رقم الحديث1249رقم الصفحة 447الجزء الثاني مطبوعةدارالراية رياض)( المعجم الكبير' رقم الحديث 7644رقم الصفحة 146الجزء الثامن مطبوعة مكتبة العلوم والحكم موصل)( السنة لابن ابى عاصم' رقم الحديث391 رقم الصفحة 171الجزء الاول مطبوعة المكتب الاسلامى ' بيروت)( فضائل بيت المقدس' باب مقام المسلمين بيت المقدس وقت خروج الدجال وحصاره لهم بها' رقم الحديث37رقم الصفهة 64الجزء الاول مطبوعة دارالفكر' سورية.

② صحيح مسلم' باب ذكر الدجال وصفته ومامعه ' رقم الحديث2934رقم الصفحة 2248 الجزء الرابع مطبوعة دار احياء التراث العربى ' بيروت)( سنن ابن ماجة باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم وخروج ياجوج وماجوج رقم الحديث4071رقم الصفحة 1353الجزء الثانى مطبوعة دار الفكر' بيروت)( مسند احمد رقم الحديث 23298رقم الصفحة 383 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة' مصر ) ( الايمان لابن مندة رقم الحديث1038رقم الصفحة 942الجزء الثانى مطبوعة موسة الرسالة بيروت)( الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1532 رقم الصفحة 547 الجزء الثانى مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ صحيح مسلم' باب ذكر الدجال وصفته ومامعه ' رقم الحديث2934رقم الصفحة 2248 الجزء الرابع مطبوعة دار احياء التراث العربى ' بيروت)( سنن ابن ماجة باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم ◄◄

⑫ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کانا ہے، شریف اور خوبصورت لگتا ہوگا، صاف رنگ والا ہوگا، اس کا سرگویا کہ سانپ کی طرح ہوگا، شکل وصورت میں عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ مگر تم لوگ یاد رکھو! بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔"[1]

⑬ ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دجال کو شریفوں جیسے حلیہ میں دیکھا ہے۔ موٹا اور بڑے ڈول والا گویا کہ اس کے بال درخت کی شاخیں ہیں ،کانا ہے گویا اس کی آنکھیں صبح کا ستارہ ہے۔ عبدالعزیٰ بن قطن جو کہ خزاعہ کے ایک شخص ہیں سے مشابہ ہے۔[2]

---

وخروج یاجوج وماجوج رقم الحدیث 4071 رقم الصفحة 1353 الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر' بیروت)( مسند احمد رقم الحدیث 23298 رقم الصفحة 383 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة' مصر ) ( الایمان لابن مندة رقم الحدیث 1038 رقم الصفحة 942 الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1532 رقم الصفحة 547 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

1 صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6796 رقم الصفحة 207 الجزء الخامس عشر' مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحة 337 الجزء السابع مطبوعة دار الریان للتراث' القاهرة)( موارد الظمان' رقم الحدیث 1900 رقم الصفحة 468 الجزء الاول' مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( مسند احمد ' رقم الحدیث 2148 رقم الصفحة 240 الجزء الاول مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)( المعجم الکبیر' رقم الحدیث 11711 رقم الصفحة 273 الجزء الاحادی العشر' مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' الموصل)( السنة لعبداللہ بن احمد' رقم الحدیث 1003 رقم الصفحة 447 الجزء الثانی' مطبوعة دارابن القیم' الدمام.

2 صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6796 رقم الصفحة 207 الجزء الخامس عشر' مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحة 337 الجزء السابع مطبوعة دار الریان للتراث' القاهرة)( موارد الظمان' رقم الحدیث 1900 رقم الصفحة 468 الجزء الاول' مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( مسند احمد ' رقم الحدیث 2148 رقم الصفحة 240 الجزء الاول مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)( المعجم الکبیر' رقم الحدیث 11711 رقم الصفحة 273 الجزء الاحادی العشر' مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' الموصل)( السنة لعبداللہ بن احمد' رقم الحدیث 1003 رقم الصفحة 447 الجزء الثانی' مطبوعة دارابن القیم' الدمام.

⑭ دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔اس بارے میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں۔بائیں آنکھ ممسوح اور بے نور بجھی ہوئی اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرماتے ہیں:

''دجال کی دائیں آنکھ باہر کو نکلی ہوئی ہوگی۔''[1]

⑮ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**''الدجال عينه خضعاء كالز جاجة''**[2]

''دجال کی آنکھ شیشے کے مانند سبز ہوگی۔''

موجودہ دور میں مختلف بڑی کمپنیوں کے نشانات (LogoS) میں آپ کو ایک آنکھ کا رنگ سبز دکھایا جاتا ہے، جیسے سبز شیشہ۔کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہ کمپنیاں ایک عیب دار آنکھ کو اپنی کمپنی کا نشان بناتی ہیں یا ابھی سے دنیا والوں کو اس عیب دار آنکھ سے مانوس کیا جارہا ہے۔نیز سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے کا محاورہ بھی تقریباً ہر زبان میں موجود ہے، جو کہ سب کو برابر حقوق دینے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

⑯ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا تو میں نے کہا:

''یارسول اللہ! دجال یاد آگیا تھا۔!''

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔وہ اصفہان کے ایک

---

[1] فتح الباری، جلد نمبر: ۱۳، صفحہ نمبر: ۳۲۵.

[2] مسند احمد: حدیث نمبر: 21184) (صحیح ابن حبان: حدیث نمبر: 6795.

مقام یہودیہ سے نکلے گا۔''[1]

## پیشانی پر کافر:

① حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال کی دونوں کلائیوں پر بہت زیادہ بال ہوں گے، اس کی انگلیاں چھوٹی ہوں گی' اس کی گدی اور ایک آنکھ نہ ہوگی' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔''[2]

② حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے پاس جو کچھ ہوگا میں اس کو دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ، لہٰذا اگر کوئی شخص اس کو پالے تو وہ اس نہر کے پاس جائے جو آگ نظر آرہی ہو اور آنکھیں بند کرلے، پھر سر کو نیچے کر کے اس سے پی لے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بیشک دجال کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے جس پر ناخنہ کی طرح سخت چیز ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔''[3]

③ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا دونوں پڑھ سکیں گے۔

④ حدیث میں ہے کہ دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یہاں اس کے حقیقی معنی مراد ہیں ، لہٰذا یہ خیال درست نہیں کہ اس سے مراد کسی کمپنی، ادارے یا قوت کا نام یا کسی ملک کا نشان

---

① مسند امام احمد، جلد نمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۱۷۵۔

② الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته ومایجری علی یدیه من الفساد' رقم الحدیث1519رقم الصفحة 539الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

③ صحیح مسلم ' باب ذکر الدجال وصفته ومامعه' رقم الحدیث2934رقم الصفحة 2249الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی ' بیروت.

ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"الصحیح الذی علیه المحققون اَن الکتابة المذ کورة حقیقة جعلها الله علامةً قاطعةً بکذب الدَجال"[1]

''(اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ (دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (لفظ کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔ اللہ نے اس کو دجال کے جھوٹ کی نا قابل تردید علامت بنایا ہے۔''

اس لکھے ہوئے لفظ کافر کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہوسکتا ہے؟ اس کا ایک جواب تو حدیث ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے باوجود بھی اپنے گھر بار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہونگے۔ دوسرا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنے ایمان ڈالر اور دنیاوی حسن کے بدلے بیچ چکے ہونگے، جنھوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کرلیا ہوگا، جنھوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کررہے ہوں گے اور اس کے لئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہوں گے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جارہا ہوگا۔ پھر بھی ان کا اپنے بارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اس لئے ہوگا کہ ان کی بداعمالیوں اور شقاوت قلبی کے باعث ان کی ایمانی بصیرت ختم ہوچکی ہوگی۔ چنانچہ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں:

---

[1] شرح مسلم نووی.

**"فیطهر الله المومن علیها ویُخفیهاعلیٰ من اراد شقاوته"**

''اللہ تعالیٰ مومن کو اس (لفظ کافر) پر مطلع کر دے گا اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر اس کو مخفی رکھے گا۔''

## جنگ عظیم اور خروج دجال:

① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینوں میں ہوگا۔''[1]

② حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فتح قسطنطنیہ کے بعد مال غنیمت تقسیم کرتے وقت دجال کے نکلنے کی جو خبر ملے گی وہ جھوٹی ہوگی کیونکہ دجال فتح قسطنطنیہ کے چھ سال بعد ساتویں سال ظاہر ہوگا۔ اس لیے تم اطمینان سے مال غنیمت آپس میں تقسیم کرنا۔''[2]

③ حضرت عبداللہ ابن بسر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور دجال کا ظہور

---

[1] سنن الترمذی' باب ماجاء فی علامات خروج الدجال' رقم الحدیث2238 رقم الصفحة 509الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث8313 رقم الصفحة 473الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( سنن ابی داؤد ' باب فی تواتر الملاحم رقم الحدیث4295رقم الصفحة 110الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر' بیروت)( سنن ابن ماجة رقم الحدیث 4092رقم الصفحة 1370الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر بیروت)( مسند احمد رقم الحدیث22.98رقم الصفحة234الجزء الخامس ' مطبوعة موسة قرطبة مصر)( مسند الشامیین رقم الحدیث 691رقم الصفحة 398الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( المعجم الکبیر' رقم الحدیث173رقم الصفحة 91الجزء 200مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' موصل)( السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث بن حماد' رقم الحدیث 1474رقم الصفحة 524 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)( تهذیب الکمال رقم الحدیث 1442رقم الصفحة 133الجزء السابع مطبوعة موسة الرسالة' بیروت.

[2] الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث1465رقم الصفحة522الجزء الثانی' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

ساتویں سال ہوگا۔"①

④ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جھگڑوں کا پیدا ہونا ہے اور جھگڑوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے۔"

پھر اپنا دست مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پہ مار کر فرمایا:

"یہ (سب کچھ) اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم یہاں بیٹھے ہو۔"②

---

① سنن ابن ماجة باب الملاحم' رقم الحديث4093رقم الصفحة 1370الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر' بيروت)( الاحاديث المختارة رقم الحديث55رقم الصفحة 72 الجزء التاسع مطبوعة مكتبة النهضة الحديث' مكة.)(سنن ابو داؤد باب في تواتر الملاحم ' رقم الحديث 4296 رقم الصفحة110الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر' بيروت)( مسند البزار' رقم الحديث 3505 رقم الصفحة 432 الجزء الثامن مطبوعة مكتبة العلوم والحكم مدينة منورة. مسند احمد' رقم الصفحة 189 الجزء الرابع مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( مسند الشامين' رقم الحديث 1179رقم الصفحة 196الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( السنن الوردة في الفتن' رقم الحديث 613 رقم الصفحة 1131الجزء السادس مطبوعة دارالعاصمة' رياض)( التاريخ الكبير' رقم الحديث 3604رقم الصفحة 431الجزء 8مطبوعة دار الفكر' بيروت.

② سنن ابو دئود' كتاب الملاحم' باب في امارات الملاحم' رقم الحديث 4294 رقم الصفحة110الجزء الرابع مطبوعة دارالفكر' بيروت)( مصنف ابن ابي شيبه' رقم الحديث 37477 رقم الصفحة 491الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد' رياض)( معتصر المختصر' رقم الصفهة 249الجزء الاول مطبوعة مكتبة الخامس ' القاهرة)( مسند احمد' رقم الحديث22076رقم الصفحة 232 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)( مسند الشامين ' رقم الحديث190رقم الصفحة 122 الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( مسند ابن الجعد' رقم الحديث3405رقم الصفحة 489رقم الصفحة 108 الجزء الاول مطبوعة موسة نادر' بيروت)( المعجم الكبير' رقم الحديث214 رقم الصفحة 108 الجزء20مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' موصل)( السنن الواردة في الفتن' رقم الحديث 489رقم الصفحة 930الجزء الرابع مطبوعة دار العاصمة' رياض)( ميزان الاعتدال في نقد الرجال ' رقم الصفحة 265الجزء الرابع مطبوعة درالكتب العلمية' بيروت)(تاريخ بغداد' رقم الصفحة 223الجزء 10مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت)( فضائل بيت المقدس باب في ذكر عمران بيت المقدس ' رقم الحديث43رقم الصفحة 71 الجزء الاول مطبوعة دارالفكر' سوريه. الفردوس بمالور الخطاب رقم الحديث 4127 رقم الصفحة 50 الجزء الثالث «

⑤ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں سات مہینے کے اندر اندر ہو جائیں گے۔''[1]

⑥ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے اور ساتویں سال دجال ملعون نکلے گا۔''[2]

⑦ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ کہتے ہیں کہ میں جب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گیا تو وہاں لوگوں کی دو قطاریں لگی ہوئی تھیں جو سب کے سب ان سے ملنے کے

---

«مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( التاريخ الكبير' رقم الحديث 613رقم الصفحة 193 الجزء الخامس مطبوعة دارالفكر' بيروت)( المستدرک على الصحيحين' رقم الحديث8297رقم الصفحة 467 الجزء الرابع مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت.

① سنن الترمذى ' باب ماجاء فى علامات خروج الدجال ' رقم الحديث 2238 رقم الصفحة 509 الجزء الرابع' مطبوعة دار احياء التراث العربى' بيروت)( سنن ابوداؤد' باب فى تواتر الملاحم رقم الحديث4295 رقم الصفحة 110 الجزء الرابع' مطبوعة دارالفكر ' بيروت)( سنن ابن ماجة' باب الملاحم رقم الحديث 4092رقم الصفحة 1370الجزء الثانى مطبوعة دار الفكر' بيروت)( مسند احمد' رقم الحديث22098رقم الصفحة 234الجزء الخامس' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( مسند الشاميين ' رقم الحديث691رقم الصفحة 398الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)(المستدرک على الصحيحين كتبا الفتن و الملاحم ' رقم الحديث8313 رقم الصفحة 473 الجزء الرابع' مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( المعجم الكبير' رقم الحديث173 رقم الصفحة 91الجزء العشرون' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' الموصل)(السنن الوردة فى الفتن' بيا ماجاء فى الملاحم ' رقم الحديث 590رقم الصفحة930الجزء الرابع ' مطبوعة دار العاصمة' الرياض)( الفتن لنعيم بن حماد ' العلامات قبل خروج الدجال' رقم الحديث1474 رقم الصفحة 524 الجزء الثانى' مطبوعة مكتبة التوحيد'القاهرة) (الفردوس بمالور الخطاب رقم الحديث 6692رقم الصفحة 231 الجزء الرابع' مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت.

② سنن ابوداؤد' باب فى تواتر الملاحم ' رقم الحديث 4296رقم الصفحة 110 الجزء الرابع' مطبوعة دارالفكر' بيروت)(مسندالشاميين ' رقم الحديث 1179رقم الصفحة 196الجزء الثانى ' مطبوعة موسة الرسالة' بيروت.

مشتاق تھے اور ان کے فراش (بستر) پر کوئی نہیں تھا۔ میں جا کے ان کے بستر کے پاس بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ایک سرخ اور بڑے پیٹ والے آدمی آئے، انہوں نے کہا:

''یہ آدمی کون ہے؟''

میں نے کہا:

''عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ''

انہوں نے کہا:

''ابوبکرۃ کون ہے؟''

لوگوں نے کہا:

''آپ کو وہ آدمی یاد نہیں جو طائف کی چار دیواری (قلعہ) سے رسول اللہ ﷺ کی طرف کودا تھا؟''

انہوں نے کہا:

''کیوں نہیں؟''

پھر ہم سے باتیں کرنے لگے۔ انہوں نے دوران گفتگو فرمایا:

''قریب ہے کہ ''حمل الضان'' کا بیٹا نکلے۔''

میں نے کہا:

''حمل الضان کیا ہے؟''

انہوں نے کہا:

''ایک شخص جس کے ماں باپ میں سے ایک شیطان ہے۔ روم پر حکومت کرے گا اور دس لاکھ آدمیوں میں آئے گا۔ پانچ لاکھ خشکی میں اور پانچ لاکھ سمندر میں۔ پھر وہ ایک سرزمین پر اتریں گے جس کو عمیق کہا جاتا ہے۔ وہ اس کے باشندوں سے کہے گا کہ تمہاری کشتیوں میں میرے کچھ افراد ہیں۔ پھر انہیں آگ سے جلا دے گا اور کہے گا کہ آج اگر تم میں سے کوئی بھاگنا چاہے تو اس کے لئے جائے فرار نہ روم ہے اور نہ قسطنطنیہ۔ مسلمان

ایک دوسرے سے مدد چاہیں گے یہاں تک کہ اہل عدن ان کو مدد دیں گے۔ مسلمان ان سے کہیں گے کہ ان سے مل کر متحد ہو جاؤ۔ اس کے بعد ایک مہینہ تک جنگ کریں گے یہاں تک کہ اس کے اطراف میں خون ہی خون پھیل جائے گا۔ اس دن مومن کے لئے دُگنا اجر ہوگا سوائے صحابہ کرام کے۔ پھر جب مہینہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنی تلوار سونتوں گا، اپنے دین کی مدد کروں گا اور اپنے دشمن سے انتقام لوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح یاب فرمائے گا اور ان کو شکست دے گا یہاں تک کہ قسطنطنیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ان کا امیر کہے گا آج کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے یعنی سونا چاندی وغیرہ تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک آواز آئے گی کہ تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے شہروں میں دجال آ گیا ہے۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے چھوڑ دیں گے (اور دجال سے جنگ کی تیاری کریں گے)۔ [1]

⑧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے بعد قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا وابق میں اتریں گے اور اہل مدینہ کی طرف سے ایک لشکر آئے گا (جس کے مجاہدین) اس دن اہل زمین میں سب سے بہتر ہوں گے۔ پھر جب دونوں طرف صف بندی ہو جائے گی تو رومی کہیں گے: ''ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو قید کر لیا ہے تا کہ ہم ان سے جنگ کریں اور اپنے لوگوں کو چھڑا لیں۔'' مسلمان کہیں گے: ''نہیں خدا کی قسم! ہم تمہیں اپنے بھائیوں کے خلاف راستہ نہیں دیں گے۔'' تب وہ ان سے جنگ کریں گے جس سے ایک تہائی شکست کھا جائیں گے، ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ پھر ان کا ایک تہائی قتل کیا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہداء ہوں گے اور تہائی لشکر فتحیاب ہوگا۔ پھر وہ لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ وہ لوگ اپنی تلواروں کو

---

① مجمع الزوائد' رقم الصفحة 319 الجزء السابع دار الكتاب العربي' بيروت)( مسند البزار 4-9' رقم الحديث 2486 رقم الصفحة 447 الجزء السادس' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' المدينة.

زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ابھی مال غنیمت تقسیم کر ہی رہے ہوں گے کہ اچانک ان میں شیطان چیخ کر کہے گا: ''لوگو! مسیح دجال تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے گھر والوں پر حملہ آور ہو چکا ہے۔ جب مسلمان وہاں پہنچیں گے تو پتہ چلے گا کہ خبر جھوٹی تھی۔ بعدازاں وہ لوگ وہاں سے ملک شام آ جائیں گے اس کے بعد دجال نکلے گا۔ پھر وہ لوگ (دجال سے) جنگ کی تیاری میں مصروف ہو جائیں گے۔ (اس دوران نماز کا وقت ہو جائے گا) وہ صفیں درست کر رہے ہوں گے اور جماعت کھڑی ہو چکی ہو گی (عین اسی وقت) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن ان کو دیکھے گا تو ایسا گھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس کے حال پر ویسے ہی چھوڑ دیں تب بھی وہ پگھل پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے اس کو قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔''[1]

مذکورہ حدیث میں اعماق سے مراد مدینہ منورہ سے متصل ایک میدان ہے اور دابق مدینہ منورہ کا ایک بازار ہے اور حلب کے قریب ایک بستی کا نام بھی دابق ہے۔ یہاں اعماق سے مراد دمشق کے علاقہ کی ایک بستی اور دابق سے مراد حلب کے پاس کی بستی ہے۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے تین حصے ہو جائیں گے' ایک حصہ تو بزدل ہو کر بھاگ جائے گا' دوسرا حصہ جنگ میں شہید ہو جائے گا' تیسرا حصہ غازی اور فاتح ہو گا۔ بھاگنے والے اول درجہ کے بدنصیب ہوں گے' شہید ہونے والے اول درجہ کے شہید ہوں گے' اور فاتحین اول درجہ کے غازی۔ غرضکہ ہر جماعت اول درجہ کی ہو گی' کوئی بدنصیبی میں اول کوئی خوش نصیبی میں اول۔

---

① صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6813رقم الصفحة224 الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة ' بیروت)( صحیح مسلم شریف ' باب فی فتح قسطنطنیه وخروج الدجال ونزول عیسیٰ بن مریم' رقم الحدیث 2897رقم الصفحة2221الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت.

⑨ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم (مسلمان) بہت جلد اہل عرب سے جنگ کرو گے جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر (وہ وقت بھی آئے گا کہ) تم رومیوں (عیسائیوں) سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر دجال سے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس جنگ میں بھی تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب تک روم فتح نہ ہوگا تب تک دجال کا ظہور نہ ہوگا۔''

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعات ہفتہ پندرہ روز میں واقع نہیں ہوں گے بلکہ یہ دو تین ادوار پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح دوسری احادیث کو پڑھتے وقت بھی قاری یہ بات ذہن میں رکھے کہ اگر ایک حدیث میں چند باتوں کا ذکر ہے تو ان واقعات کے ظہور پذیر ہونے میں مختلف عرصہ لگ سکتا ہے۔[1]

---

① صحیح مسلم' باب مایکون منفتوحات المسلمین قبل الدجال رقم الحدیث 2900 رقم الصفحة 2225 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( سنن ابن ماجة' باب الملاحم رقم الحدیث 4091 رقم الصفحة 1370 الجزء الثانی' مطبوعة دار الفکر بیروت)( مصنف ابن ابی شیبه ' رقم الحدیث 37504 رقم الصفحة 494 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد ' ریاض)( معتصر المختصر ' رقم الصفحة 249 الجزء الاول مطبوعة مکتبة المتنبی 'القاهرة)( مسنداحمد رقم الحدیث 1540 رقم الصفحة 178 الجزء الاول مطبوعة موسة قرطبة مصر)( الاحاد والمثانی' رقم الحدیث 642 رقم الصفحة 462 الجزء الاول مطبوعة دار الرایة ' ریاض)( تهذیب الکمال ' رقم الحدیث 6365 رقم الصفحة 284 الجزء 290 مطبوعة موسة الرسالة ' بیروت)( صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6672 رقم الصفحة 62 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( مستدرک علی الصحیحین ' رقم الحدیث 5822 رقم الصفحة 487 الجزء الثالث مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( المعجم الاوسط رقم الحدیث 3691 رقم الصفحة 93 الجزء الرابع مطبوعة دار الحرمین' القاهرة)(التاریخ الکبیر' رقم الحدیث 2254 رقم الصفحة 81 الجزء الثامن مطبوعة دار الفکر' بیروت)( حلیة الاولیاء رقم الصفحة 256 الجزء الثامن مطبوعة دار الکتاب العربی' بیروت)(معجم الصحابة رقم الحدیث 1111 رقم الصفحة 139 الجزء الثالث مطبوعة مکتبة الغرباء الاثریة' مدینة منورة)( دلائل النبوة للاصبهانی ' رقم الحدیث 323 رقم الصفحة 226 الجزء الاول مطبوعة دار طیبه' ریاض.

⑩ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

**" ملاحم الناس خمس فشنتان قد مضتا وثلاث فی هذهالامته ملحمته اترک وملحمته الروم وملحمته الدجال ملحمته"** [1]

''دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک کل پانچ جنگِ عظیم ہیں جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گزر چکیں اور تین اس اُمت میں ہونگی۔ ترک کی جنگِ عظیم، رومیوں سے جنگِ عظیم اور دجال سے جنگِ عظیم۔ دجال والی جنگِ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی۔''

اگر چہ مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کر رہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دوٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ آنے کے بعد جنگِ عظیم کا اعلان کرینگے تو ایسا شخص بس انتظار ہی کرتا رہ جائے گا کیونکہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

⑪ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زوراء میں جنگ ہوگی۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

''یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں

---

(1) الفتن نعیم ابن حماد، ج: ۲، ص ۸۴۵، السنن الواردة فی الفتن.

کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کیے جائیں گے۔ اس کے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔ چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔ سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔ اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: ''اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔'' چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر ماریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہٰذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔ جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا: ''تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔'' اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کر دے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کر دیا ہے۔

اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔''

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

''یارسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہوں گی' اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالا تل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین و آسمان والے' چرند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائے گی' نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کر دے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے۔''

میں نے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

''اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ

شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام ''طبارہ'' ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا' سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: ''صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)'' (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: ''اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔'' اس وقت رومی دھوکہ کرینگے اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائے گی' ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے' دونوں روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔) ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: ''سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔'' اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے' پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے

افضل الشہداء ہوں گے۔لوہا لوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی سیخ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نولاکھ ننانوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ''اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔'' اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ خچر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ''ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں' (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں)'' یہاں تک کہ عمق انطاکیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔) اور وہ دوسرے مسلمانوں کے سات مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔تم قدم بقدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے' اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور

نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کرے گا' پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے' تم دارالبلاط (White House) میں قیام کرو گے۔''

پوچھا گیا:

''یارسول اللہ! یہ دارالبلاط کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بادشاہ کا محل۔'' اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے' پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ''قدد ماریہ'' کہا جاتا ہے' تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے' لہٰذا تم واپس آؤ گے' حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہو گی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے' پھر تم ایک شہر جس کا نام ''عکا'' Akko ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے' ایک مشرق والوں کا' دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا' تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض وعداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تابع کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم

روم پہنچ جاؤ گے' جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ''تمہارا امیر کہاں ہے؟'' اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔'' وہ (راہب مزید) سوال کرے گا: ''کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟'' وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: ''ہاں۔'' یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: ''اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔'' چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائے گا: ''اے روم والو! تمہارے پاس اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت و انجیل میں موجود ہے' ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہٰذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔'' (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کردیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی' پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: ''لوگو! راہب کو شہید کردیا گیا ہے۔'' وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک

جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائے گی اور باقی اسکو شہید کردیں گے' پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سکینہ ( Ark the Covenant of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا' موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی' سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور ''من'' کی دو بوریاں ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔''

میں نے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر سے نجات دلائے۔ چنانچہ اسنے ان کو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لاکر آباد کیا۔ اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وان عدتم عدنا'' ''اے بنی اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔'' سوانہوں نے دوبارہ گناہ کیے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کردیا جس نے ان کو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کرکے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا۔ اس طرح مسلمان

وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ''قاطع'' نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔''

کسی نے پوچھا:

''یارسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، توریت میں اس شہر کی تفصیل یہ ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام ''فرع'' یا ''قرع'' ہے اور اس کی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے' مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی' اسطرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے' پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دی گی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار چیخیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں

کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آ جائیں گے۔ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تیجانی چادریں ہوں گی (تیجانی بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں گے،ان کے بال اتنے چمک دار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ!اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابو ہریرہ!ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔وہ لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔اب امیر المومنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے(سو آپ ہی نماز پڑھایئے) اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔وہ امت کامیاب ہوگئی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔''

پھر فرمایا:

''دجال آئے گا،اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی،اس کے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہو سکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال

اس دیہاتی سے کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھا دوں تو کیا میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟'' وہ (دیہاتی) کہے گا: ''کیوں نہیں۔'' اب دجال شیطانوں سے کہے گا: ''اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کردو۔'' چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہوجائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ''اے بیٹے! اس کے ساتھ ہوجا یہ تیرا رب ہے۔'' وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے)''[1]

⑫ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہوجائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہوجائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہوجائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہوجائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہوجائے۔''[2]

## عرب کا پانی اور دجال:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دجال سب سے پہلے عرب کے جس پانی پر (جنگ کے ذریعے) قبضہ کرے گا وہ بصرہ کے آس پاس کے ایک اونچے پہاڑ کا پانی ہے جسے ''سنام'' کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسی پہاڑ کی دوسری جانب اُس پانی پر قبضہ کرے گا جس میں ریت ملی ہوئی ہے۔ یہی دونوں وہ پانی ہیں جن پر دجال سب سے

---

① السنن الواردۃ فی الفتن، جلدنمبر:5، صفحہ نمبر:110.

② مستدرک حاکم، جلدنمبر:۴، صفحہ نمبر:۹۰۵.

پہلے قبضہ کرے گا۔"[1]

پانی پر جنگ: جہاں تک پانی کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ابھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے کہ پانی کے بارے میں دجال کی کیا جنگ ہوسکتی ہے۔ پانی ہر جگہ مل جاتا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے اس وقت دنیا میں پانی کی صورت حال کو سمجھنا ہوگا۔

دنیا میں پینے کے پانی (Potable Water) کے دو بڑے ذخیرے (Reservoir) ہیں:

① برفانی پہاڑ جس کے ذخائر 28 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

② زیر زمین پانی کے ذخائر جو 8 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

اس طرح دنیا میں موجود پانی کی بڑی مقدار برف ہوتی ہے جو پگھل کر مختلف دریاؤں کے ذریعے انسانوں تک پہنچتی ہے۔ جبکہ زیر زمین پانی اس کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔ برف کے یہ ذخیرے انٹارٹیکا اور گرین لینڈ میں زیادہ ہیں۔ ان دونوں جگہوں پر کسی مسلم ملک کا کوئی حق نہیں ہے۔

اب رہے زیر زمین پانی کے ذخائر تو اس میں بھی دو قسم کے علاقے ہوتے ہیں:

① ایک ہموار (Plain) علاقے۔

② پہاڑی علاقے۔

ہموار علاقوں (شہروں) میں پینے کے پانی پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ شہروں میں پانی کا تمام انحصار کسی جھیل یا سرکاری ٹیوب ویل سے پائپ لائین کے ذریعے آنے والے پانی پر ہوتا ہے۔ لہٰذا شہری لوگ پانی کے لئے مکمل طور پر وہاں کی انتظامیہ کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ دجال کا فتنہ شہروں میں زیادہ سخت ہوگا اور شہروں کی

---

① الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته وما یجری علی یدیه من الفساد' رقم الحدیث 1507 رقم الصفحة 533 الجزء الثانی' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)( حلیة الاولیاء، رقم الصفحة 13، الجزء السادس' مطبوعة دار الکتاب العربی بیروت .

اکثر آبادی اس فتنے میں مبتلا ہو جائے گی۔ البتہ دیہی علاقوں کے پانی پر قبضے کے لئے دجال قوتیں اپنی تمام توانائیاں لگا دیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔ اسرائیل کا اردن، فلسطین، لبنان اور شام کے ساتھ۔ ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہود و ہنادونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کر لیا ہے اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔

عالم اسلام میں بہنے والے دریاؤں پر اگر دجال قوتیں ڈیم بنا دیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جب دریا بند ہو جائیں گے تو زیر زمین پانی بہت نیچے چلا جائے گا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائیں گے۔ شام، اردن اور فلسطین کے پانی کی صورت حال ہم آگے بیان کریں گے۔ یہاں ہم عراق، مصر اور پاکستان کا ذکر کرتے ہیں:

① عراق: عراق میں دو بڑے دریا دریائے دجلہ (Tigris) اور دریائے فرات بہتے ہیں اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔ دریائے فرات پر ترکی نے اَتاترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔ جس کے پانی ذخیرہ کرنے کی جگہ (Reservoir) 816 مربع کلو میٹر ہے۔ اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرانا ہوگا یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔ اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورت حال سب کے سامنے ہے اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل

میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

② مصر: مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (یوگینڈا اسینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔ دریائے روانڈا اور دریائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

③ پاکستان: پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں اور بھارت ان پر ڈیم بنا رہا ہے۔ دریائے چناب پر بنگلہ ڈیم بھارت مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

چشموں کا میٹھا پانی یا نیسلے منرل واٹر؟: اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور نالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا فتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہوں گے وہاں اس کا فتنہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا پہاڑی علاقوں کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئیں گی جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً: دریا چشمے یا برفانی نالے بہتے تھے۔

پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو۔ خواہ اس کے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑتا ہو لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے ان کی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار

پانی کی ان ٹینکوں پر ہوتا ہے جو مختلف مما لک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائے جارہے ہیں۔
یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں تا کہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی اوز کی جانب سے جو محنت ہورہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جا کر ہوسکتا ہے۔
یہود چاہتے ہیں کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچادیئے جائیں۔اس کے لئے عالمی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت وفلاحی کاموں، تعلیم نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جاچکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھرپور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں، جو مکمل یہودیوں کا ہے۔
سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا تھا۔(اور ان کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے) اس کے تحت انتہائی زور وشور سے اس بات کا پروپیگنڈا کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہونا چاہیے۔نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا ہوا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔تعجب ہے کہ ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بوتلوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے

ڈاکٹر؟ تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ڈاکٹر۔ اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف (Abbriviation) ہے؟

یہ مخفف ہے "World Hebrew Organization" (عالمی یہونی تنظیم) یا پھر "world Health Organization" (عالمی ادارہ صحت) کا۔ کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے دنیا کے میٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس وقت عالمی مالیاتی ادارے اور این جی اوز مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

## دجال کی پیش رُو:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"دجال کے ساتھ طیبہ نامی ایک عورت ہوگی جو اس کے کسی جگہ جانے سے پہلے وہاں پہنچے گی اور وہاں کے لوگوں کو دجال سے ڈرائے گی (تاکہ لوگ ڈر جائیں، اس کی باتوں میں آکر دجال کے جال میں پھنس جائیں اور اپنا ایمان گنوا بیٹھیں)۔"[1]

## دجال کا نمائندہ بش:

طیبہ نامی عورت کی طرح بش بھی دجال کا نمائندہ ہے اور اسکی ہدایات پر عمل کر رہا ہے۔ یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کر رہے ہیں تاکہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی جارہی ہے، عالم کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ سابقہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے

[1] الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1457 رقم الصفحة 520 الجزء الثانی، مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

بعد انکا مسیح موعود (دجال) آنے والا ہے۔اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکو ٹائمز کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں سابق فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے۔

بقول محمود عباس بش نے دعوے کئے کہ:

① ''میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) براہِ راست خدا (دجال) سے قوت حاصل کی ہے۔''

② ''خدا (دجال) نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ۔اسلئے میں نے اس پر ضرب لگائی اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو حل کروں۔اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کرو گے تو میں اقدام کرونگا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دونگا۔''

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھوں کھول دینے کے لئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کرر ہے ہیں یا ان سے خود کو لاتعلق رکھے ہوئے ہیں۔

بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے۔وہ کہتا ہے:

''I am messenger''

''میں خدا کا پیغمبر ہوں۔''

بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو براہ راست حکم دیتا ہوگا۔قرآن کریم نے اس طرف اس طرح اشارہ فرمایا ہے:

''ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیاء ھم''

''بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔''

فری تھاٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے:

''صدر بش جیسا مذہبی صدر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔وہ ایک مذہبی مشن

پر ہیں اور آپ مذہب کو ان کے عسکریت (Militarism) سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔"

جب بش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بش نے کہا:

God is not neutral in thi war on terrorism

"خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانب دار نہیں ہے۔"

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب "دی رائٹ مین" (The right man) میں لکھتا ہے:

"اس جنگ نے اس (بش) کو پکا کروسیڈ (صلیبی جنگجو) بنا دیا ہے۔"

بش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا ردعمل نہیں بلکہ یہ ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔ جس وقت وہ ٹیکساس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا:

"میں اگر تقدیر کے لکھے پر جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا۔"

بش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان (بش) کے ہر بیان اور ہر انٹرویو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک میسینک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔ واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (jesus) کے بجائے مسیحا (Messah) دجال کا انتظار کرتے ہیں۔ لہذا بش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن (Messianic Mission) پر کہتا ہے اور الفاظ کا یہ پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

## دجال کے اول دستے کی طاقت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال کا ہراول دستہ ستر ہزار فوجیوں پر مشتمل ہوگا جو چیتے سے زیادہ تیز و پھرتیلے اور بہادر ہوں گے۔''

ایک شخص نے پوچھا:

''ان سے کون مقابلہ کر سکے گا۔؟''

انہوں نے فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی نہیں۔''[1]

## دجال کا پہلا حملہ:

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ دجال سب سے پہلے کوفہ پر حملہ آور ہوگا۔[2]

## پہاڑ کا چلنا:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال جب اردن آئے گا تو کوہ طور وکوہ ثابور اور کوہ جودی نامی پہاڑوں کو بلائے گا تو وہ آپس میں ایسے لڑیں گے جیسے مینڈھے اور بیل سینگوں سے لڑتے ہیں اور یہ سب کچھ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر وہ انہیں واپس جانے کو بھی کہے گا۔''[3]

## شیاطین دجال کے ساتھی:

① حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

① الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته ومایجری علی یدیه من الفساد رقم الحدیث 1521رقم الصفحة 539الجزء الثانی' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته ومایجری علی یدیه من الفساد ' رقم الحدیث1513رقم الصفحة534الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)( المعجم الکبیر ' رقم الحدیث8509رقم الصفحة 93الجزء 13مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' موصل)( مجمع الزوائد ' رقم الصفحة 351الجزء السابع' مطبوعة دارالریان للتراث القاهرة.

③ الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته ومایجری علی یدیه من الفساد' رقم الحدیث' 1517رقم الصفحة 537الجزء الثانی ' مطبوعة مکتبة التوحید القاهرة.

''اللہ کا دشمن دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ یہودیوں کا ایک لشکر اور بہت سے لوگ ہوں گے۔ اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ وہ بہت سوں کو مارے گا اور بہت سوں کو زندہ کر کے دکھائے گا۔ اس کے ساتھ ثرید (ایک قسم کے کھانے) کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی۔ میں تمہیں اس کی مزید نشانیاں بتاتا ہوں کہ اس کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے' اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کی جنت درحقیقت دوزخ ہوگی اور دوزخ درحقیقت جنت ہوگی' اس کا لقب مسیح کذاب ہے۔ تیرہ ہزار یہودی عورتیں اس کی پیروکار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس کی عقل اسے دجال کذاب کی پیروی کرنے سے بچائے۔ اس دن اس کے خلاف صرف قرآن کریم ہی ایک بڑی طاقت ثابت ہوگا کیونکہ اس کا فتنہ بہت سخت ہے (جس کا مقابلہ کرنے کی ہر ایک شخص میں طاقت نہیں) اس کے پاس مشرق و مغرب کے شیاطین آجائیں گے اور کہیں گے کہ ہم سے جس طرح چاہو کام لو۔ وہ ان سے کہے گا کہ جاؤ اور لوگوں میں یہ خبر عام کر دو کہ میں ان کا خدا ہوں اور میں اپنی جنت و دوزخ بھی لیکر آیا ہوں۔ چنانچہ شیاطین یہ بات پھیلانے لگیں گے اور یہ طریقہ اختیار کریں گے کہ ایک آدمی کے پاس سو کے قریب شیطان آئیں گے اور اس کے والدین، بھائیوں، بہنوں، دوستوں اور غلاموں کے حلیہ میں آئیں گے (جو کہ مر چکے ہوں گے) اور کہیں گے کہ ارے کیا تم نے ہمیں پہچانا؟ وہ کہے گا کہ ہاں! یہ میرا باپ ہے اور یہ میری ماں ہے، یہ میرا بھائی ہے، یہ میری بہن ہے اور یہ فلاں ہے اور یہ فلاں ہے۔ پھر ان سے پوچھے گا: تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہیں گے: بلکہ تم اپنا حال بتاؤ۔ وہ شخص کہے گا: ہمیں تو یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کا دشمن ظاہر ہو چکا ہے۔ اس پر وہ شیاطین کہیں گے: اس بات کو چھوڑو یہ نہ کہو کیونکہ وہ دجال نہیں بلکہ تمہارا رب ہے (معاذ اللہ) اور وہ اپنی جنت و دوزخ بھی ساتھ لایا ہے' اس کے پاس نہریں اور ہر قسم کے کھانے ہیں' اس میں سے کوئی نہیں کھا سکتا سوائے اُس کے جس کو وہ چاہے۔ وہ شخص کہے گا: تم لوگ جھوٹ بولتے ہو (لگتا ہے) تم لوگ شیطان ہو۔ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے، اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے

ہمیں پہلے ہی بہت اچھی طرح آگاہ فرما دیا تھا لہٰذا میں تم کو خوش آمدید نہیں کہتا، تم شیطان ہو اور وہ اللہ کا دشمن، اللہ تعالیٰ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا وہ اس کو قتل فرمائیں گے۔ یہ بات سن کر وہ شیاطین ناکام اور نامراد واپس لوٹ جائیں گے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں یہ باتیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم ان کو سمجھو اور سمجھاؤ، ان کو یاد کرو اور ان پر عمل کرو۔ اپنی آنے والی نسلوں کو بتاؤ اور ہر شخص ایک دوسرے سے یہ باتیں بیان کرتا رہے کیونکہ اُس کا فتنہ بہت سخت ہوگا (لہٰذا ان سب باتوں کی روشنی میں تم اس سے بچنے کا طریقہ اختیار کرنا)۔''[1]

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یا رب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته ومایجری علی یدیه من الفساد' رقم الحدیث 1518 رقم صفحة 537 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔'' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب

جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جارہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ

چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈالدو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنادے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)''[1]

افیق (Afiq) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے۔ اس علاقے پر اسرائیل نے 1967 کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام اینٹی پیٹرس (Anti Patris) بھی ہے۔

## خود غرض دجالی:

① حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' کچھ لوگ دجال کا ساتھ دیں گے اور کہیں گے کہ ہم جانتے ہیں یہ کافر ہے مگر ہم صرف کھانے پینے اور دوسرے فائدے حاصل کرنے کی غرض سے اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ان پر بھی غضبناک ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سب کو بھی ہلاک کریں گے۔''

مستقبل کی یہ صورتِ حال آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اسلامی ممالک کے

---

① الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر: 2، صفحہ نمبر: 443.

حکمران اپنی حکومت اور روٹی کپڑا مکان ہی بچانے کی خاطر تو دجال کے ساتھی امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ دشمنان خدا اور رسول ہمیں معاشی و اقتصادی پابندیوں ہی کی تو دھمکی دیتے اور لگاتے ہیں' یہ حکمران انہی پابندیوں کی ڈر کی وجہ سے غلامی کی دلدل میں پھنستے جا رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ قوم پر احسان کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں ان حکمرانوں کو اپنا انجام بھی جان لینا چاہئے۔

② حضرت عبید بن عمیر اللیثی فرماتے ہیں:

**"یخرج الدجال فیتبعه ناس یقولون نحن نشهد انه کافر و انما نتبعه لنا کل من طعامه و نرعی من الشجر فاذا نزل غضب الله نزل علیهم جمیعا"**[1]

"دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہوں گے: "ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اس کے اتحادی اس لئے بنے ہیں کہ اس کے کھانے میں سے کھائیں اور اس کے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں۔" چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔"

آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو ساری صورت حال واضح ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں' اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

## ایرانی پکے دجالی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پھر اصفہان کی فوج کے ستر ہزار آدمی دجال کے پیروکار بن جائیں گے جن

---

[1] والفتن نعیم بن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:546.

پر ہری دھاری دار چادریں (طیالسہ) ہوں گی۔"[1]

اس زمانہ میں شہر اصفہان میں یہودی کثرت سے ہوں گے۔ اصفہان ایران کا مشہور شہر ہے۔ یہاں دجلل کا زور بہت زیادہ ہوگا یعنی یہاں اس کے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ ایران عراق کی دس بارہ سالہ طویل جنگ کے دوران ایران کو اسلحہ اور گولہ بارود اسرائیل سے ملتا رہا تھا۔ یہ بات اُس وقت کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ اس خبر سے اس حدیث کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ دجال یہودیوں کا سربراہ ہوگا اور ان ایرانیوں کے یہودیوں سے تعلقات استوار ہیں۔ لہٰذا جب وہ ظاہر ہوگا تب یہ لوگ اس کی اتباع کرلیں گے۔

## دجالی فوج:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے پاس ستر ہزار فوجیوں کا (خاص الخاص) دستہ ہوگا جن کے اوپر سبز چادریں ہوں گی۔"[2]

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان میں مزید تجربات جاری ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار (Biological Weapons) ہیں جن کی تیاری میں "بڈس" (Biological Integrated Detection System (BIDS)) نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔ ان کی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم قبیلے یا

---

① صحیح مسلم، باب فیہ بقیۃ من احادیث الدجال، رقم الحدیث 2944 رقم الصفحۃ 2266 الجزء الرابع مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی، بیروت)( صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6798 رقم الصفحۃ 208 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ بیروت.

② تذکرۃ الحفاظ، رقم الصفحۃ 903 رقم الصفحۃ 960 الجزء الثالث مطبوعۃ دار الصمیعی، ریاض) (الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحدیث 8921 رقم الصفحۃ 510 الجزء الخامس مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ، بیروت.

نسل کو ختم کرنا چاہیں جبکہ اس علاقے میں ان کے ایجنٹ بھی رہتے ہوں تو یہ ہتھیار صرف ان کے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور انکے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کر دیا جائے جہاں سے ذرا بھی دجال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔ افغانستان اور عراق کا بھی جرم تھا۔

## دجال اور خواتین:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پھر اس دلدلی نمکین زمین میں دجال پڑاؤ ڈالے گا جو ایک نہر کی گزرگاہ کے پاس ہے۔ اس (دجال) کے پاس آنے والوں میں اکثریت عورتوں کی ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی اور بہن کو اس ڈر سے کہ کہیں اس کے پاس نہ چلی جائے رسی سے باندھ کر رکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو طاقت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اس کو اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے یہاں تک کہ کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت مسلمان سے کہے گا: ''اے مسلمان! یہ دیکھ یہ رہا یہودی فوجی جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔''[1]

## فرشتے اور دجال...... آزمائش ہی آزمائش:

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ دجال کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور ان کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کر سکتا؟ کیا میں موت

---

[1] مجمع الزوائد ' رقم الصفحة 347 الجزء السابع مطبوعة دار الريان للتراث قاهرة.

نہیں دے سکتا؟'' تو ایک فرشتہ کہے گا: '' تو جھوٹا ہے۔'' فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہیں سن سکے گا۔ دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا: '' تو نے سچ کہا۔'' اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی آزمائش ہوگی۔''[1]

## دجال کے سخت مخالف...... بنی تمیم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں سن لینے کے بعد اب میں بنی تمیم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ (پہلی بات یہ ہے کہ) ان میں سے چند قیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کیے گئے جن میں سے بعض نے بنی اسماعیل کا تعویذ پہنا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہے۔''

(دوسری بات یہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی تمیم کے صدقات لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔''

(تیسری بات یہ کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے خلاف میری امت میں یہ لوگ شدید ترین لوگوں میں سے ہوں گے۔''[2]

---

① مسند احمد، جلدنمبر: ۵، صفحہ نمبر: 221.

② صحیح البخاری' باب وفد بنی تمیم' رقم الحدیث4108 رقم الصفحة 1587 الجزء الرابع' مطبوعة دار ابن کثیر' الیمامة بیروت)( صحیح مسلم' باب من فضائل غفار واسلم وجهینة واشجع ومزینة ودوس وطی ' رقم الحدیث2525 رقم الصفحة 1957 الجزء الرابع ' مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6808 رقم الصفحة 219 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت) (المنتقی لابن الجارود' رقم الحدیث974 رقم الصفحة 245 الجزء الاول مطبوعة موسة الکتاب الثقافیة ' بیروت)(سنن البیهقی الکبری' رقم الحدیث12925 رقم الصفحة 11 الجزء السابع' مطبوعة مکتبة دار الباز' مکة المکرمة)(مسنداسحاق بن راهویه 1-3 رقم الحدیث 171 رقم الصفحة 215 الجزء الاول

## امت محمدیہ کا دجال سے جہاد:

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"الجهادماض مُنذُبعَثني الله الى ان يُقاتل آخر اُمتي الدجال لا يُبطلُه جَورُجائرٍ وَلاعَدلُ عادل"**[1]

''اللہ تعالیٰ نے جب سے مجھے بھیجا اس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری اُمت کی آخری جماعت دجال کے ساتھ قتال کرے گی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف۔''

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے

---

مطبوعة مكتبة الايمان' الجزء الثاني' المدينة المنورة)(الاحادوالمثاني' رقم الحديث 5 4 1 1رقم صفحة269الجزء الثاني' مطبوعة دار الراية' الرياض)( نيل الاوطار' باب جوازاسترفاق العرب ' رقم صفحة 148 الجزء الثامن' مطبوعة دارالجيل' بيروت.

[1] ابوداؤد، جلدنمبر: ۳، صفحہ نمبر: 8 1)(کتاب السنن، جلدنمبر: ۲، صفحہ نمبر: 6 7 1)(مسندابی یعلی، حدیث نمبر: 1134.

لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کردے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔'' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر

اس کے پاس آجائیں گے ۔اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی

جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ ایفق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)۔''[1]

③ حضرت نہیک بن مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لتقاتلن المشركين حتى تقاتل بقيتكم على نهر الاردن الدجال انتم شرقية وهم غربية"[2]

''تم ضرور مشرکین سے قتال کرو گے' یہاں تک کہ تم میں سے (اس جنگ میں) بچ جانے والے دریائے اردن پر دجال سے قتال کریں گے۔ (اس جنگ میں) تم مشرقی جانب ہو گے اور وہ (دجال اور اس کے لوگ) مغربی جانب۔''

مشرکین سے مراد اگر یہاں ہندو ہیں تو یہ وہی جنگ ہے جس میں مجاہدین ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور واپس آئیں گے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائیں گے۔

---

① الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر:2،صفحہ نمبر:443.

② الاصابۃ، جلدنمبر:6،صفحہ نمبر:476.

## دجال اور ملک شام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"مسیح دجال مشرق کی طرف آئے گا وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا حتی کہ اُحد پہاڑ کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ فرشتے وہیں سے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے جس سے وہ وہیں (ملک شام میں) ہلاک ہو جائے گا۔"[1]

## ابن صیاد اور دجال...... صحابہ کی کشمکش:

دجال کے باب میں ابن صیاد کا مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابن صیاد ایک یہودی تھا جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ اس کا اصل نام "صاف" تھا۔ وہ جادو اور شعبدہ بازی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ ابن صیاد کے اندر وہ نشانیاں بہت حد تک پائی جاتی تھیں جو دجال کے اندر ہوں گی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ خود بھی ابن صیاد کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور اس کی حقیقت جاننے کے لئے کئی مرتبہ چھپ کر بھی اس کی گفتگو سننے کی کوشش کی۔ البتہ آپ ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی واضح بات بیان نہیں فرمائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا نہیں؟ اس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی کچھ اکابر صحابہ ابن صیاد ہی کو دجال کہتے تھے۔ یہاں چند احادیث اس حوالے سے نقل کی جاتی ہیں۔

① حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے چند صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے۔ اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس اس کی پیٹھ پر مارا، پھر اس سے کہا:

---

[1] مسلم شریف باب صیانة المدینة من دخول الطاعون والدجال الیها' رقم الحدیث1380رقم الصفحة 1005الجزء الثانی مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( تحفة الاحوذی' باب ماجاء من این یخرج المهدی' صفحة 411الجزء السادس' مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت.

''کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟''
اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا:
''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔''
ابن صیاد نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا:
''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''
آپ ﷺ نے فرمایا:
''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔''
پھر حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا:
''تیرے پاس کیا آتا ہے؟''
ابن صیاد نے کہا:
''ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتے ہیں۔''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔''
پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
''میں نے تیرے لئے ایک بات چھپائی ہے۔''
اور آپ نے دل میں (**یوم یاتی السماء بدخان مبین**) کی آیت سوچی تھی۔
ابن صیاد نے کہا:
''وہ بات (دخ) ہے۔''
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
''تو پست ہو! تو اپنی حد سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔''
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:
''یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر یہ حقیقی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں۔''①

② حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروق صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں شامل ہو کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کے پاس گئے اور انہوں نے اس کو (یہودیوں کے ایک محلہ) بنو مغالہ میں کھیلتے ہوئے پایا۔ وہ اس وقت بالغ ہونے کی عمر کے قریب تھا۔ ابن صیاد ان سب کی آمد سے بے خبر (اپنے کھیل میں مشغول) رہا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا (اور جب وہ متوجہ ہوا تو) آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا:

''کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

ابن صیاد نے (یہ سن کر بڑی غصیلی نظروں سے) آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں کے رسول ہو۔''

پھر اس نے آپ ﷺ سے پوچھا:

''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں؟''

آپ ﷺ نے اس کو (پکڑ لیا اور) خوب زور سے بھینچا اور فرمایا:

''میں خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔''

---

① صحیح بخاری' رقم الحدیث 2790 رقم الصفحة 1112 الجزء الثالث' مطبوعة دار ابن کثیر' الیمامة' بیروت)( صحیح مسلم باب ذکر ابن صیاد.رقم الحدیث 2930 رقم الصفحة 2245 الجزء الرابع ' مطبوعة داراحیاالتراث العربی ' بیروت)( سنن الترمذی ' باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد' رقم الحدیث 2249 رقم الصفحة 519 الجزء الرابع ' مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( مسند احمد' مسند ابوبکرالصدیق' رقم الحدیث 6360 رقم الصفحة 148 الجزء الثانی ' مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)(الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته ومایجری علی یدیه من الفساد' رقم الحدیث 1542 رقم الصفحة 548 الجزء الثانی ' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)(الاذب المفرد' رقم الحدیث 958 رقم الصفحة 332 الجزء الاول مطبوعة دارالبشائر الاسلامیة' بیروت.

اس کے بعد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

''یہ بتا کہ تو کیا دیکھتا ہے، غیب کی چیزوں میں سے تجھے کیا نظر آتا ہے؟''

اس نے جواب دیا:

''کبھی تو میرے پاس سچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی۔''

رسول اللہ ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا:

''تیرا سارا معاملہ گڈمڈ ہو گیا۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔''

جو بات آپ ﷺ نے اپنے دل میں چھپائی تھی وہ یہ آیت ''**یوم تاتی السماء بدخان مبین**'' تھی۔ اس نے جواب دیا:

''وہ پوشیدہ بات (جو تمہارے دل میں ہے) دخ ہے۔''

آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا:

''دور ہٹ! تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (صورت حال دیکھ کر) عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ابن صیاد اگر وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانے میں نکلنے کی اطلاع دی گئی ہے) تو پھر تم اس کو نہیں مار سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کو مارنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔''

③ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی ملاقات ابن صیاد سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے اسے روک لیا۔ وہ یہودی لڑکا تھا اور اس کے سر پر بالوں کی چوٹی تھی۔ حضور ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟''

اس نے کہا:

''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔''

پھر آپ ﷺ نے پوچھا:

''تو کیا دیکھتا ہے؟''

وہ کہنے لگا:

''میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''تو دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے۔''

پھر پوچھا:

''اور کیا دیکھتا ہے۔؟''

وہ کہنے لگا:

''ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے ایک جھوٹا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔''

پھر آپ ﷺ اس سے الگ ہو گئے۔ [1]

(14) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج یا عمرہ کے سفر میں ابن صیاد میرے ساتھ ہو لیا۔ ایک موقع پر جب سب لوگ (اپنے اپنے کاموں سے ادھر ادھر) چلے گئے اور ہم دونوں

---

[1] سنن الترمذی' باب ماجاء فه ذكر ابن صياد' رقم الهديث 2247 رقم الصفحة 517 الجزء الرابع' مطبوعة داراحياء التراث العربی' بيروت.

اکیلے رہ گئے تو مجھے کچھ خوف محسوس ہوا کیونکہ اس کے بارے میں کچھ ایسی ہی عجیب وغریب باتیں مشہور تھیں۔ جب ہم ایک جگہ پڑاؤ کے لئے رُکے تو میں نے (اپنے اور اس کے درمیان فاصلہ رکھنے کے لئے) ایک درخت کی طرف اشارہ کرکے اس سے کہا:

''تم اپنا سامان وہاں رکھ لو۔''

اس کے بعد میری نظر ایک بکری پر پڑی (وہ سمجھ گیا کہ میں دودھ پینا چاہتا ہوں) چنانچہ وہ ایک پیالہ لے کر گیا اور اس کا دودھ دوہ کر لے آیا اور مجھے دے کر کہا:

''اے ابوسعید لو پیو۔''

لیکن اس کے بارے میں جو باتیں مشہور تھیں ان کی وجہ سے میں نے اس کے ہاتھ کا دودھ پینا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے بہانہ بنایا کہ آج گرمی بہت ہے اس لئے دودھ پینے کا جی نہیں چاہ رہا۔ اس نے کہا:

''ابوسعید لوگ میرے بارے میں جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ درخت سے رسی باندھوں اور لٹک کر اپنے آپ کو پھانسی لگالوں۔''

پھر کہنے لگا:

''اے انصاریو! دوسرے لوگ تو مجھے نہیں جانتے لیکن تم لوگ تو مجھے اچھی طرح جانتے ہو کیونکہ تم اپنے نبی کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو۔ کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی جبکہ مدینہ میں میرا ایک لڑکا ہے؟ کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ کیا میں اہل مدینہ سے نہیں ہوں؟ اور کیا اس وقت میں تمہارے ساتھ مکہ مکرمہ نہیں جارہا ہوں؟''

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''خدا کی قسم! وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عوام میں اس کے بارے میں جو باتیں مشہور ہیں وہ شاید جھوٹی ہیں۔''

پھر اس نے کہا:

''اے ابوسعید! خدا کی قسم میں تمہیں ضرور سچی خبر بتاؤں گا اور خدا کی قسم! میں اسے (دجال کو) جانتا ہوں، اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت وہ (دجال) کہاں ہے؟''

میں نے کہا:

''تجھ پر سارے دن کی ہلاکت ہو (یعنی اتنی اچھی اچھی باتیں کرنے کے بعد تو نے اپنے بارے میں مجھے پھر مشکوک کر دیا)۔''[1]

⑤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ کر کھجور کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے تا کہ ابن صیاد کو پتہ چلنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ باتیں سن لیں۔ اس وقت ابن صیاد چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا اور اندر سے کچھ گنگنانے کی آواز آ رہی تھی۔ اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا:

''ارے صاف! یہ محمد آئے ہیں۔''

ابن صیاد نے (یہ سن کر) گنگنانا بند کر دیا (یہ دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر اس کی ماں اس کو نہ ٹوکتی (گنگنانے دیتی) تو (آج) وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا۔''

⑥ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کی جس کے وہ لائق ہے' پھر دجال کا بیان کیا اور فرمایا:

''میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس

---

① سنن الترمذی ' باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد' رقم الحدیث2246رقم الصفحة 516 الجزء الرابع ' مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت.

نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن میں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات تم کو بتاتا ہوں جو اس سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی۔ سو تم جان لو دجال کانا ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔''[1]

⑦ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن راستے میں میری ملاقات ابن صیاد سے ہوگئی۔ اس وقت اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا:

''تیری آنکھ میں یہ ورم کب سے ہے؟''

اس نے کہا:

''مجھے نہیں معلوم۔''

میں نے کہا:

''آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے ہی معلوم نہیں؟''

اس نے کہا:

''اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اس کے بعد ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کی مانند تھی۔[2]

⑧ حضرت محمد ابن منکدر تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا:

''آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔''

انہوں نے کہا:

''میں نے حضرت عمر فاروق کو دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاتے تھے

---

① الصحیح البخاری'جلدنمبر:3'صفحہ نمبر:1112)(الصحیح المسلم'جلدنمبر:4'صفحہ نمبر:2244.

② الصحیح المسلم.

کہ ابن صیاد دجال ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔"[1]

⑨ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

"خدا کی قسم! مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔"

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دجال کے والدین تیس سال اس حالت میں گزاریں گے کہ ان کے ہاں لڑکا نہیں ہوگا پھر ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے دانتوں والا ہوگا۔ (بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ دانتوں والا پیدا ہوگا)۔ وہ بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔ جس طرح اور لڑکے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اس کی دونوں آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا۔"

اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے ہمارے سامنے اس کے ماں باپ کا حال بیان کیا اور فرمایا:

"اس کا باپ غیر معمولی لمبا اور کم گوشت والا (دبلا) ہوگا۔ اس کی ناک مرغ جیسے جانور کی چونچ کی طرح (لمبی اور پتلی) ہوگی۔ اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھ والی ہوگی۔"

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ منورہ کے یہودیوں میں ایک (عجیب و غریب) لڑکے کی موجودگی کے بارے میں سنا تو میں اور زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ اس کو دیکھنے چلے گئے۔ جب ہم اس لڑکے کے والدین کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل اسی طرح کے ہیں (جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے ان کا حال بیان کیا تھا) ہم نے ان دونوں سے پوچھا:

"کیا تمہارے کوئی لڑکا ہے۔؟"

انہوں نے بتایا:

"ہم نے تیس سال اس حالت میں گزارے کہ ہمارے ہاں کوئی لڑکا نہیں تھا

---

① الصحیح البخاری: حدیث نمبر: 6922)(الصحیح المسلم: حدیث نمبر: 2929.

پھر ہمارے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جو بڑے دانتوں والا اور بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے، اس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا۔''

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ہم دونوں (ان کی یہ بات سن کر) وہاں سے چل دیئے اور پھر ہماری نظر اچانک اس لڑکے (ابن صیاد) پر پڑی جو دھوپ میں چادر اوڑھے پڑا تھا اور اس (چادر) میں گنگناہٹ کی ایک ایسی آواز آرہی تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ اس نے سر سے چادر ہٹا کر ہم سے پوچھا: ''تم نے کیا کہا ہے؟'' ہم نے (حیرت سے) کہا: ''ہم تو سمجھے کہ تو سو رہا ہے کیا تو نے ہماری بات سن لی ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔''[1]

(10) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ایک مرتبہ میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ ہو گیا۔ اس نے مجھ سے اپنی اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی۔ وہ کہنے لگا: ''لوگ مجھ کو دجال کہتے ہیں۔ ابو سعید! کیا تم نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہیں ہوگی' جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا یہ آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ جارہا ہوں۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی:

''یاد رکھو خدا کی قسم! میں دجال کی پیدائش کا وقت جانتا ہوں اور اس کا مکان جانتا ہوں (وہ کہاں پیدا ہوگا) اور یہ بھی جانتا ہوں وہ (اس وقت) کہاں ہے اور اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت موجود لوگوں میں سے کسی نے

---

(1) السنن الترمذی: حدیث نمبر: 2248.

ابن صیاد سے کہا:

''کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ تو خود ہی دجال ہو۔''

ابن صیاد نے کہا:

''ہاں! اگر (لوگوں کو گمراہ کرنے ،فریب میں ڈالنے اور شعبدہ بازی وغیرہ کی) وہ تمام چیزیں مجھے دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برانہ سمجھوں۔''[1]

(11) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ابن صیاد واقعہ حرہ کے موقع پر غائب ہوگیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔''[2]

جیسا کہ بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حتمی بات نہیں بیان فرمائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح بعد کے علماء میں بھی اس بارے میں اختلاف ہی رہا۔

اکابر صحابہ میں حضرت عمر فاروق' حضرت ابوذر غفاری' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور کئی اکابر صحابہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے قائل تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابن صیاد کے بارے میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے اورانہوں نے تمیم داری والے واقعہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی حدیث کو نہیں لیا۔[3]

البتہ جو حضرات ابن صیاد کو دجال نہیں مانتے ان کی دلیل حضرت تیم داری والی حدیث ہے۔حافظ ابن حجر فتح الباری میں یہ ساری بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''تمیم داری والی حدیث اور ابن صیاد کے دجال ہونے والی احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ جس کو تمیم داری نے بندھا ہوا دیکھا وہ دجال ہی تھا اور ابن صیاد شیطان تھا جو اس تمام عرصہ میں دجال کی شکل وصورت میں اصفہان چلے جانا (غائب ہونے) تک موجود رہا چنانچہ وہاں جا کر اپنے دوست کے ساتھ اس وقت تک کے لئے روپوش ہوگیا جب تک اللہ تعالیٰ اس کو

---

(1) الصحیح المسلم :حدیث نمبر: 2927. (2) سنن ابی داود .
(3) فتح الباری شرح بخاری' جلدنمبر 13، صفحہ نمبر 328.

نکلنے کی طاقت نہیں دیتا۔"[1]

نیز ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی دلیل میں یہ روایت نقل کرتے ہیں:

"حسان بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے اصفہان فتح کیا تو ہمارے لشکر اور یہودیہ نامی بستی کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا۔ چنانچہ ہم یہودیہ جاتے تھے اور وہاں سے راشن وغیرہ لاتے تھے۔ ایک دن میں وہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہودی ناچ رہے ہیں اور ڈھول بجا رہے ہیں۔ ان یہودیوں میں میرا ایک دوست تھا میں نے اس سے ان ناچنے گانے والوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا: "ہمارا وہ بادشاہ جس کے ذریعے ہم عربوں پر فتح حاصل کریں گے آنے والا ہے۔" اس کی یہ بات سن کر میں نے وہ رات اسی کے پاس ایک اونچی جگہ پر گزاری۔ چنانچہ جب سورج طلوع ہوا تو ہمارے لشکر کی جانب سے غبار اٹھا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر ریحان (ایک خوشبودار پودا) کی قبا تھی اور یہودی لوگ ناچ گا رہے تھے۔ جب میں نے اس مرد کو دیکھا تو وہ ابن صیاد ہی تھا۔ پھر وہ یہودیہ بستی میں داخل ہو گیا اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔"[2]

## دجال مشرقی جزیرے میں:

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نماز کے لیے مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا:

"ہر شخص اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے۔"

پھر فرمایا:

---

① فتح الباری شرح بخاری' جلد نمبر: 13' صفحہ نمبر: 328.

② فتح الباری: جلد نمبر: 13' صفحہ نمبر: 337.

''کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کس لئے جمع کیا ہے؟''

لوگوں نے عرض کیا:

''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''آج میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لئے جمع نہیں کیا بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو کہ نصرانی تھے وہ آئے، بیعت کی اور مسلمان ہوئے۔ پھر ایک ایسی بات بتائی کہ وہ ان باتوں سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتائی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ بھٹک گئے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھر ان سے کھیلتی رہیں اور ایک دن سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے۔ وہ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں موٹی دم اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا۔ لوگوں نے کہا: ''تیری خرابی ہو تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔ تم ایک آدمی کے پاس اس بت خانے میں جاؤ کیونکہ وہ بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہے۔'' جب اس نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ اس لئے ہم جلدی جلدی اس بت خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ اس جیسی مخلوق ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے بیسان کی کھجوروں، زغر کے چشمے اور نبی امی کے متعلق ہم سے پوچھا اور بتایا کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے۔''

دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دو دفعہ دست اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔[1]

---

① صحیح مسلم، باب قصة الجساسة رقم الحدیث 2942 رقم الصفحة 2261 الجزء الرابع، مطبوعة دار ◄◄

## تمیم داری اور دجال:

① نبی کریم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی، منبر پر تشریف لے گئے اور اس سے پہلے سوائے جمعہ کے کسی اور موقع پر منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے۔ لہٰذا یہ بات لوگوں پر گراں گزری (حیرانی و پریشانی کا سبب بنی) اس وقت آپ ﷺ کے سامنے کچھ لوگ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا:

''خدا کی قسم میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ میرے پاس تمیم داری آئے اور انہوں نے ایک ایسی خبر سنائی جس کی خوشی سے میں قیلولہ (دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کرنا) نہ کر سکا۔ میں نے چاہا کہ اپنی اس مسرت میں تمہیں بھی شامل کروں۔ تمیم نے بیان کیا ہے کہ ان کا جہاز سمندری طوفان کی وجہ سے ایک نامعلوم جزیرہ پہ پہنچ گیا۔ یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے۔ انہیں وہاں سیاہ رنگ کی ایک مخلوق نظر آئی جس کے جسم پر بہت زیادہ بال تھے۔ انہوں نے اس سے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔'' ہم نے اس سے کہا: ''ہمیں کچھ بتاؤ (کہ تم کون ہو

---

»احیاء التراث العربی' بیروت)( سنن ابوداؤد' با فی خبرالجساسةرقم الحدیث 4326 رقم الصفحة 118الجزء الرابع مطبوعة دار الذکر بیروت)( صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن وصف العلا متین تظهران ثم خروج المسیح الدجال من وثاقة' رقم الحدیث6787 رقم الصفحة 194 الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث 626 رقم الصفحة 1148الجزء السادس مطبوعة دارالعاصمة' ریاض )( السنن الکبری رقم الحدیث 4258 رقم الصفحة 481 الجزء الثانی مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( المعجم الاوسط' رق الحدیث 4859 رقم الصفحة 125الجزء الخامس مطبوعة دار الحرمین القاهرة)( مسند احمد' حدیث فاطمه بنت قیس ' رقم الحدیث27146رقم الصفحة 374الجزء السادس مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( مسند الطیالسی ' ماروت فاطمه بنت قیس ' رقم الحدیث1646رقم الصفحة 228 الجزء الاول مطبوعة دارالمعرفة' بیروت)( المعجم الکبیر' رقم الحدیث1270 رقم الصفحة 55الجزی الثانی مطبوعة الصفحة 952الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(دلائل النبوة للاصبهانی' فصل فی قصة الجساسة' رقم الحدیث52رقم الصفحة 67الجزء الاول مطبوعة دار طیبة' ریاض.

؟)'' اس نے کہا: میں تمہیں کچھ بتاؤں گا نہ تم سے کچھ سنوں گا' تم ایسا کرو کہ اس بت خانے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بہت خواہشمند ہے، وہی تمہیں کچھ بتائے گا بھی اور وہی تم سے کچھ سنے گا۔'' یہ سن کر ہم لوگ اس بت خانہ میں گئے۔ وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہائے ہائے کر رہا تھا۔ اس نے ہم سے پوچھا: ''تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟'' ہم نے جواب دیا: ''شام سے۔'' اس نے پوچھا: ''عرب کا کیا حال ہے؟'' ہم نے جواب دیا: ''جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں اور ہمارا اچھا حال ہے۔'' اس نے کہا: ''اس شخص کو جو وہاں پیدا ہوا ہے (حضرت محمد ﷺ) اس کا کیا حال ہے؟'' ہم نے جواب دیا: ''وہ اچھے حال میں ہیں۔ شروع میں قریش نے ان کی مخالفت کی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرما دیا۔ اب سارے عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہو گئے ہیں۔'' اس نے کہا: ''اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے ؟'' ہم نے جواب دیا: ''وہ بھی اچھی حالت میں ہیں۔ لوگ اس کا (پانی پیتے ہیں اور اس سے اپنے کھیت وغیرہ کو بھی) پانی دیتے ہیں۔'' اس نے پوچھا: ''عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟'' ہم نے بتایا: ''اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں۔'' یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: ''اگر میں اس قید سے چھوٹا تو زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی حصہ نہیں چھوڑوں گا سوائے طیبہ کے کیونکہ مجھ میں وہاں جانے کی طاقت نہ ہو گی۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی چونکہ طیبہ یہی شہر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مدینہ منورہ کی ہر گلی کوچہ' سڑک' میدان' پہاڑ' نرم اور سخت زمین الغرض ہر مقام پر فرشتہ ننگی تلوار لئے پہرہ دیتا ہو گا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔''

② حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ مسکرائے اور فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ قصہ تمہیں بھی سناؤں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ کچھ فلسطینی لوگ کشتی پر

سوار ہوئے۔ طوفان نے انہیں ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا۔ انہوں نے پوچھا:

''تو کیا چیز ہے؟''

اس نے کہا:

''میں جساسۃ ''جاسوس'' ہوں۔''

وہ کہنے لگے:

''ہمیں اپنے بارے میں بتاؤ۔''

اس نے کہا:

''میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گا اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گا لیکن بستی کے اس کنارے جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا وہ تمہیں کچھ بتائے گا بھی اور کچھ پوچھے گا بھی۔''

وہ بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اس نے کہا:

''مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔''

ہم نے کہا:

''بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے۔''

پھر کہا:

''بحیرہ وطبریہ کے بارے میں بتاؤ۔''

ہم نے کہا:

''وہ بھی بھرا ہوا ہے جوش مار رہا ہے۔''

پھر پوچھا:

''بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے؟''

ہم نے کہا:

''ہاں۔''

کہنے لگا:

''بتاؤ کہ نبی کی بعثت ہوگئی؟''

ہم نے کہا:

''ہاں؟'' اس نے پوچھا:

''ان کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟''

ہم نے کہا:

''لوگ تیزی سے ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں (اور اسلام قبول کر رہے ہیں)۔''

پھر وہ اتنی زور زور سے اچھلا جیسے کہ ابھی زنجیروں سے نکل جائے گا۔ ہم نے پوچھا:

''تو کون ہے؟''

وہ کہنے لگا:

''میں دجال ہوں۔''

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔''[1]

---

① صحیح مسلم' باب قصة الجساسة' رقم الحديث2942رقم الصفحة 2263الجزء الرابع ' مطبوعة دار احياء التراث العربی' بیروت)(صحیح ابن حبان' رقم الحديث 6787رقم الصفحة 194الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة بيروت)( سنن الترمذی باب' رقم الحديث 2253رقم الصفحة 521 الجزء الرابع' مطبوعة دار احياء التراث العربی' بيروت)( سنن ابی دائود باب فی خبرالجساسة' رقم الحديث4325رقم الصفحة 118الجزء الرابع' مطبوعة دارالفكر بيروت)( مسند اسحاق بن راهوية، مایروی عن فاطمة بنت قيس الفهرية وغيرها عن النبی، رقم الحديث2رقم الصفحة220الجزء الاول ' مطبوعة مكتبة الايمان ' المدينة المنورة)( مسند احمد حديث فاطمة بنت قيس اا رقم الحديث 27146رقم الصفحة 373الجزء السادس مطبوعة موسة قرطبةمصر )( معجم ابی يعلی باب الكاف رقم الحديث 287 رقم الصفحة 235الجزء الاول مطبوعة ادارة العلوم الاثرية ' فيصل آباد' پاکستان.

③ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا:

"الصلوٰۃ جامعۃ"

"نماز تیار ہے۔"

چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

"ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے۔"

پھر فرمایا:

"تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا۔؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

"اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے 30 آدمیاں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندری طوفان کی موجیں دھکیلتی رہیں، پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انھیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ

نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا: ''تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔'' ہم نے کہا: ''جساسہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: ''تم لوگ گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے۔'' جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا، ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا، وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ کندھوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا: ''تو ہلاک ہو تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہوگیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟'' ہم نے کہا: ''ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر، طوفان، جزیرہ میں داخل ہونے اور جساسہ ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا: ''کیا بیسان کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: ''زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔'' پھر اس نے پوچھا: ''بحیرہ طبریہ میں پانی ہے یا نہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں۔'' پھر اس نے نبی آخرالزماں ﷺ کے متعلق پوچھا تو ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ یہ بھی بتایا کہ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ ﷺ نے غلبہ حاصل کرلیا اور انہوں نے اطاعت قبول کرلی۔ اس نے کہا: ''ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔'' پھر اس نے کہا: ''اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں۔ میں مسیح ہوں، عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا، میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوا ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا، وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا، ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔'' (یہ واقعہ سنانے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا: ''یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا

کرتا تھا۔؟ ہوشیار ہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔''[1]

اس حدیث میں ہے کہ دجال نے لوگوں سے بیسان کی کھجوروں کے باغ، زُغر کے چشمے بحیرہ طبریہ اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ ان سوالوں میں آپ غور کریں تو چار میں سے تین سوال پانی سے متعلق ہیں۔ نیز ان جگہوں سے دجال کا یقیناً کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے۔

**بیسان (Baysan) کے باغات:** بیسان پہلے فلسطین میں تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کو حضرت شرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فتح کیا تھا۔ پھر بیسان 1948 سے پہلے اردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948 میں اسرائیل نے بیسان شہر سمیت ضلع بیسان کے انتیس چھوٹے بڑے دیہاتوں پر قبضہ کر لیا اور اب یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔

جہاں تک بیسان میں کھجوروں کے باغات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مشہور مؤرخ ابوعبداللہ یاقوت اپنی مشہور کتاب ''معجم البلد'' میں لکھتے ہیں:

''بیسان اپنی کھجوروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ میں وہاں کئی مرتبہ گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے ہی کھجوروں کے باغ نظر آئے۔''

اس وقت بھی بیسان کھجوروں کے لئے مشہور نہیں ہے بلکہ اس وقت مغربی کنارے کا شہر ''اریحہ'' (یریحہ) کھجوروں کے لئے مشہور ہے۔ اگر چہ بیسان کا کچھ علاقہ ابھی بھی اردن میں ہے جو کہ اردن کے غور (غہر) شہر کے علاقے میں ہے اور غور کے علاقے میں اس وقت گندم اور سبزیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ نیز اردن کی زراعت کا مستقبل بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔

اردن کا انحصار دریائے یرموک کے پانی پر ہے۔ اردن دریائے یرموک کے پانی کو اپنے مشرق ''غور کینال اریگیشن پراجیکٹ'' کے لئے غور شہر کے قریب لایا ہے۔ اردن کی

---
[1] صحیح المسلم: حدیث نمبر: ۵۲۳۵.

زمینوں کو غور کے اسی پراجیکٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔ جبکہ دریائے یرموک گولان کے پہاڑی سلسلے میں آتا ہے۔

**بُحَیرہ طَبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت:** دجال کا دوسرا سوال بحیرہ طبریہ سے متعلق تھا۔ بحیرہ طبریہ پر بھی اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اس کو انگلش میں Sea of Galilee یا Lake of Tiberias کہا جاتا ہے۔ عبرانی میں اسے ''یام کنرت'' ( Yam Kinneret) کہتے ہیں۔[1]

بحرہ طبریہ کے اردگرد نو شہر آباد ہیں۔ جن میں ایک شہر طبریہ بھی ہے جو یہودیوں کے چار مقدس شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔

سن 70 عیسوی میں جب رومی بادشاہ طیطس (Tituse) نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودی مذہبی پیشوا جن کو ربی (Rabbi) کہا جاتا ہے، طبریہ میں آکر جمع ہوئے۔ یہاں ویہودی مذہبی پیشواؤں کی ایک اعلیٰ سطحی عدالت بلائی گئی۔ آگے چل کران فیصلوں کی رو سے تیسری اور پانچویں صدی عیسوی کے دوران یہودیوں کی مذہبی اور شہری قوانین کی کتاب تالماد(Talmud) مرتب کی گئی۔ 1200 عیسوی میں یہودیوں کو (اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے) طبریہ سے بھاگنا پڑا۔ پھر دوبارہ 1800 میں یہاں آکر آباد ہوئے۔ اس وقت یہ شہر پرفضا سیاحتی مقام ہے۔[2]

پہلی مرتبہ اس کو حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔ پھر اہل شہر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کو حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔

معجم البلدان میں لکھا ہے کہ یہاں ایک بہت قدیم عمارت ہے جسے ہیکل سلیمانی کہا جاتا ہے۔ اس کے درمیان سے پانی نکلتا ہے۔ یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بیسان اور غور کے درمیان ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جو سلیمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے، اس چشمے کے

---

[1] انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا ، انسائیکلو پیڈیا آف انکارٹا، 2005.

بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ایک کٹاؤ دار چٹان ہے جس کے اوپر ایک اور چٹان چڑھی ہوئی ہے جو دیکھنے والے کو دور سے نظر آتی ہے۔ اس علاقے والوں کا اس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے۔ ①

بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورت حال: بحیرہ طبریہ شمال مشرق اسرائیل میں اردن کی سرحد کے قریب ہے۔ اس وقت بھی اس میں میٹھا پانی موجود ہے۔ اس وقت اس کی لمبائی شمال سے جنوب 23 کلومیٹر ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال کی جانب ہے جو 13 کلو میٹر ہے۔ اس کی انتہائی گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (166sq km) ہے۔ اس وقت اس میں مختلف قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

اس وقت بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لئے میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جبکہ بحیرہ طبریہ کے پانی کا بڑا ذریعہ دریائے اردن ہے جو گولان کی پہاڑیوں کے سلسلے جبل الشیخ سے آتا ہے۔ اب اسرائیل نے یہ کیا ہے کہ بحیرہ طبریہ سے پہلے ہی دریائے اردن کا رخ موڑ کر اسرائیل کے اندر لے گیا ہے اور اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے جو پانی بچتا ہے اس کو اپنے صحرا میں گراتا ہے تاکہ مسلمانوں کو پانی سے محروم کیا جاسکے۔ نتیجے میں اردن کی زمینیں بنجر ہو جانے کا خطرہ ہے اس کی وجہ سے بحیرہ طبریہ کے بھی سوکھ جانے کا خطرہ ہے۔

زُغر کا چشمہ: دجال کا تیسرا سوال زُغر کے چشمے کے بارے میں تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم (Sodom) کی بستی سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے ساتھ اپنی دو صاحبزادیوں کو لے کر نکل گئے۔ ایک کا نام ''ربہ'' اور دوسری کا نام ''زغر'' تھا۔ بڑی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو اس کو ایک چشمے کے پاس دفنا دیا۔ لہٰذا اس چشمے کا نام ''عین ربہ

① معجم البلدان، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۱۸.

''پڑ گیا۔ پھر دوسری بیٹی زُغر کا انتقال ہوا تو اس کو بھی ایک چشمے کے قریب دفن کر دیا۔ اس طرح یہ چشمہ ''عین زُغر'' کے نام سے مشہور ہوا۔''[1]

ابوعبداللہ حموی نے معجم البلدان میں عین زُغر کو بحر مردار کے مشرق کی جانب بتایا ہے۔

بائبل کے مطابق قوم لوط پر عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام جس بستی میں گئے اس کو ''زور'' (Zoar) کہا گیا ہے۔ جو اس وقت بحر مردار کے مشرقی جانب اردن کے علاقے میں الصافی کے نام سے ہے۔

گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت: 1967 کی جنگ میں اسرائیل نے شام سے گولان کی پہاڑیاں چھین لی تھیں۔ جبل الشیخ (Mount Hermon) گولان کے پہاڑی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ہے جہاں سے ایک طرف سے بیت المقدس اور دوسری جانب دمشق بالکل اس کے نیچے نظر آتا ہے۔ اس کی اونچائی 9232 فٹ ہے۔ جبل الشیخ پر اس وقت لبنان، شام اور اسرائیل کا قبضہ ہے۔ کچھ علاقہ اقوام متحدہ کا غیر فوجی علاقہ ہے۔ پانی کے اعتبار سے جبل الشیخ کھلا علاقہ ہے اور اسی طرح جغرافیائی لحاظ سے بھی۔ پانی کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑی سلسلہ اس خطے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

اب آپ دجال کی جانب سے بیسان بحیرہ طبریہ اور زُغر کے متعلق پوچھے جانے والے سوالوں کی حقیقت میں غور کریں تو ان سوالوں کا تعلق گولان کی پہاڑیوں سے ہے۔ نیز ان احادیث کو بھی سامنے رکھیں جو دمشق، بحیرہ طبریہ، بیت المقدس اور افیق کی گھاٹی سے متعلق ہیں تو اس میں بھی گولان کی پہاڑیوں کی اہمیت صاف واضح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا جو آرمیگڈن (جنگ عظیم) کا نظریہ ہے کہ یہ آرمیگڈن میگڈ کے میدان میں ہوگی، وہ میگڈن کا میدان بھی بحیرہ طبریہ سے مغرب میں واقع ہے۔ افیق کی گھاٹی جہاں دجال آخر میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا وہ بھی بحیرہ طبریہ کے جنوب میں ہے۔ اس طرح یہ تمام علاقہ گولان کی پہاڑیوں کے بالکل نیچے

---

[1] معجم البلدان، جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۲٦.

واقع ہے۔اسی طرح اسرائیل و فلسطین اور اسرائیل و شام کے علاقے کے بارے میں اختلاف کی خبروں پر غور کریں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے کہ عالمی کفر کن باتوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ سازی کر رہا ہے؟اور فلسطینیوں کو ختم کرنے کے لئے سارا کفر اسرائیل کا ساتھ کیوں دیتا ہے؟

## کفر کا شہر اسرائیل:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہو جائے۔''[1]

## دجال کا گرم گوشت کا پہاڑ:

① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا:''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔''[2]

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ومعه جبل من مرق وعراق اللحم حار الايبرد''

---

① مستدرک حاکم، جلدنمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۰۹۔

② الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر: 2، صفحہ نمبر: 443۔

''دجال کے پاس شوربے یا یخنی کا پہاڑ ہوگا اور ایک پہاڑ اس گوشت کا جو ہڈی پر سے اتار کر کھایا جاتا ہے' یہ گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔''

اس وقت دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کو مختلف مراحل سے گزار کر محفوظ رکھنے کے لئے مستقل ایک عالمی ادارہ قائم ہے، جو فوڈ پروسیسنگ اینڈ پریزرویشن (Food Processing and Preservation) کے نام سے 1809 سے کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کا کام کھانے پینے کی چیزوں کو جدید سے جدید طریقے سے ذخیرہ کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔ اس حوالے سے یہ ادارہ اب تک بہت سے مختلف طریقے ایجاد کر چکا ہے جن کا مشاہدہ آپ بازاروں میں روز کرتے رہتے ہیں۔

انہیں طریقوں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں کھانوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر گرم رکھ کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ جن میں' سوپ' چٹنیاں' سبزیاں' گوشت' مچھلی اور ڈیری سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ وہ گوشت گرم ہوگا اور پھر یہ فرمانا کہ ''ٹھنڈا نہیں ہوگا'' اپنے اندر بڑی گہرائی لئے ہوئے ہے۔

## دجال کے جنت اور دوزخ:

① حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے' اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔''[1]

---

① صحیح مسلم' باب ذکر الدجال وصفته ومامعه' رقم الحدیث 2934 رقم الصفحة 2248 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی ' بیروت)( سنن ابن ماجة باب فتنة الدجال وخروج عیسی بن مریم وخروج یاجوج وماجوج رقم الحدیث 4071 رقم الصفحة 1353 الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر' بیروت)( مسند احمد رقم الحدیث 23298 رقم الصفحة 383 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة' مصر) ( الایمان لابن مندة رقم الحدیث 1038 رقم الصفحة 942 الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1532 رقم الصفحة 547 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما ایک جگہ تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال کے پاس جو کچھ ہوگا اس کو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس ایک نہر آگ کی ہوگی اور ایک نہر پانی کی۔ بیشک اس کا پانی آگ ہوگی اور اس کی آگ پانی ہوگا۔ لہٰذا تم میں سے اگر کسی کا اس سے واسطہ پڑے اور وہ پانی پینا چاہئے تو اس کی آگ میں سے پئے کیونکہ وہ آگ حقیقتاً پانی ہی ہوگی۔''

یہ سن کر ابو مسعود نے فرمایا:

''میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔''[1]

③ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے پاس جو کچھ ہوگا میں اس کو دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ، لہٰذا اگر کوئی شخص اس کو پالے تو وہ اس نہر کے پاس جائے جو آگ نظر آرہی ہو اور

---

[1] صحیح مسلم' باب ذکر الدجال وصفته ومامعه ' رقم الحديث 2935 رقم الصفحة 2250 الجزء الرابع ' مطبوعة دار احياء التراث العربي' بيروت)(سنن ابوداود باب خروج الدجال رقم الحديث 4315 رقم الصفحة 115 الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر بيروت)(صحيح ابن حبان رقم الحديث 6799 رقم الصفحة 209 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)(المستدرک علی الصحيحين' رقم الحديث 8507 رقم الصفحة 536 الجزء الرابع' مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)(مسند ابی شيبة رقم الحديث 37472 رقم الصفحة 490 الجزء السابع' مطبوعة مكتبة الرشد ' الرياض)(معتصر المختصر' رقم الصفحة 218 الجزء الثانی ' مطبوعة مكتبة المتنبی القاهرة) (مسند البزار 4-9' رقم الحديث 2859 رقم الصفحة 274 الجزء السابع ' مطبوعة مكتبة العولم والحكم' المدينة)( المعجم الاوسط' رقم الحديث 2503 رقم الصفحة 67 الجزء الثالث' مطبوعة دار الحرمين ' القاهرة)( مسند احمد ' رقم الحديث 23386 رقم الصفحة 393 الجزء الخامس ' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( المعجم الكبير رقم الحديث 646 رقم الصفحة 233 الجزء السادس عشر' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' الموصل)( تاول مختلف الحديث' رقم الصفحة 186 الجزء الاول ' مطبوعة دار الجيل ' بيروت)( الايمان لابن مندة' رقم الحديث 1032 رقم الصفحة 939 الجزء الثانی' مطبوعة موسة الرسالة ' بيروت.

آنکھیں بند کر لے، پھر سر کو نیچے کر کے اس سے پی لے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بیشک دجال کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے جس پر ناخنہ کی طرح سخت چیز ہوگی۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اوران پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔''[1]

④ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ونار أ فامَا الَذِی یَرَ النَاسُ أ نَها النَارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ واَمّاالَذی یَرَالنَّاسُ أنّہ ماءٌ بار دٌ فَنَار تُحرِ قُ فَمَن أدرَکَ مِنکُم فَلیَقَع فِی الَذِی یَرَی أنَھانارٌ فاِنّه عذبٌ بار د"[2]۔

''دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں وہ جھلسہ دینے والی آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔ سو تم میں جو شخص دجال کو پائے تو وہ اپنے آپ کو اس چیز میں ڈالے جس کو اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔''

ایک حدیث میں دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ کا ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اس کے سامنے جھک جائے گا اس کے لئے دولت اور غذائی اشیاء کی فراوانی ہو جائے گی اور جو اس کے نظام کو نہیں مانے گا اس پر ہر قسم کی پابندی لگا کر ان پر آگ برسائے گا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ دجال کے آنے سے پہلے اس کا فتنہ شروع ہو جائے گا۔ افغانستان اور عراق پر آگ کی بارش اسی کے ایک چیلے کی کارستانی ہے۔ جن لوگوں نے ابلیسی قوتوں کی بات مان لی ان پر ڈالروں کی بارش کی جارہی ہے۔

⑤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحیح مسلم ' باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ' رقم الحدیث 2934 رقم الصفحۃ 2249 الجزء الرابع مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی ' بیروت.

② الصحیح البخاری، جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۱۲۷۲.

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلو میٹر فی سیکنڈ۔اس طرح اس کی رفتار 295200 کلو میٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یا رب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں

سارے جہانوں کا رب ہوں۔" تو لوگ اس کو کہیں گے: "تو جھوٹا ہے۔" اس پر حضرت عیسی علیہ السلام کہیں گے: "لوگوں نے سچ کہا۔"[1]

## یوم الخلاص:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اب تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو دجال کے فتنہ سے خوف دلاتے رہے ہیں۔ اب میں چونکہ تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو اس لئے دجال تم ہی لوگوں میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا لیکن وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لئے ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جانب سے اس کا محافظ ہو۔ سنو! دجال شام و عراق کے درمیان خلہ نامی جگہ سے نکلے گا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی وہ حالت بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بیان کی۔ پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) کہے گا: "میں خدا ہوں۔" حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (تو پھر دجال کیسے خدا ہوا؟) اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب کانا بھی نہیں، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن خواہ عالم ہو یا جاہل ہر شخص پڑھ سکے گا۔ اس کے ساتھ دوزخ اور جنت بھی ہوگی لیکن حقیقت میں جنت دوزخ ہوگی اور دوزخ جنت ہوگی۔ جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے اسے چاہیے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے (اس کی برکت سے) وہ دوزخ اس کے لئے ایسا ہی باغ ہو جائے گی جیسے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے

---

① الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر: 2، صفحہ نمبر: 443.

کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: ''اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو کیا تو مجھے خدا مانے گا؟'' وہ کہے گا: ''ہاں۔'' تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں نمودار ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک شخص کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا: ''دیکھو میں اس شخص کو اب دوبارہ زندہ کرتا ہوں کیا کوئی پھر بھی میرے علاوہ کسی اور کو رب مانے گا؟'' خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا: ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا: ''میرا رب اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو تیرے دجال ہونے کا مجھے کامل یقین ہوگیا۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے، کوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا' سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔''

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔ ایک روز ان کا امام (امام مہدی) لوگوں کو صبح

کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: ''یہ حق تمہارا ہی ہے اس لیے کہ تمہارے لیے ہی تکبیر کہی گئی ہے لہٰذا تم ہی نماز پڑھاؤ۔'' وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے: ''دروازہ کھول دو۔'' اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے ہوگا۔ ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز و سامان اور ایک چادر ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی نمک میں پگھلتا ہے اور آپ کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے: ''تجھے میرے ہی ہاتھ سے چوٹ کھا کر مرنا ہے تو پھر اب بھاگ کر کہاں جائے گا۔'' آخر کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جس کے پیچھے یہودی چھپے اور وہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں نہ بتائے۔ چاہے وہ شجر ہو یا حجر یا کوئی جانور، ہر شے کہے گی: ''اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ دیکھ یہ رہا یہودی یہ میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آ کر قتل کر۔'' سوائے غرقد درخت کے کہ وہ انہی میں سے ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دجال چالیس برس تک رہے گا۔ جس میں سے ایک برس چھ ماہ کے برابر، ایک برس ایک مہینہ کے برابر، ایک برس ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے گزر جائیں گے جیسے ہوا میں چنگاڑی اڑ جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مدینہ منورہ کے ایک دروازہ پر ہوگا تو اسے دوسرے دروازے پر پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔''

لوگوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس طرح بڑے دنوں میں حساب کر کے پڑھتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی حساب کر کے پڑھنا۔''

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت ایک حاکم عادل کی طرح احکام جاری فرمائیں گے۔صلیب (عیسائیوں کا مذہبی نشان) توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، صدقہ لینا معاف کر دیں گے۔اس دور میں نہ بکری پر زکوٰۃ ہوگی نہ اونٹ پر۔لوگوں کے دلوں سے کینہ وحسد اور بغض بالکل اٹھ جائے گا۔ہر قسم کے زہریلے جانوروں کا زہر جاتا رہے گا حتیٰ کہ اگر بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی، بکریوں میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جس طرح محافظ کتا بکریوں میں رہتا ہے۔تمام زمین صلح اور انصاف سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔تمام لوگوں کا ایک کلمہ ہوگا، دنیا سے لڑائی اٹھ جائے گی، قریش کی سلطنت جاتی رہے گی، زمین چاندی کی ایک طشتری کی طرح ہوگی اور اپنے میوے ایسے اگائے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں اگایا کرتی تھی۔اگر انگور کے ایک خوشے پر ایک جماعت جمع ہو جائے گی تو سب شکم سیر ہو جائیں گے، ایک انار بہت سے آدمی پیٹ بھر کر کھالیں گے، بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند درہموں میں ملیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''چونکہ جنگ وغیرہ ہوگی نہیں اس لیے گھوڑے کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔''

انہوں نے عرض کیا:

''بیل کیوں مہنگا ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمام زمین میں کھیتی ہوگی، کہیں بنجر زمین میں نہ ہوگی اور دجال کے ظہور سے پہلے تین سال تک قحط ہوگا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو تہائی بارش روکنے اور دو تہائی پیداوار روکنے کا حکم دے گا، تیسرے سال اسے حکم ہوگا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ برسائے نہ زمین کچھ اُگائے پھر ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔''

صحابہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! پھر لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''مومنین کے لئے تسبیح وتہلیل اور تکبیر ہی غذا کا کام دے گی۔ کسی مومن کو کھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔''[1]

اس حدیث کے چند پہلوں پر غور کریں:

آج کل شعبدہ باز لوگ راہ چلتے چند کرتب دکھا کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں اور ان سے داد تحسین کے ساتھ ساتھ مال بھی بٹور لیتے ہیں۔ تو قحط اور بھوک کے زمانے میں آسمان سے بارش برسا لینا اور زمین سے اناج اگا لینا

---

① سنن ابن ماجة ' باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم وخروج ياجوج وماجوج' رقم الحديث 4077 رقم الصفحة 1359 الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر' بيروت)( مسند روياني رقم الحديث 1239 رقم الصفحة 295 الجزء الثاني مطبوعة موسة قرطبة قاهره)(مسند الشامين ' رقم الحديث 861 رقم الصفحة 28 الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة بيروت)(الاحاد والمثاني ' رقم الحديث 1249 رقم الصفحة 447 الجزء الثاني مطبوعةدارالراية رياض)( المعجم الكبير' رقم الحديث 7644 رقم الصفحة 146 الجزء الثامن مطبوعة مكتبة العلوم والحكم موصل)( السنة لابن ابي عاصم' رقم الحديث 391 رقم الصفحة 171 الجزء الاول مطبوعة المكتب الاسلامي ' بيروت)( فضائل بيت المقدس' باب مقام المسلمين بيت المقدس وقت خروج الدجال وحصاره لهم بها' رقم الحديث 37 رقم الصفحة الجزء الاول مطبوعة دارالفكر' سورية.

واقعی خدائی کا دعویٰ کرنے والے کے لئے بہت اہمیت کی حامل چیز ہوگی۔ ابھی حال ہی میں یہودیوں نے روئی کی کاشت کے لئے ایک ایسا بیج بنایا ہے کہ وہ جس زمین میں ایک دفعہ بودیا جائے تو غالباً سو سال تک اس زمین میں روئی کا کوئی دوسرا بیج کارگر نہ ہوگا۔ اس سائنسی تجربے کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس قحط اور بھوک کے زمانے میں دجال کے پاس بھی اناج کے ایسے بیج ہوں جنہیں وہ جس زمین میں چاہے بوکر آسمان سے مصنوعی بارش برسا کر اسے لوگوں پر اپنی خدائی کی دلیل کے طور پر پیش کرے اور اپنے اوپر ایمان لانے کے لئے کہے تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

مذکورہ حدیث میں غرقد کو شجرالیہود کہا گیا ہے۔ غرقد ایک درخت کا نام ہے۔ اسے یہودیوں کے بعض جہلاء پوجتے بھی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وادی طویٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی درخت سے رب تبارک وتعالیٰ نے پکارا تھا اور یہی درخت کلام الٰہی کا مظہر یا مصدر بنا تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ وہ درخت غرقد نہیں بلکہ بیر یا انگور کا درخت تھا۔ بہرحال یہودی اس درخت کی بہت تعظیم کرتے ہیں، اس لیے اسے ''یہودی درخت'' کہا جاتا ہے۔ قارئین میں سے بہت کم لوگوں کے علم میں یہ بات ہوگی کہ آج کل دنیا کے دیگر ممالک کی طرح اسرائیل میں بھی بہار کے موسم میں جو شجرکاری کی مہم چلائی جاتی ہے اس میں یہ غرقد درخت ہی کثرت سے لگایا جاتا ہے۔ یہ یہودی دنیا میں صدیوں سے ہیں اور دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں رہ چکے ہیں لیکن کہیں بھی انہوں نے غرقد نہیں اُگائے۔ آج انہیں اسکی ضرورت کیوں پیش آگئی؟ اس لئے کہ اب انہیں بھی وہ دن قریب نظر آرہا ہے جس دن ان کے ظلم وستم کی شام ہوگی اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے کونے کھدرے میں چھپتے پھر رہے ہوں گے لیکن ہمارے نبی ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق انہیں خشکی وتری یا فضا میں کہیں کوئی

جائے پناہ نہیں ملے گی۔ تب انہیں ان کا یہ یہودی درخت ہی پناہ دے گا۔ اس لیے یہ اس درخت کو زیادہ سے زیادہ اُگا رہے ہیں تاکہ وقت ضرورت کام آسکیں۔ لیکن قارئین گرامی! یہ یہودی غرقد کا پودا لگاتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ مسلمانوں کے نبی حضرت محمد ﷺ نے انہیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اُس وقت غرقد درخت میں یہودی پناہ لیے ہوئے مل سکتا ہے لہٰذا مسلمانوں نے یہ بات اچھی طرح گرہ باندھ لی ہے۔ اس لیے اب وہ وقت جب بھی آیا مسلمان ان یہودیوں کو ادھر ادھر تو بعد میں تلاش کریں گے غرقد درخت کو پہلے اُدھیڑیں گے۔

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"لا تقوم الساعة حتی یقاتکل المسلمون الیهود فیقتلهم المسلمون حتی یختبی الیهود من ورائهم والشجر فیقول الحجر او الشجر یامسلم یاعبداللہ هذا یهودی خلفی فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجرة الیهود"**[1]

"قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر اور درخت یوں کہے گا: "اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آ! میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال۔ مگر غرقد نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔"

یہودیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ بے جان چیزوں کو بھی زبان عطا فرما دے گا اور وہ بھی ان کے خلاف گواہی دیں گی۔ یہودیوں کا شر اور فتنہ صرف انسانیت کے لئے ہی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ ان کی ناپاک حرکتوں کے اثرات بے جان چیزوں پر بھی پڑے ہیں۔ صنعتی

---

① الصحیح المسلم، جلد نمبر: 4، صفحہ نمبر: 2239.

انقلاب کے نام پر ماحولیات (Environment) کو خراب کر کے جنگلات تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اللہ کی دشمن اس قوم نے جس طرح دنیا کو جنگوں کی بھٹی میں جھونکا ہے اس کے اثرات سے زمین کا ذرہ ذرہ متاثر ہوا ہے۔

اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے اسی وقت سے وہاں غرقد کے درخت لگانے شروع کیے ہیں اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگاتے ہیں۔

فروری 2000ء میں اسرائیل نے انڈیا کو شجر کاری کی مہم کے لیے فنڈ دیا۔ آپ کو اس بات سے ضرور تعجب ہوگا کہ آج تک نو سالوں میں اسرائیل کے فنڈ سے انڈیا میں سب سے زیادہ لگائے جانے والے درخت غرقد کے ہی ہیں۔ شجر کاری کی اس مہم پر اسرائیل لاکھوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔

## تشہد کی دعا:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذاتَشَھّدَاَحدکم فَلیَستَعِذباللهِ مِن اَربَع یَقولُ اَللّٰھُمّ اِنّی أعُوذُبِکَ مِن عَذَابِ جَھَنّمَ وَمِن عَذَابِ القَبرِوَمِن فِتنَةِ المَحیَاوَالمَمَاتِ وَمِن شَرّ فِتنَةِ المَسِیحِ الدّجّالِ"[1]

"جب تم میں سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے اور کہے:

" اَللّٰھُمّ اِنّی اَعُوذُبِکَ مِن عَذَابِ جَھَنّمَ وَمِن عَذَابِ القَبرِوَمِن فِتنَةِ المَحیَاوَالمَمَاتِ وَمِن شَرّ فِتنَةِ المَسِیحِ الدّجّالِ"

"اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے،

---

[1] صحیح مسلم، ج:۱،ص:۲۱۲۔

موت وحیات کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''[1]

## سورۃ کہف کی ابتدائی وآخری آیات:

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جو دجال کے فتنہ میں مبتلا ہوا اور صبر کرے وہ فتنہ میں نہ پڑے گا' نہ زندگی میں نہ موت کے بعد۔ جس کا اس سے واسطہ پڑا اور اس نے دجال کی پیروی نہیں کی تو اس کے لئے جنت لازم ہوگئی۔ جو بھی شخص مخلص ہوگا وہ دجال کو ایک مرتبہ جھٹلائے گا اور دجال سے کہے گا کہ تو دجال ہی ہے۔ اس کے بعد وہ سورہ کہف کی آخری آیات یا ابتدائی آیات پڑھے گا تو دجال اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا کیونکہ یہ آیتیں دجال کے ظلم سے بچنے کے لئے پناہ گاہ کا کام دیں گی۔ لہٰذا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنا ایمان دجال کے فتنوں سے اور اس کی چھوٹی برائیوں سے بچا کر نجات پا گیا۔ دجال کا مقابلہ امت محمدیہ میں وہ لوگ کریں گے جو صحابہ کرام کی طرح اس وقت روئے زمین پر بہترین لوگ ہوں گے۔''[2]

## شبہاتِ دجال:

① حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو دجال کے متعلق سنے تو چاہئے کہ اس سے دور بھاگے کیونکہ اس کے پاس اگر ایسا شخص بھی جائے گا جو اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہوگا تو وہ بھی اس کا پیروکار ہو جائے گا، اس لیے

---

① مسلم شریف، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۲۱۲۔

② الفتن لنعيم بن حماد' خروج الدجال وسيرته وما يجرى على يديه من الفساد رقم الحديث1524رقم الصفحة 540الجزء الثانى مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة)(الفتن لنعيم بن حماد' خروج الدجال وسيرته ومايجرى على يديه من الفساد ' رقم الحديث1535رقم الصفحة 547الجزء الثانى ' مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة)(مصنف ابن ابى شيبه رقم الحديث37537رقم. الصفحه 500الجزء السابع ' مطبوعة مكتبة الرشد' الرياض.

کہ وہ ایسے ہی شبہات لے کر کھڑا ہوگا۔[1]

دجال اور جادو: دجال کے پاس تمام شیطانی اور جادوئی قوتیں ہوں گی۔ جادو کو ابھی سے ایک نئے انداز میں متعارف کرایا جارہا ہے۔ بڑے شہروں میں باقاعدہ جادو کے اسٹیج شو منعقد کرائے جارہے ہیں۔ نیز دنیا کے بڑے جادوگر اس وقت یہودیوں میں موجود ہیں جنہوں نے جادو کے علم میں انتہائی ترقی کی ہے۔ ان میں کئی بڑے سیاست دان اور دنیا کے بڑے بڑے تاجر بھی جادوگر ہیں۔ جادو کی مختلف قسم کے نشانات تمام دنیا میں گھر گھر پہنچ چکے ہیں مثلاً: چھ کونوں والا داؤدی ستارہ، پانچ کونوں والا ستارہ' لہر کا نشان جو پیپسی کی بوتل پر بنا ہوتا ہے، سانپ کے طرز کی سیڑھی' ایک آنکھ اور شطرنج کا نشان وغیرہ۔ ہر نشان کی تاثیر الگ ہے۔ مثلاً: پانچ کونوں والے ستارے میں کسی کا نام لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر ایک منتر پڑھا جاتا ہے ان کے بقول اس کی تاثیر ہلاکت ہے۔

دجال اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک امتحان وآزمائش ہوگا تاکہ ایمان والوں کو پرکھا جائے کہ وہ اللہ کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ سو جو اس امتحان میں کامیاب ہوجائے گا اس کے لئے اللہ نے بہت زیادہ درجات رکھے ہیں۔ اس لئے دجال کو ہر قسم کے وسائل دیئے گئے ہوں گے۔ جن میں شیطانی وسائل سے لیکر تمام انسانی و مادی وسائل شامل ہوں گے۔

دور جدید کی ایجادات، مغربی سائنسی تجربات وتحقیقات کے پس پردہ حقائق کا اگر ہم پتہ لگائیں تو یہ بات باآسانی سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ تمام کوششیں اسی ابلیسی مشن کو پورا

---

[1] سنن ابوداؤد ' باب خروج الدجال' رقم الحديث 4 3 1 9 رقم الصفحة 6 1 1 الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر' بيروت)( المستدرك على الصحيحين رقم الحديث 8615 رقم الصفحة 876 الجزء الرابع ' مطبوعة مكتبة دار الكتب العلمية' بيروت)( مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث 37459 رقم الصفحة 488 الجزء السابع' مطبوعة مكتبة الرشد' الرياض)(مسند البزار 4-9' رقم الحديث 3590 رقم الصفحة 3 6 الجزء التاسع' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' المدينة)( تهذيب الكمال' رقم الحديث 4866 رقم الصفحة 569 الجزء الثالث والعشرون)( المحلى ' 89 مسالة وان الدجال سياتی وهو كافر اعور ممحوق' رقم الصفحة 50 الجزء الاول ' مطبوعة دار الافاق الجديدة' بيروت.

کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

② حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَن سَمِعَ بِالدَجالِ فَليَنا عَنهُ فَوَاللهِ اِن الرَّجُلَ لَيأتِيه وَهُوَيَحسِبُ أنه مُؤ مِنٌ فَيَتَّبِعُه مِمَا يُبعَثُ به مِن الشُبُهَاتِ"[1]

"جو شخص دجال کے آنے کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! آدمی دجال کے پاس آئے گا اور وہ اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کر لے گا۔ کیونکہ جو چیز اس (دجال) کو دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائے گا۔"

دجال کا فتنہ مال، حسن، قوت، غرض تمام چیزوں کا ہوگا اور دنیا اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ شہر میں ہوتی ہے۔ شہروں سے جو جگہ جتنی دور دراز ہوگی وہاں اس کا فتنہ اتنا ہی کم ہوگا۔ اس بات کی طرف ام حرام رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بھی اشارہ ہے۔ فرمایا:

"لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔"

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) ہوگا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: "میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟" چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: "تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟" تو لوگ کہیں گے: "ہاں۔" چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس

① سنن ابی داؤد: حدیث نمبر: ۴۷۶۳۔

کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یا رب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسی علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔'' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف

آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جارہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کرسکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کردو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کردوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کردے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کردے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث

کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)''[1]

## دجال کے چالیس یوم:

① حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''ظہور دجال کے وقت اگر میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس پر حجت قائم کروں گا اور اگر اس وقت میں تم میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور میرے بعد بھی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا وارث ہے۔ تم میں سے جو شخص اسے پائے وہ سورہ کہف کی ابتدائی (دس) آیتیں پڑھے کیونکہ یہ اس کے فتنے سے بچاؤ ہیں۔''

① الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟''

فرمایا چالیس دن۔ پہلا دن سال کی طرح' دوسرا دن مہینہ کی طرح اور تیسرا دن ہفتہ کی طرح اور باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے۔''[1]

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) ہوگا۔وہ اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)،وہ کہے گا:''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟''چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔وہ کہے گا:''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟''تو لوگ کہیں گے:''ہاں۔''چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔''[2]

## عربوں میں طاقتوروں کی کمی:

① حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

''لوگ دجال سے بچ بچا کر بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔''

ام شریک نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① سنن ابوداؤد' باب خروج الدجال رقم الحديث4321رقم الصفحة 117الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر' بيروت.

② الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر:2،صفحہ نمبر:443.

''وہ کم ہوں گے۔''[1]

② ام شریک بنت ابی العسکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا' سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔''

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔''

③ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لیفرن الناس من الدجال فی الجبال قالت ام شریک یا رسول

---

[1] صحیح مسلم' باب فی بقیة من احادیث الدجال' رقم الحدیث 2945 رقم الصفحة 2266 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت)(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6797 رقم الصفحة 208 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة بیروت)(سنن الترمذی' رقم الحدیث 3930 رقم الصفحة 724 الجزء الخامس مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت.

فاین العرب یومئذ قال ھم قلیل."[1]

"لوگ دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔

"ام شریک نے پوچھا: "یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تھوڑے ہوں گے۔"

جس وقت نبی کریم ﷺ فتنہ دجال کا بیان فرما رہے تھے اور اس کے غلط دعووں کا ذکر کر رہے تھے تو ام شریک رضی اللہ عنہا نے جو سوال کیا ان کا مطلب یہ تھا کہ عرب تو حق پر جان دینے والے لوگ ہیں اور وہ ہر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں پھر ان کے ہوتے ہوئے دجال یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جو جواب دیا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ام شریک وہ عرب اس وقت بہت تھوڑے ہوں گے جن کی شان جہاد کرنا ہوگی۔ ورنہ تعداد کے اعتبار سے تو عرب بہت ہوں گے لیکن وہ عرب جن کا تم سوال کر رہی ہو وہ کم ہوں گے۔

## منبر پر دجال کا ذکر:

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب صخری کی فوج مضبوط ہو جائے گی تو اچانک ایک منادی ندا کرے گا: "خبردار! دجال نکل آیا ہے۔" انہوں نے کہا: "پھر ان سے صعب بن جثامہ نے ملاقات کر کے کہا کہ اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ نہ ہوتا تو میں تمہیں خبر دیتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک لوگ اس کے ذکر سے غافل نہیں ہو جاتے اور جب تک آئمہ منبروں پر اس کے ذکر کو نہ چھوڑ دیں۔[2]

---

[1] الصحیح المسلم' جلدنمبر :4' صفحہ نمبر 2266.

[2] مجمع الزوائد' باب لایخرج الدجال حتی یذھل الناس عن ذکرہ' رقم الصفحة 335 الجزء السابع مطبوعة دارالریان للتراث' القاھرۃ)(مسند احمد' رقم الصفحة 71الجزء الرابع' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)(مسند الشامیین' رقم الحدیث 992رقم الصفحة102 الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( تھذیب التھذیب' رقم الحدیث736رقم الصفحة369 الجزء الرابع' مطبوعة دارالفکر' بیروت.

## مکہ و مدینہ کی حفاظت:

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہ کر دے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اور یہ اس لئے کہ ان دونوں شہروں کے ہر راستہ میں فرشتے صف بستہ حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین (زلزلہ کے) جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس شہر سے) نکال دے گا۔''[1]

② حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مدینہ منورہ کے اندر دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا' ان دنوں اس کے ساتھ دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔''[2]

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب دجال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت

---

① صحیح بخاری ' باب لایدخل الدجال المدینة رقم الحدیث 1782رقم الصفحہ 665الجزء الثانی مطبوعة دارابن کثیر' الیمامة' بیروت)( صحیح مسلم' باب قصة الجساسة ' رقم الحدیث 2943رقم الصفحة 2265الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی ' بیروت)( صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6803رقم الصفحة 214الجزء الخامس العشر مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( السنن الکبریٰ ' رقم الحدیث 4274رقم الصفحة485الجزء الثانی مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( مسند احمد رقم الحدیث13009رقم الصفحة 191الجزء الثالث مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)(السنن الواردة فی الفتن' رقم الحدیث 638رقم الصفحة1163الجز السادس مطبوعة دار العاصمة ' الریاض)( المحلی رقم الصفحة 281الجزء السابع مطبوعة دار الافاق الجدیدة بیروت.

② صحیح بخاری' باب ذکر الدجال رقم الحدیث6707رقم الصفحة 2606 الجزء السادس مطبوعة دار ابن کثیر' یمامة بیروت.

عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔'' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔''[1]

④ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**" لایدخل المدینة رعب المسیح الدجال لهایومئذسبعة ابواب علی کل باب ملکان"**

''مدینے میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔''

⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"مامن بلد الاسید خله الدجال الا الحرمین مکة والمدینة وانه لیس بلدالا سیدخله رعب المسیح الاالمدینة علی کل نقب من انقابها یومئذ ملکان یذبان عنها رعب المسیح"**[2]

---

[1] الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر:2،صفحہ نمبر:443.

[2] المستدرک علی الصحیحین ' جلدنمبر 4،صفحہ نمبر 584.

''کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال داخل نہ ہو، سوائے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ کے اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مسیح (دجال) کا رعب نہ پہنچ جائے سوائے مدینے کے۔ اس کے ہر راستے پر اس دن دو فرشتے ہوں گے جو مسیح (دجال) کے رعب کو مدینے میں داخل ہونے سے روک رہے ہوں گے۔''

⑥ حضرت ابن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں سے خطاب کیا۔ چنانچہ تین مرتبہ فرمایا:

''یوم الخلاص ومایوم الخلاص یوم الخلاص وما یوم الخلاص''

''خلاصی کا دن۔ کیا ہے خلاصی کا دن۔ خلاصی کا دن۔ کیا ہے خلاصی کا دن۔''

کسی نے پوچھا:

''یہ یوم الخلاص کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال آئے گا اور اُحد کے پہاڑ پر اُترے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا: ''کیا اس قصرِ ابیض (سفید محل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد کی مسجد ہے۔'' پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ایک فرشتے کو مقرر پائے گا۔ چنانچہ وہ سبخۃ الجرف کی جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا پھر مدینہ منورہ کو تین جھٹکے لگیں گے جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اسکے ساتھ چلے جائیں گے۔ اس طرح مدینہ پاک ہو جائے گا اور یہی یوم الخلاص (چھٹکارے یا نجات کا دن ہوگا) ہے۔''[1]

دجال جب مسجد نبوی کو دیکھے گا تو اس کو قصر ابیض یعنی سفید محل کہے گا۔ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات فرما رہے ہیں اس وقت مسجد نبوی بالکل سادہ مٹی اور گارے کی بنی ہوئی تھی اور اب مسجد نبوی کو اگر دور سے یا کسی اونچی جگہ سے دیکھا جائے تو یہ دیگر عمارتوں کے

---

[1] مستدرک علی الصحیحین، ج:۴، ص:۲۸۵۔

درمیان بالکل کسی محل کے مانند لگتی ہے۔

## دجال اور حضرت خضر:

① حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے متعلق بتایا اور جو کچھ ہمیں بتایا اس میں یہ بھی ہے کہ دجال آئے گا اور اس پر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ پھر اس کے پاس ایک آدمی جائے گا جو اس دن لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا یا فرمایا کہ سب سے بہتر لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کا قصہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔''

اب دجال لوگوں سے کہے گا:

''تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو تم اس معاملہ میں شک کرو گے؟ (تب تو مجھے خدا مان لو گے نا؟)''

لوگ کہیں گے:

''کیوں نہیں۔''

چنانچہ وہ اسے قتل کر کے زندہ کر دے گا اور وہ شخص زندہ ہو کر کہے گا:

''خدا کی قسم! تیرے متعلق میری بصیرت جتنی اب ہو گئی ہے اُتنی پہلے نہ تھی۔''

پھر دجال اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

حضرت ابوسعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا:

''وہ شخص جس کو دجال قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔''[①]

② حضرت عمران بن حدیر ابی مجلز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب دجال آئے گا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت اس سے قتال کرے

① صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6801 رقم الصفحة 211 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت.

گی' ایک جماعت (میدان جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اس کے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف چالیس راتیں پہاڑ کی چوٹیوں میں ڈٹا رہا، اس کو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا اور جو نماز پڑھنے والے اس کی حمایت کریں گے یہ اکثر وہ لوگ ہوں گے جو بال بچوں والے ہوں گے' وہ کہیں گے: ''ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لڑنے کے لئے) اپنے گھر بار کو نہیں چھوڑ سکتے۔'' سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اسی کے ساتھ (شامل) ہو گا۔ اس (دجال) کے لئے دو زمینوں کو تابع کر دیا جائے گا' ایک بدترین قحط کا شکار زمین (جس کو) وہ کہے گا کہ یہ جہنم ہے اور دوسری سرسبز و شاداب زمین جسے وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے۔ ایمان والوں کو (اللہ کی جانب سے) آزمایا جائے گا۔ بالآخر ایک مسلمان کہے گا: ''اللہ کی قسم اس صورت حال کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ میں اس کے خلاف بغاوت کرتا ہوں جو خود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ میرا رب ہے۔ اگر وہ (حقیقتاً) میرا رب ہے تو میں اس پر غالب نہیں آ سکتا' (ہاں البتہ) میں جس حالت میں ہوں اس سے نجات پا لوں گا۔ (یعنی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے جو کوفت ہو رہی ہے جان دے کر اس سے نجات مل جائے گی)۔'' چنانچہ مسلمان اس سے کہیں گے: ''تو اللہ سے ڈر! یہ تو مصیبت ہے۔'' اس پر وہ ان کی بات ماننے سے انکار کر دے گا اور اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔ سو جب یہ ایمان والا اس کو غور سے دیکھے گا تو اس کے خلاف گمراہی' کفر اور جھوٹ کو گواہی دے گا۔ یہ سن کر کانا (دجال حقارت سے) کہے گا: ''اس کو دیکھو جس کو میں نے پیدا کیا اور ہدایت دی یہی مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے۔ (لوگو) تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تم پھر بھی میرے بارے میں شک کرو گے؟'' لوگ کہیں گے: ''نہیں۔'' اس کے بعد دجال اس (نوجوان) پر ایک وار کرے گا جس کے نتیجے میں اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے' پھر اس کو دوسری ضرب لگائے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس ایمان والے کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے گا اور وہ دجال کے خلاف کفر اور جھوٹ کی

گمراہی دے گا اور اس نوجوان کے علاوہ دجال کو کسی اور کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت نہیں دی جائے گی۔ پھر دجال کہے گا: ''اس کو دیکھو میں نے اس کو قتل کیا پھر زندہ کر دیا (پھر بھی) یہ مجھے برا بھلا کہتا ہے۔'' کانے (دجال) کے پاس ایک چھری (یا کوئی خاص کاٹنے والی چیز) ہوگی' وہ اس مسلمان کو کاٹنا چاہے گا تو تانبا اس کے اور چھری کے درمیان حائل ہو جائے گا اور چھری اس مسلمان پر اثر نہیں کرے گی۔ چنانچہ کانا دجال اس کو پکڑ کر اٹھائے گا اور کہے گا: ''اس کو آگ میں ڈال دو۔'' تو اس کو اسی قحط زدہ زمین میں ڈالدیا جائے گا جس کو وہ (دجال) آگ سمجھتا ہوگا۔ حالانکہ وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ چنانچہ وہ مومن جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔''[1]

دجال کا کفر دیکھ کر بہت سے لوگ خاموش تماشائی بنے ہوں گے۔ ایک نوجوان یہ سب برداشت نہیں کر پائے گا اور دجال کے خلاف بغاوت کرے گا۔ مصلحت پسند اور نام نہاد دانشور اس کو سمجھائیں گے کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ حقیقت پسندی سے کام لو لیکن جن کے دلوں کا تعلق عرش الٰہی سے جڑ جائے وہ پھر دیوانے بن جاتے ہیں اور ہر طاغوت سے بغاوت ہی ان کا مذہب قرار پاتی ہے۔ سو یہ جوان بھی دجال کے کفر کو سرعام للکارے گا۔

③ حضرت نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا۔ بیان کرتے وقت آپ کی آواز کبھی ہلکی ہوتی تھی' کبھی بلند ہو جاتی حتی کہ (ایسا انداز بیان تھا کہ) ہم کو ایسا گمان ہوا کہ دجال کھجوروں کے باغ میں ہو۔ پھر جب ہم شام کو آپ کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں پر خوف کے اثرات دیکھتے ہوئے فرمایا: ''کیا ہوا؟'' ہم نے کہا: ''یارسول اللہ! آپ نے دجال کا بیان کیا، آپ کی آواز کبھی بلند ہوتی تھی اور کبھی پست ہوتی تھی' چنانچہ ہمیں یوں گمان ہوا گویا دجال کھجور کے باغ میں ہو۔'' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو تم میں سے ہر ایک اپنا ذمہ دار ہوگا

① السنن الواردة في الفتن، جلدنمبر :6،صفحه نمبر :1178.

اور اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ (دجال) کڑیل جوان ہوگا اس کی آنکھ پچکی ہوئی ہوگی' وہ عبدالعزیٰ ابن قطن کی طرح ہوگا۔ تم میں سے جو بھی اس کو پائے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ اس راستے سے آئے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! (اس کے مقابلے میں) ثابت قدم رہنا۔'' ہم نے کہا: ''یارسول اللہ! وہ دنیا میں کتنے دن رہے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس دن۔ (پہلا) ایک دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے: کہا ''یارسول اللہ! اس کے سفر کی رفتار کیا ہوگی؟'' فرمایا: ''اس بارش کی رفتار کی طرح جس کو ہوا اڑا لے جاتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو (اپنے آپ کو خدا ماننے کی) دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے لہٰذا دجال (ان سے خوش ہوکر) آسمان کو حکم کرے گا جس کے نتیجے میں بارش ہوگی اور زمین کو حکم کرے گا تو وہ پیداوار اگائے گی۔ سو جب شام کو ان کے مویشی واپس آئیں گے تو (پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے) ان کی کوہانیں اٹھی ہوئی ہوں گی اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پیر (زیادہ کھا لینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہوں گے۔ پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کا انکار کر دیں گے۔ چنانچہ دجال ان کے پاس سے (ناراض ہوکر) واپس چلا جائے گا۔ جس کے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے اور ان کے مال و دولت میں سے کوئی چیز بھی ان کے پاس نہ بچے گی۔ (دجال) ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ زمین کے خزانے (نکل کر) اس طرح اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلا کرتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار سے وار کر کے اس کو دو ٹکڑے کر دے گا۔ دونوں ٹکڑے اتنی دور جا کر گرینگے جتنا دور ہدف پر مارا جانے والا تیر جا کر گرتا ہے۔ پھر دجال اس کو (مقتول) جوان کو پکارے گا تو وہ اٹھ کر اس کے پاس آجائے

گا یہ سلسلہ چل ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دے گا۔''[1]

④ مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ دجال اس نوجوان پر پہلے بہت تشدد کرے گا۔ کمر اور پیٹ پر بہت پٹائی کرے گا پھر پوچھے گا کہ اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا: '' تو دجال ہے۔'' پھر دجال اس کو ٹانگوں کے درمیان سے آرے سے چیرنے کا حکم دے گا اور اس کو درمیان سے چیر دیا جائے گا۔ پھر (دجال) اس کو جوڑ کر پوچھے گا کہ اب مانتا ہے مجھ کو؟ وہ کہے گا: ''اب تو مجھے اور یقین ہو گیا (کہ تو دجال ہے)'' پھر وہ نوجوان کہے گا: ''لوگو! میرے بعد دجال کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے بعد دجال اس جوان کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا چنانچہ اس کی پوری گردن کو (اللہ کی جانب سے) تانبے (Copper) کا بنا دیا جائے گا' لہٰذا دجال اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پھر دجال اس کو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اس کو آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اس کو جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'اس نوجوان کی شہادت رب العالمین کے ہاں لوگوں میں افضل شہادت ہوگی۔''[2]

⑤ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اترے گا۔ ایک روز اس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اس وقت سب سے اچھا آدمی ہوگا یا اچھے آدمیوں میں سے

---

① الصحیح المسلم: جلدنمبر 4' صفحہ نمبر 2250.

② الصحیح المسلم :جلدنمبر :4'صفحہ نمبر :2256)(مسندابی یعلی' جلدنمبر :2،صفحہ نمبر : 534

ہوگا۔ وہ کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔'' وہ کہے گا: ''اے لوگو! اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کردوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟'' لوگ کہیں گے: ''نہیں۔'' پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ زندہ ہو کر وہ آدمی کہے گا: ''آج تو مجھے تیرے بارے میں اور بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی ہے۔'' اس پر وہ دجال اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن ان اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔''[1]

وہ شخص مدینہ منورہ کے ایک جید عالم دین ہوں گے۔ اس کے علاوہ سابقہ حدیث کے مطابق وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہی ہوں گے۔ دجال اپنی صلاحیت یا سائنسی کمال کے بعد اس طرح کی باتوں پہ دوبارہ کبھی قدرت حاصل نہ کر سکے گا۔ یہاں یہ بات زیادہ قرین لگتی ہے کہ دجال کے کمالات جادوئی اور سائنسی دونوں قوتوں پر مشتمل ہوں گی۔ جہاں جیسی ضرورت ہوگی وہ اس سے کام لے گا۔

⑥ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد)

---

[1] بخاری، باب لایدخل الدجال المدینة، رقم الحدیث1783رقم الصفحة 664 الجزء الثانی مطبوعة دارابن کثیر، یمامة بیروت)( صحیح مسلم، باب صفحة الدجال وتحریم المدینة علیه وقتله المومن واحیانه، رقم الحدیث2938 رقم الصفحة 2256الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت)( السنن الکبری، منع الدجال من المدینة، بیروت. رقم الحدیث 4275رقم الصفحة 485الجزء الثانی مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت)( صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن البعض الآخرمن الفتن التی تکون مع الدجال ، رقم الحدیث6801 رقم الصفحة 212 الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة، بیروت)( مسند احمد رقم الحدیث11336رقم الصفحة 36الجزء الثالث مطبوعة موسة قرطبة، مصر)( الایمان لابن مندة ، رقم الحدیث 1028رقم الصفحة 936الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة ، بیروت)( الفردوس بماثورالخطاب رقم الحدیث 8705رقم الصفحة 450الجزء الخامس مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت)( غوامض الاسماء المبهمة رقم الصفحة 576الجزء الثانی مطبوعة عالم الکتب، بیروت.

اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نبی کریم ﷺ نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے

والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔''[1]

## ایمان والے کا ایمان:

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''شاید اسے مجھے دیکھنے والوں اور میری بات سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔''[2]

---

[1] الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر :2،صفحہ نمبر :443.

[2] سنن الترمذی ما جاء فی الدجال' رقم الحدیث2234رقم الصفحة 507الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی ' بیروت)( المستدرک علی الصحیحین ' رقم الحدیث 8630 رقم الصفحة 585الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت. الاحادیث المختارة رقم الحدیث 1115رقم الصفحة 314الجزء الثالث مطبوعة مکتبة النهضة الحدیثة مکة)( سنن ابوداؤد' باب ماجاء فی الدجال ' رقم الحدیث4756رقم الصفحة 241الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر' بیروت)( مصنف ابن ابی شیبه' رقم الحدیث 37476رقم الصفحة 490الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد' ریاض)( مسند البزار' رقم الحدیث1280رقم الصفحة 107الجزء الرابع مطبوعة مکتبة العلوم والحکم مدنیة)(مسند ابی یعلی' رقم الحدیث 875رقم الصفحة 178الجزء الثانی مطبوعة دارالمامون للتراث' دمشق)( سیراعلام النبلاء' رقم الصفحة 7الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الحدیث 1036رقم الصفحة 223الجزء الرابع مطبوعة دارالفکر' بیروت)(ضعفاء العقیلی رقم الحدیث817رقم الصفحة 263الجزء الثانی مطبوعة دارالمکتبة العلمیة' بیروت)( تهذیب الکمال رقم الصفحة 9،الجزء 15،مطبوعة موسة الرسالة بیروت.

## روئے زمین کا عظیم ترین فتنہ:

① دجال کا دجل وفریب ہمہ جہت (Multi Dimension) ہوگا۔ جھوٹ' فریب' افواہیں اور پروپیگنڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک وشبہ میں پڑ جائیں گے کہ یہ مسیحا ہے یا دجال؟

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا' اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے لیکن اس کے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کئے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہوجائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہیں کرتا۔ اس کے فتنوں کو شمار کرنا تو مشکل ہے البتہ احادیث کی روشنی میں یہاں مختصر خاکہ پیش کیا جایا ہے کہ اس کا طریقہ کار کس نوعیت کا ہوسکتا ہے؟

دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خون ریز جنگیں اور انسانیت کا قتل عام ہورہا ہوگا۔ بیروزگاری' مہنگائی' معاشرتی ناانصافیوں کا دودورا ہوگا۔ گھروں کا امن وسکون ختم ہوچکا ہوگا۔ ہر طرف برائی کا بول بالا ہوگا اور اچھائی کہیں کہیں نظر آئے گی۔ لوگ ایسے شخص کی بھی تعریف کریں گے جو ناویں فیصد برائیوں میں ملوث ہوگا اور ایک فیصد اچھا کام کرتا ہوگا۔ لوگ عام قائدین سے مایوس ہوکر کسی ایسے نجات دہندہ کی تلاش میں ہوں گے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

اب اس کے چیلے میڈیا یا کسی اور ذریعے سے ایک لیڈر کو انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور ثابت کردیں گے کہ اس نے بیروزگاروں کو روزگار دیا ہے' قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا ہے' مختلف ممالک کے درمیان جاری نفرت وعداوت کو ختم کرکے ان کو محبت وبھائی چارگی کے راستوں پر ڈال دیا ہے۔ دنیا سے شرپسندوں کا خاتمہ کردیا ہے۔ گھر گھر انصاف پہنچا دیا گیا اور اب دنیا کی تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی

ہمدردیاں حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے اگر کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔

پھر دجال پہلے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ یہ سب کرنے کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ پھر آخر میں وہ اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کانے ملعون کے فتنے سے بچائے۔ آمین

② حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی پیدائش سے قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ زمین پر نازل نہیں کیا اور میں نے اس کے بارے میں ایسی بات بتائی جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بتائی۔ وہ یہ کہ دجال گندم گوں اور گھنگریالا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ ممسوخ (مسخ شدہ بدشکل) ہوگی، اس کی آنکھ پر سخت ناخنہ ہوگا۔ وہ مادرزاد اندھے اور برص کی بیماری والے کو درست کر سکے گا اور دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ اس وقت اس سے جس نے کہا: ''میرا رب اللہ ہے۔'' اس پر کوئی فتنہ نہیں اور جس نے کہا کہ تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں پڑ جائے گا جیسا بھی اللہ چاہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام محمد کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی امت میں نازل ہوں گے جو امام، ہدایت یافتہ، حکم اور عادل ہوں گے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔''[1]

③ مسند امام احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو میری مجلس میں حاضر ہوا اور جس نے میری بات سنی تو تم میں سے موجود لوگوں کو چاہئے کہ وہ (ان باتوں کو) ان لوگوں تک پہنچا دے جو اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔''

دجال کا ذکر جس صحابی نے بھی سنا اس پر خوف کا عالم طاری ہو گیا۔ اس بیان کا حق ہی

[1] مجمع الزوائد 'باب ماجاء فی الدجال' رقم الصفحة 335 الجزء السابع مطبوعة دار الريان للتراث' القاهرة.

یہ ہے کہ سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور اس بیان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

④ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دجال کے بارے میں روایت نقل کرنے کے بعد کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اس کو اس لئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو، اس پر عمل کرو اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں۔ لہٰذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس لئے اس کا سخت ترین فتنہ ہے۔''[1]

⑤ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''مابَينَ خَلقِ آدم الى قيامِ السّاعةِ فتنةٌ اكبرعند الله مِن الدجال''[2]

''آدم علیہ السلام کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔''

⑥ صحیح مسلم کی روایت ہے:

'' مابَينَ خلقِ آدمَ اِلىٰ قيامِ الساعةِ خلق اكبرمنَ الدّ جالِ''[3]

⑦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پھر نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے

---

[1] السنن الواردة فی الفتن. [2] مستدرک، جلدنمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۷۳.

[3] مسلم، جلدنمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۲۲۶۶.

چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔'' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف

آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: "آپ کون ہیں؟" تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: "میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ ﷺ کے حرم سے دور رکھوں۔" اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہو گا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہو گا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہو گی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہو گی۔) وہ (قاصد) کہے گا: "دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔" تو وہ (فاتحین) کہیں گے: "تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔" قاصد کہے گا: "نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔" (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہو گی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہو گا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: "(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔" چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: "اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟" لوگ کہیں گے: "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔" (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: "کیا میں

نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔" اس پر وہ (قاصد) کہے گا: "اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم ﷺ نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔" پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: "اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔" اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہو گا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: "اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)"[1]

⑧ حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"دجال کے فتنے میں سب سے خطرناک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا: "کیا خیال ہے اگر میں تیری (مری ہوئی) اونٹنی زندہ کر دوں تو کیا تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟" دیہاتی کہے گا: "ہاں۔!" اس کے بعد شیاطین اس کے

---

① الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443.

اونٹ جیسا بنا دینگے' اس سے بھی بہتر جس طرح وہ دودھ والی تھی اور پیٹ بھرا ہوا تھا۔ (اسی طرح) دجال ایک ایسے شخص کے پاس آئے گا جس کے باپ اور بھائی مر گئے ہوں گے۔ وہ ان سے کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں' تو پھر بھی نہیں پہچانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟'' وہ کہے گا: ''کیوں نہیں۔'' چنانچہ شیاطین اسکے باپ اور بھائی کی شکل میں آ جائیں گے۔''

یہ بیان کر کے آپ ﷺ باہر کسی کام سے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آئے تو لوگ اس واقعہ سے رنجیدہ تھے۔ آپ ﷺ دروازے کی دونوں چوکھٹیں (یا دونوں کواڑ) پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

''اسماء! کیا ہوا؟''

میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آپ نے تو دجال کا ذکر کر کے تو ہمارے دل ہی نکال دیئے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر وہ میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لیے رکاوٹ ہوں گا۔ ورنہ میرا رب ہر مومن کے لئے نگہبان ہوگا۔''

میں نے پوچھا:

''یارسول اللہ! واللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں تو اس وقت تک روٹی نہیں پکاتے جب تک بھوک نہ لگے تو اس وقت تک اہل ایمان کی حالت کیا ہوگی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان کے لئے وہی تسبیح وتحمید کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کافی ہوتی ہے۔''[1]

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جس محفل میں بھی دجال کا بیان فرماتے تھے وہاں صحابہ رضی اللہ عنہم پر خوف طاری ہو جاتا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم رونے لگتے تھے لیکن کیا وجہ ہے کہ آج

---

[1] الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر: 2، صفحہ نمبر: 535.

مسلمان اس کے بارے میں کچھ فکر ہی نہیں کرتے؟

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج لوگ اس فتنے کو اس معنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جس معنی میں آپ ﷺ نے سمجھایا ہے۔ آج اگر کوئی مسلمان یہ حدیث سنتا ہے کہ دجال کے پاس کھانے کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی تو اس حدیث کو وہ اس حال میں سنتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور اس کو پانی کی کوئی کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ دجال والے حالات کو بھی اپنے بھرے پیٹ اور تر گلے والی صورت حال پر ہی قیاس کرتا ہے اور یہ حدیث سنتے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر بالکل نہیں آتا۔

وہاں حالت یہ ہوگی کہ دنوں سے نہیں بلکہ ہفتوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیکھنے کو نہیں ملا ہوگا، بھوک نے بڑوں بڑوں کو نڈھال کر دیا ہوگا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے حلق میں کانٹے چبھ رہے ہونگے۔ جب گھر کے اندر آپ قدم رکھیں گے تو نظروں کے سامنے آپ کا وہ لخت جگر ہوگا جس کے ایک اشارے پر آپ اس کی ہر خواہش پوری کر دیا کرتے تھے، اب وہی بچہ آپکے سامنے ہے، شدت پیاس سے زبان باہر نکلی ہوئی ہے، کئی دن کے فاقے نے گلاب جیسے چہرے سے زندگی کی تمام رونقوں کو چھین لیا ہے، یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا ہے اور آپ لاچاری و بے بسی کے عالم میں اپنے جگر کے ٹکڑے سے دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں اور دوسری طرف...... حسرتوں کا بت بنی آپ کی ماں...... ہاں ماں...... جس نے آپ کو کبھی بھوکے پیٹ نہیں سونے دیا، جو آپ کی پیاس کو آپ کے اشاروں سے سمجھ جاتی تھی، جس نے تمام خوشیوں اور ارمانوں کو آپ کے نام کر دیا۔ آج وہی آپ کی ماں نگاہوں میں ہزاروں سوالات لئے جوان بیٹے کی طرف اس امید سے دیکھ رہی ہے کہ شاید آج بیٹا ضرور روٹی کا ایک ٹکڑا کہیں سے لے آیا ہوگا، بیٹا آج میری ممتا کی خاطر پانی کا ایک قطرہ ضرور کہیں سے لایا ہوگا، آپ کو چہرہ سمجھنے والی ماں آج بھی بیٹے کو چہرے پر لکھے جواب کو پڑھ لیتی ہے اور ماں کی آنکھوں سے جوان بیٹے کی بے بسی پر اشکوں کے قطرے گرتے ہیں تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، آپ اندر ہی اندر ٹوٹ پھوٹ

کا شکار ہو رہے ہیں، آپ پھر دوسری طرف منہ موڑتے ہیں، شاید اس کونے میں کوئی نہ ہو لیکن وہاں...... آپ کی شریک سفر ہے...... جس نے ہر امتحان کی گھڑی میں آپ کو حوصلہ دیا لیکن...... آج اس کے ہونٹ سوکھ چکے ہیں، ضبط کا سمندر اندر ہی اندر موجیں مار رہا ہے اور یکا یک اپنے چاند کو دیکھ کر دل میں چھپے اشکوں کے سمندر میں طوفان پیدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی مضبط اپنے ہی اشکوں میں پگھلنے لگی...... اب آخر آپ بھی تو انسان ہیں...... آپ کے سینے میں بھی تو گوشت کا لوتھڑا ہی دھڑکتا ہے...... آخر کب تک اَنا (Ego) کے خول میں خود کو چھپا سکتے تھے۔ اب جبکہ تمام مادی سہارے ٹوٹ گئے، امید کے تمام پتوار ہاتھوں سے چھوٹ گئے تو آپ کی آنکھوں نے بھی رخساروں کو نم کر دیا...... ایک طرف بلکتا معصوم بچہ...... ماں کی ممتا...... بیوی کی محبت...... ان سب کے غموں نے آپ کے دل کو رنگ کی طرح پگھلا دیا اور کوئی پھایا رکھنے والا بھی میسر نہیں اور کیسے ہو کہ ہر گھر اور ہر در میں یہی منظر۔ ایسے وقت میں باہر سے کھانے کی خوشبو اور پانی کی آواز سنائی دیتی ہے...... آپ بھی اور آپ کے پیارے بھی سب دوڑتے ہوئے باہر جاتے ہیں تو سامنے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اب مشکل کی گھڑی ٹل گئی...... انسانوں کے اس جنگل میں کوئی مسیحا آپہنچا...... آنے والا مسیحا...... اعلان کرتا ہے کہ بھوکو اور پیاس کے مارے ہوئے لوگو! یہ لذیذ خوشبودار کھانے اور یہ ٹھنڈا میٹھا پانی تمہارے ہی لئے ہے...... یہ سنتے ہی آپ اور آپ کے پورے گھر اور شہر میں جیسے آدھی زندگی یوں ہی لوٹ آئی...... مسیحا پھر کہتا ہے...... یہ سب کچھ تمہارے لئے ہی ہیں لیکن کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اس کھانے اور پانی کا مالک میں ، ں؟ کیا تم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب کچھ میرے اختیار میں ہے۔؟

کھانے اور پانی کی طرف آپ کے بڑھتے ہوئے قدم تھوڑی دیر کے لئے رک گئے ور آپ کچھ سوچنے لگے، آپ کی یادداشت نے کہا کہ یہ الفاظ کچھ جانے پہچانے لگتے ہیں ور آپ کو یاد آ گیا کہ یہ ''مسیحا'' کون ہے؟ لیکن تبھی...... آپکے پیچھے سے بچے کے بلکنے کی واز تیز آنے لگی، ماں کی چیخیں سنائی دیں، آپ دوڑتے ہوئے گئے تو آپ کے جگر

کاٹکڑا، آپ کا بیٹا موت وحیات کے درمیان لٹک رہا ہے کہ اگر پانی کا قطرہ مل جائے تو آپ کا بچہ بچھڑنے سے بچ سکتا ہے،اب ایک طرف بچے کی ماں اور بیوی کی محبتیں ہیں، دوسری طرف ایک سوال کا جواب ہے۔ایک طرف خوشیوں بھرا گھر ہے اور دوسری طرف ماتم کدہ ،گویا ایک طرف آگ ہے اور دوسری طرف خوبصورت باغات ۔ذرا بتایئے ذہن کے بند دریچوں کو کھول کر سوچئے کیا معاملہ اتنا ہی آسان ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں؟ شاید نہیں بلکہ یہ فتنہ تاریخِ انسانی کا سب سے بھیانک فتنہ ہے۔

## دجال اور غذائی مواد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھلوں) اور سبزی کا ہوگا۔''[1]

دجال کے پاس بڑی تعداد میں غذائی مواد ہوگا۔ وہ جس کو چاہے گا کھانا دے گا اور جس کو چاہے گا فاقے کرائے گا۔ دنیا میں اس وقت غذائی اشیاء بنانے والی سب سے بڑی کمپنی نیسلے (Nestly) ہے۔ جو یہودیوں کی ملکیت ہے اور اس کا مشن تمام دنیا کے غذائی مواد کو اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔

یہ کمپنی اس وقت غذائی مواد، مشروبات (Beverages) چاکلیٹ، تمام مٹھائیاں، کافی، پاؤڈر دودھ، بچوں کا دودھ، پانی، آئس کریم، تمام قسم کا غلہ، چٹنیاں، سوپ غرض کھانے پینے کی کوئی ایسی نہیں جو یہ کمپنی نہ بنا رہی ہو اور یہ مادی دنیا کھانے پینے کی اشیاء میں نیسلے کی محتاج ہے۔

## شریف اور خوبصوت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا:

---

[1] الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر:2،صفحہ نمبر:443.

''وہ کانا ہے، شریف اور خوبصورت لگتا ہوگا، صاف رنگ والا ہوگا، اس کا سر گویا کہ سانپ کی طرح ہوگا، شکل وصورت میں عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ مگر تم لوگ یاد رکھو! بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے دجال کو شریفوں جیسے حلیہ میں دیکھا ہے۔ موٹا اور بڑے ڈول والا گویا کہ اس کے بال درخت کی شاخیں ہیں، کانا ہے گویا اس کی آنکھیں صبح کا ستارہ ہے۔ عبدالعزیٰ بن قطن جو کہ خزاعہ کے ایک شخص ہیں سے مشابہ ہے۔''[1]

## دجال کی سواری:

① حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال ہلکے (اپنی مرضی کے) دین، ناکارہ علم کے ساتھ نکلے گا اور چالیس دن میں ساری دنیا کا دورہ کرے گا۔ ان میں سے ایک دن سال کے برابر، ایک دن مہینہ کے برابر، ایک دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا۔ وہ لوگوں کے پاس آئے گا اور کہے گا: ''میں تمہارا رب ہوں۔'' مگر یاد رکھو تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا دونوں پڑھ سکیں گے۔ سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے وہ ہر چشمہ اور ہر پانی کے پاس سے گزرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

---

① صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6796 رقم الصفحة 207 الجزء الخامس عشر ' مطبوعة موسسة الرسالة ' بیروت)( مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحة 337 الجزء السابع مطبوعة دار الریان للتراث ' القاهرة)( موارد الظمآن ' رقم الحدیث 1900 رقم الصفحة 468 الجزء الاول ' مطبوعة دار الکتب العلمیة ' بیروت)( مسند احمد ' رقم الحدیث 2148 رقم الصفحة 240 الجزء الاول مطبوعة موسسة قرطبة ' مصر)( المعجم الکبیر ' رقم الحدیث 11711 رقم الصفحة 273 الجزء الاحادی العشر ' مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' الموصل)( السنة لعبداللہ بن احمد ' رقم الحدیث 1003 رقم الصفحة 447 الجزء الثانی ' مطبوعة دار ابن القیم ' الدمام.

ان شہروں میں اس کا داخلہ حرام فرمادیا ہے اور فرشتے ان دونوں شہروں کے دروازوں پر بطور محافظ کھڑے ہیں۔"

ایسا گدھا جس کے دونوں پہلوؤں یا دونوں شانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہو سوائے "ہوائی جہاز" یا "اُڑن طشتری" کے اور کیا ہوسکتا ہے۔؟ اب اگر صحابہ کرام کو ہوائی جہاز کا نام بتایا جاتا تو ان کی سمجھ میں بالکل بھی نہ آتا کہ یہ ہوائی جہاز کیا ہوگا۔ لہٰذا لفظ "گدھے" سے تشبیہ دے کر بیان کردیا گیا جو صحابہ کرام کی سمجھ میں بھی آسانی سے آگیا کہ اُس گدھے کی ہیئت کذائی کچھ بھی ہو بہرحال یہ ہے کوئی سواری۔ اور آج کے دور میں بھی آسانی سے سمجھ میں آرہا ہے کہ اس سے مراد کیا چیز ہوسکتی ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں (گدھا اور ہوائی جہاز) سواری کے کام بھی آتی ہیں اور باربرداری کے بھی۔ صحابہ کرام کے لئے یہ بات ضرورت باعث حیرت رہی ہوگی کہ آخر وہ گدھا کہاں ہوتا ہے کہاں رہتا ہے جس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوتا ہے؟ لیکن اس کے باوجود انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے جیسا سنا ویسا یاد رکھا اور آج ہم تک یہ حدیث پہنچی۔

اسرائیل نے عصر حاضر میں ایسا جہاز تیار کرلیا ہے جو دیکھنے میں گدھے سے مشابہت رکھتا ہے اور غور طلب بات یہ ہے کہ انہوں نے یہ جہاز لُد کے ائیرپورٹ پر رکھا ہے جس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ دجال لُد کے ائیرپورٹ سے بھاگنا چاہے گا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کردیں گے۔ معلوم ہوا کہ اسرائیل مکمل طور پر دجالی اتحادی ہے۔[1]

---

(1) المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8613 رقم الصفحة575 الجزء الرابع مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( مجمع الزوائد ' رقم الصفحة344 الجزء السابع مطبوعة دارالريان للتراث' القاهرة)( معتصر مختصر' رقم الصفحة219 الجزء الثاني' مطبوعة مكتبة المتنبي القاهرة)( مسند احمد' رقم الحديث14997 رقم الصفحة367 الجزء الثالث مطبوعة موسة قرطبة' مصر.

② حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اذن حمار الدجال تظل سبعين الفا"[1]

"دجال کے گدھے کے کانوں کے سائے میں ستر ہزار افراد آجائیں گے۔"

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر ہوگا۔"[2]

④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں اس طرح داخل ہوجائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو۔"[3]

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال سبزی مائل سفید رنگ کے گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کے پاس ستر ہزار فوجی ہوں گے جن کے اوپر سبز چادریں ہوں گی یہاں تک کہ وہ ابوالمراء کے ٹیلہ پر ٹھہر جائیں گے۔"[4]

## اڑن طشتریاں

یوں تو اڑن طشتریوں کے بارے میں بچپن سے ہی پڑھتے چلے آرہے ہیں لیکن اس

---

① الفتن نعیم بن حماد، جلدنمبر:2،صفحہ نمبر:548.

② الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر:2،صفحہ نمبر:443.

③ الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر:2،صفحہ نمبر:443.

④ تذكرة الحفاظ' رقم الصفحة903 رقم الصفحة960الجزء الثالث مطبوعة دار الصميعي' رياض) (الفردوس بماثور الخطاب' رقم الحديث8921رقم الصفحة 510الجزء الخامس مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت.

وقت ان کہانیوں کو بچے پریوں کی کہانیوں کی طرح پڑھتے ہیں۔

**اڑن طشتریوں کی حقیقت:** اڑن طشتری کو یو۔ایف۔او (U.F.O) Undentified Flying Objects یعنی نامعلوم اڑنے والی چیزیں کہا جاتا ہے۔ یہ کسی جدید معدن سے بنی ہیں۔ یہ معدن چمکدار ہوتی ہے جو دور سے دیکھنے میں تیز سفید روشنی کے مانند نظر آتی ہے۔ ایک ہی اڑن طشتری بیک وقت اپنا حجم چھوٹا اور اتنا بڑا کر سکتی ہے کہ اپنی آنکھوں پر شک ہونے لگے اور دیکھنے والے بیہوش ہو جائیں۔ اس کے اندر سے عام طور پر نارنجی (Orange)، نیلی اور سرخ رنگ کی روشنیاں پھوٹ رہی ہوتی ہیں۔ اس کی رفتار اتنی تیز ہے کہ ایک سیکنڈ میں نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ جو رفتار اب تک ریکارڈ کی جا سکی ہے وہ سات سو (700) کلومیٹر فی سیکنڈ یعنی پچیس لاکھ بیس ہزار 2520000 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ یہ رفتار ہے جو ہم دنیا والوں کو معلوم ہے اصل رفتار کا کسی کو علم نہیں۔

**نظام برق معطل:** اڑن طشتری فضاء میں ایک ہی جگہ رک سکتی ہے، چیزوں اور افراد کو اپنی طرف دور سے ہی کھینچ لیتی ہے۔ اگر کوئی اس کے قریب جائے تو اس کے جسم میں شدید قسم کی خارش شروع ہو جاتی ہے، آنکھیں جلنے لگتی ہیں اور جسم میں اس طرح جھٹکا لگتا ہے جیسے سخت کرنٹ لگ گیا ہو۔ اُڑن طشتری دنیا کے بجلی کے نظام اور مواصلاتی نظام کو جام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ چنانچہ امریکہ میں 9 جون 2007ء کے مشرقی ساحلی علاقے اٹلانٹا اور جارجیا میں ہوائی اڈے پر پروازوں کی آمد و رفت معطل ہو گئی اور ہزاروں ملکی اور غیر ملکی پروازیں تعطل کا شکار ہوئیں۔ اس کا سبب مسافر طیاروں کی آمد و رفت کو کنٹرول کرنے والے نظام کا اچانک فیل ہو جانا تھا۔

**جدید ترین لیزر شعاعیں:** اُڑن طشتریاں لیزر شعاعوں کے ذریعے دنیا کے جدید ترین طیاروں کو بآسانی تباہ کر سکتی ہیں۔ یہ اڑنے کے ساتھ ساتھ سمندر کے اوپر اور سمندر کے اندر اسی طرح چلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

**قوت ثقل:** جہاں تک اس کی ٹیکنالوجی کا تعلق ہے تو صرف ابھی اندازہ ہی ہے۔ وہ یہ کہ اس

کائنات میں موجود تمام توانائی کے ذرائع اڑن طشتری کی ٹیکنالوجی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں قوت کشش اہم ہے۔ اڑن طشتریوں کا راز جاننے کی کوشش میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے والے ڈاکٹر جیسوب کا کہنا ہے:

''یہ غیر معروف چیزیں ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ (اڑن طشتری والے) بہت طاقت ور مقناطیسی میدان بنانے پہ قدرت رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ جہازوں اور طیاروں کو کھینچ کر کہیں لے جاتے ہیں۔''

## اُڑن طشتریوں پر تبصرہ سے خطرہ:

① برمودا تکون میں جو غیر معمولی واقعات وحادثات ہوتے رہتے ہیں ان سے متعلق رپورٹوں پر بڑی سخت پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اب نہ انہیں مشتہر کیا جاتا ہے اور نہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان واقعات میں اڑن طشتریوں کا آسمان میں دیکھا جانا، برمودا کے سمندر میں داخل ہونا اور برمودا کے سمندر میں پانی کے اندر ہزاروں فٹ نیچے ان کا دیکھا جانا شامل ہے۔

② اس رپورٹ کو بھی سختی سے دبا دیا گیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ 1963ء میں پورٹو ریکو کے مشرقی ساحل پر امریکی بحریہ نے اپنی مشقوں کے دوران میں ایک اڑن طشتری دیکھی تھی جس کی رفتار دو سو ناٹ تھی اور وہ سمندر کے اندر نیچے ستائیس ہزار فٹ گہرائی میں سفر کر رہی تھی۔

اڑن طشتریاں دیکھنے والوں کے پاس فوراً کالے کپڑوں میں ملبوس کچھ لوگ پہنچ جاتے ہیں جو ان کو اس واقعے کو نہ بیان کرنے کی تنبیہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ امریکی حکومت کی جانب سے برمودا تکون کی طرح اڑن طشتریوں کی حقیقت کو بھی چھپانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔

③ 29 جولائی 1952 کو اسی موضوع پر امریکی ائیر فورس کے جنرل این۔ای سامفورڈ نے پینٹاگون میں صحافیوں کی بڑی تعداد کی موجودگی میں پریس کانفرنس کی۔ صحافیوں نے

تند و تیز سوالات کیے۔ جنرل نے صحافیوں کو وہی کیپٹن جیمس والی بات سنا دی لیکن صحافی اور اڑن طشتری پر تحقیق کرنے والے اس تشریح سے بالکل مطمئن نہیں ہوئے۔ خود کیپٹن رپیلٹ بھی اس تشریح سے مطمئن نہیں تھا کیونکہ جب اس نے واشنگٹن نیشنل ایئر پورٹ (جہاں اڑن طشتریاں ظاہر ہوئی تھیں) پر ریڈار پر موجود ذمہ داران سے بات کی تو کوئی بھی جنرل ای سامفورڈ کی تشریح سے مطمئن نہیں تھا۔

جب عوام اور صحافیوں کی جانب سے اس بارے میں زیادہ شور ہونے لگا تو 24 ستمبر 1952 کو امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے کے شعبہ سراغرسانی برائے سائنسی امور کی جانب سے ایک میمورنڈم جاری کیا گیا جس میں اڑن طشتریوں کی خبروں پر تبصرے کرنے کو قومی سیکورٹی کے لئے خطرہ قرار دے دیا گیا۔ ذرا غور فرمایئے! ایسا ان اڑن طشتریوں میں کیا ہے جس کو امریکی حکومت چھپانا چاہتی ہے اور اس پر تبصرے کو سیکورٹی کے لئے خطرہ سمجھا جاتا ہے۔

### اڑن طشتریوں کو دیکھنے والوں کی تعداد:

① بیسویں صدی کے آخر میں ایک گیلپ سروے کیا گیا جس کے مطابق ایک تہائی امریکیوں کی رائے تھی کہ اڑن طشتری والے ہمارے ملک میں آچکے ہیں۔ چنانچہ اڑن طشتریوں کے دیکھے جانے کے واقعات اتنے زیادہ ہو گئے کہ ان کو آنکھوں کا دھوکہ کہہ کر رد کر دینا ممکن نہیں رہا تو عالمی فتنہ گر یہودیوں نے اس کو بھی برموداتکون کی طرح افسانوی قصے کہانیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کی۔

② اُڑن طشتریوں کے دیکھے جانے کے واقعات کوئی آج کی بات نہیں بلکہ اس کی تاریخ بھی اس صدی کی ہے جو صدی دنیا میں شیطانی ریاست امریکہ کے قیام کی ہے یعنی پندرویں صدی عیسوی۔ جون 1400ء میں بھی اڑن طشتری دیکھنے جانے کے واقعات ریکارڈ پر موجود ہیں۔ آپ اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو علم ہوگا کہ یہ پندرہویں صدی سائنسی انقلاب کی صدی سمجھی جاتی ہے۔ تب سے لے کر آج تک دنیا کے مختلف خطوں میں

اڑن طشتریاں دیکھی جاتی رہی ہیں۔

③ 1947 سے 1969 تک امریکی ایئرفورس نے اڑن طشتریوں کے بارے میں تفتیش کی۔ اڑن طشتریوں کے دیکھے جانے کے واقعات کی جو رپورٹیں موصول ہوئیں تھیں ان کی تعداد 12618 تھی۔

④ بیرنی ہل اور اس کی بیوی بٹی ہل امریکی ریاست نیو ہیمپ شائر کے علاقے پورٹس ماؤتھ میں اپنی گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ بیرنی ہل نے کوئی چیز فضاء میں دیکھی۔ اس نے اپنی گاڑی روکی اور دوربین لگا کر دیکھنے لگا۔ اس کی بیوی کا بیان ہے کہ دیکھتے دیکھتے اس کی زبان سے یہ جملے نکل رہے تھے:

''نا قابل یقین! نا قابل یقین۔!''

دیکھتے ہی دیکھتے اڑن طشتری ان کی کار کے اوپر تھی۔ دونوں کار میں سوار ہوئے۔ وہ بھاگنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے ایک سیٹی کی سی آواز سنی جیسے ریڈیو سے سیٹی نکلتی ہے۔ اس سیٹی کو سننا ہی تھا کہ وہ دونوں بیہوش ہو گئے۔

⑤ سال 2008ء کے دوران پوری دنیا میں 3951 افراد نے اڑن طشتری دیکھیں۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کی رپورٹ متعلقہ اداروں کو کی گئی۔ ان کی تعداد بلحاظ ماہ ملاحظہ کریں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| جنوری | 443 | فروری | 352 |
| مارچ | 312 | اپریل | 420 |
| مئی | 317 | جون | 419 |
| جولائی | 495 | اگست | 448 |
| ستمبر | 352 | نومبر | 393 |

⑥ 23 جنوری 2008 جنوبی ہند میں پانچ اڑن طشتریاں ایک ساتھ دیکھی گئیں۔ یہ کئی منٹ تک بہت نیچائی پر گھومتی رہیں۔

⑦ 1976 امریکی ریاست ''مین'' کے جنگل الاگاش میں آرٹ کے چار طلباء سیر و تفریح

کے لئے آئے ہوئے تھے کہ اس جنگل میں اڑن طشتری اتری اور ان کو اغواء کر کے لے گئی۔ ان پر مختلف تجربات کرنے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ یہ واقعہ ''الا گاش اغواء'' کے نام سے مشہور ہوا۔ اس اغواء میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ان چار میں سے جیک نامی طالب علم اس واقعہ کے بعد حساب (Math) میں ماہر ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ حساب میں بالکل دلچسپی نہیں لیتا تھا اور آرٹ میں بھی اس کا کام بہت عمدہ ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی ٹانگ پر کسی چیز کا نشان ہے۔ کوئی بھی ڈاکٹر اس نشان کے بارے میں نہیں بتا سکا، نہ لیبارٹری رپورٹ میں کچھ تعین ہو سکا۔

⑧ 28 اگست 2008 بروز جمعرات بھارت کے شہر ممبئی میں ساحل سمندر ''گیٹ وے انڈیا'' پر سیر سپاٹے کے لئے آنے والے شہریوں کا ہجوم تھا۔ بہت سے لوگ اپنے مووی کیمروں اور موبائل فون سے ایک دوسرے کی ویڈیو بنا رہے تھے۔ ابھی دن کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اچانک ساحل سے بالکل قریب انتہائی نیچے ایک بڑی اڑن طشتری نمودار ہوئی۔ لوگوں نے اپنے کیمرے فوراً اس کی جانب کر دیئے اور اس کی فلم بنالی۔ چار سیکنڈ تک یہ نظر آتی رہی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگئی۔ یہ اڑن طشتری حجم میں بہت بڑی ہے۔ اور اس کی فلم بالکل واضح ہے۔

⑨ 1989ء میں نیویارک کے پر ہجوم علاقے میں ہٹن کے ایک اپارٹمنٹ کی بارہویں منزل پر اپنے شوہر کے ساتھ سوئی ہوئی ''لنڈا'' نامی خاتون کو اڑن طشتری والوں نے اغواء کر لیا۔ اس پر خوب تجربات کیے اور چھوڑ گئے۔ اس واقعے کے بعد لنڈا کی نگرانی کے لئے امریکی انتظامیہ کی جانب سے دو خفیہ ایجنٹ لگا دیئے گئے لیکن ان کی آنکھوں کے سامنے دوبارہ 30 نومبر 1989ء کی صبح تین بجے نیویارک جیسے رات جاگتے شہر کے بیچ و بیچ ''مین ہٹن'' میں اڑن طشتری نمودار ہوئی اور لنڈا کے اپارٹمنٹ کے اوپر چکر کاٹتی رہی۔ ان کے ساتھ ایک بین الاقوامی سفارتکار بھی اس واقعہ کا عینی شاہد ہے جو اپنی کار میں کسی میٹنگ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ان کی کاروں کا قافلہ بروکلین برج پر پہنچا تو ان سب کی کاروں کے

انجن خود ہی بند ہو گئے۔

⑩ 10 اکتوبر 1973 کو یوایس کوسٹ گارڈ کٹر جب گوانتا ناموں (کیوبا) کی جانب سفر کر رہا تھا تو اس کے عرشے پر نگراں عملے نے بڑے واضح طور پر پانچ اڑن طشتریوں کو "V" کی شکل میں جہاز کی حدود اور اس کے اوپر سے پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ہر ایک طشتری V کی شکل کی تھی۔ جن کی پرواز بہت تیز تھی اور جہاز کی طرف آتے اور دور جاتے ہوئے ان کے رنگ کبھی سرخ اور کبھی نارنجی رنگ میں بدل رہے تھے۔

**ڈان کیمبیل اور اُڑن طشتری:** اپریل 1952 میں ڈان کیمبیل (سیکرٹری برائے بحری (امریکی) وزارت) جزائر ہوائی کے اوپر سفر کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دو اڑن طشتریاں بہت تیزی کے ساتھ ان کے طیارے سے قریب ہو رہی ہیں۔ پھر وہ دونوں اڑن طشتریاں ان کے طیارے کے گرد چکر لگانے لگیں جیسے طیارے کی تلاشی لے رہی ہوں۔ کیمبیل جب واشنگٹن واپس آیا تو اس نے امریکی فضائیہ سے اس بارے میں جاننے کی کوشش کی۔ لیکن امریکی فضائیہ اور امریکی سی آئی اے نے اس کو یہ بات سمجھا دی کہ اگر اپنی نوکری کو بچانا چاہتے ہو تو جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اس کو بھول جاؤ۔

**امریکی صدر سے ملاقات:** اڑن طشتریوں میں سوار قوتوں نے یہ کوشش کی ہے کہ دنیا والے انکو کسی اور سیارے کی مخلوق سمجھیں۔ اس لئے انہوں نے اپنا حلیہ کسی خلائی مخلوق کی طرح بنا کر انسانوں کے سامنے خود کو ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ ان کو "Aliens" پردیسی یا اجنبی کا نام دیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ پردیسی نہیں بلکہ اسی دنیا کے لوگ ہیں جو عالمی کفریہ طاقتوں کے اہم لوگوں سے رابطے میں رہتے ہیں۔ یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔ چنانچہ 1951ء میں ایک اڑن طشتری امریکہ کے ایک فوجی ایئر پورٹ پر اتری۔ اس اڑن طشتری کے اندر سے تین آدمی نکلے جو روانی سے انگریزی بول رہے تھے۔ انہوں نے امریکی صدر آئزن ہاور سے ملاقات کے لئے کہا۔ وہاں موجود فوجی افسران نے امریکی صدر آئزن ہاور سے رابطہ کیا۔ چار گھنٹے بعد امریکی

صدر وہاں آیا اور اس نے اڑن طشتری والوں سے ملاقات کی۔ امریکی صدر کے ہمراہ تین فوجی تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس دن ائیر پورٹ پر تمام کاروائیاں نامعلوم وجوہات کی بنا پر معطل رہیں۔ چنانچہ نہ تو کوئی فوجی اپنی جگہ سے ہلا' نہ کوئی طیارہ اڑا نہ کوئی کام ہوا۔ مکمل ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔ پھر اڑن طشتری غائب ہوگئی۔ مذکورہ دعویٰ ماہر امریکی پروفیسر لین نے ایک امریکی سی آئی اے کے اہلکار کے حوالے سے 1956ء میں کیا۔ لیکن اس ملاقات میں کیا بات چیت ہوئی کسی کو کچھ پتہ نہ چل سکا۔

تین ماہ اُڑن طشتریاں نظر آتی رہی: 1976ء میں پورٹو ریکو (جو کہ برمودا تکون کی حدود میں ہے) میں اتنی زیادہ اڑن طشتریاں نظر آئیں کہ ان کو دیکھنے کے لئے ہائی وے پر چلتا ٹریفک جام ہوکر رہ گیا اور گاڑیوں کے انجن خودبخود ہی بند ہوگئے۔ ٹی وی' ریڈیو اور پریس کے بندے ان اڑن طشتریوں کے کرتب دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے۔ تین ماہ تک اڑن طشتریوں کے پورے بیڑے بار بار ظاہر ہوتے رہے جیسے یہ کوئی معمول کی پرواز ہو۔

وائٹ ہاؤس اور اُڑن طشتریاں: 1952ء میں 13 جولائی سے 29 جولائی تک واشنگٹن ڈی سی پر اڑن طشتریاں دیکھی جاتی رہیں۔ ایک ہی رات 20 کی تعداد تک لوگوں نے اڑن طشتریاں دیکھیں۔ یہ 20 اڑن طشتریاں وائٹ ہاؤس کے اوپر چکر کاٹتی رہیں۔ اس پر امریکی عوام میں کافی شور مچا۔ حقیقت حال جاننے کے لئے جیٹ طیارے اڑے لیکن اڑن طشتریاں ان کے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کھیلتی رہیں۔ طیارے جب اڑن طشتریوں کے اتنے قریب پہنچ جاتے جہاں سے ان کی تصویر اور ان کا معائنہ کیا جاسکتا تھا تو اڑن طشتریاں ناقابل یقین تیزی کے ساتھ ان سے بہت دور چلی جاتیں۔ اس سے امریکی عوام اور پریس میں مزید شور اٹھا۔ چنانچہ مجبوراً امریکی صدر ٹرومین نے بذات خود اڑن طشتریوں کی تفتیش کرنے والے مشن "پروجیکٹ بلیو بیک" کے نگران کیپٹن ایڈورڈ جے رپیلٹ سے بات کی اور اس واقعے کے بارے میں پوچھا لیکن جواب سن کر آپ کو حیرانی ہوگی کہ ایک کیپٹن امریکی صدر کے سامنے صاف جھوٹ بول گیا۔ اس نے ایسے کسی واقعے کا صاف انکار کردیا

اور کہا کہ راڈار سکرین پر جو کچھ نظر آیا وہ محض موسمی اثرات تھے لیکن اس جھوٹ بولنے میں کیپٹن رپیلٹ تنہا نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے باقاعدہ مضبوط گروہ تھا۔ جو یہ چاہتا تھا کہ حقیقت کوئی بھی نہ جان سکے۔

اڑن طشتریوں کے وائٹ ہاؤس کے اوپر سے گزرنے کے وقت کیپٹن رپیلٹ خود واشنگٹن میں موجود تھا لیکن اس واقعے کی اطلاع اسکو اخبار سے ہوئی۔ اس نے واشنگٹن میں گھوم پھر کر عینی شاہدین سے شہادتیں لینا چاہئیں تو پینٹا گون حکام نے اس کو اسٹاف کی گاڑی دینے سے ہی انکار کر دیا۔ اس کو کہا گیا کہ اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو اپنی جیب سے کرائے کی ٹیکسی کر کے چلے جائیں۔ امریکہ میں موجود طاقتور قوتیں یہی چاہتی ہیں کہ برموڈا اور اڑن طشتریوں کے بارے میں کوئی تحقیق نہ کی جائے۔ وہ بددل ہو کر سیدھا اوہایو میں اس پروجیکٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچا اور اس نے ایک راڈار اسپیشلسٹ سے اڑن طشتریوں کے بارے میں بات کی۔ یہ کیپٹن روئے جیمس تھا۔ اس نے کہا کہ غیر معمولی موسمی صورت حال میں راڈار پر نامعلوم اجسام ظاہر ہو سکتے ہیں۔

## اُڑن طشتریاں اور برموڈا تکون:

① برموڈا تکون کے اندر پانی میں مختلف قسم کی روشنیاں، آگ کے گولے، چمکدار بادل اور اڑن طشتریاں داخل ہوتی اور نکلتی ہوئی دیکھی جاتی رہی ہیں۔ اس موضوع پر ڈاکٹر مائیکل پریسنجر کا تحقیقی مقالہ کافی مدلل ہے کیونکہ انہوں نے اس علاقے میں خود کافی وقت گزارا ہے اور سمندر کے نیچے غوطہ خوری بھی کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"مجھے بتایا گیا کہ AUTEC تحقیقاتی ادارے کے علاقے میں متعدد اڑن طشتریاں دیکھی گئی ہیں۔ یہ اینڈروس کے جزائر بہاماس پر امریکی بحریہ کا مرکز ہے۔ بلکہ AUTEC ہی سمندر کے اندر "ایریا 51" ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں امریکی حکومت کی جانب سے اڑن طشتریوں پر خفیہ تحقیقات کی جارہی ہیں اور جہاں وقتاً فوقتاً اڑن طشتریاں بھی آتی جاتی ہیں۔

صدر وہاں آیا اور اس نے اڑن طشتری والوں سے ملاقات کی۔ امریکی صدر کے ہمراہ تین فوجی تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس دن ایئرپورٹ پر تمام کاروائیاں نامعلوم وجوہات کی بنا پر معطل رہیں۔ چنانچہ نہ تو کوئی فوجی اپنی جگہ سے ہلا' نہ کوئی طیارہ اڑا نہ کوئی کام ہوا۔ مکمل ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔ پھر اڑن طشتری غائب ہوگئی۔ مذکورہ دعویٰ ماہر امریکی پروفیسر لین نے ایک امریکی سی آئی اے کے اہلکار کے حوالے سے 1956ء میں کیا۔ لیکن اس ملاقات میں کیا بات چیت ہوئی کسی کو کچھ پتہ نہ چل سکا۔

تین ماہ اُڑن طشتریاں نظر آتی رہی: 1976ء میں پورٹو ریکو (جوکہ برمودا تکون کی حدود میں ہے) میں اتنی زیادہ اڑن طشتریاں نظر آئیں کہ ان کو دیکھنے کے لئے ہائی وے پر چلتا ٹریفک جام ہوکر رہ گیا اور گاڑیوں کے انجن خود بخود ہی بند ہوگئے۔ ٹی وی' ریڈیو اور پریس کے بندے ان اڑن طشتریوں کے کرتب دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے۔ تین ماہ تک اڑن طشتریوں کے پورے بیڑے بار بار ظاہر ہوتے رہے جیسے یہ کوئی معمول کی پرواز ہو۔

وائٹ ہاؤس اور اُڑن طشتریاں: 1952ء میں 13 جولائی سے 29 جولائی تک واشنگٹن ڈی سی پر اڑن طشتریاں دیکھی جاتی رہیں۔ ایک ہی رات 20 کی تعداد تک لوگوں نے اڑن طشتریاں دیکھیں۔ یہ 20 اڑن طشتریاں وائٹ ہاؤس کے اوپر چکر کاٹتی رہیں۔ اس پر امریکی عوام میں کافی شور مچا۔ حقیقت حال جاننے کے لئے جیٹ طیارے اڑے لیکن اڑن طشتریاں ان کے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کھیلتی رہیں۔ طیارے جب اڑن طشتریوں کے اتنے قریب پہنچ جاتے جہاں سے ان کی تصویر اور ان کا معائنہ کیا جاسکتا تھا تو اڑن طشتریاں ناقابل یقین تیزی کے ساتھ ان سے بہت دور چلی جاتیں۔ اس سے امریکی عوام اور پریس میں مزید شور اٹھا۔ چنانچہ مجبوراً امریکی صدر ٹرومین نے بذات خود اڑن طشتریوں کی تفتیش کرنے والے مشن ''پروجیکٹ بلیو بیک'' کے نگران کیپٹن ایڈورڈ جے رپیلٹ سے بات کی اور اس واقعے کے بارے میں پوچھا لیکن جواب سن کر آپ کو حیرانی ہوگی کہ ایک کیپٹن امریکی صدر کے سامنے صاف جھوٹ بول گیا۔ اس نے ایسے کسی واقعے کا صاف انکار کردیا

اور کہا کہ راڈار سکرین پر جو کچھ نظر آیا وہ محض موسمی اثرات تھے لیکن اس جھوٹ بولنے میں کیپٹن ریپلٹ تنہا نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے باقاعدہ مضبوط گروہ تھا۔ جو یہ چاہتا تھا کہ حقیقت کوئی بھی نہ جان سکے۔

اڑن طشتریوں کے وائٹ ہاؤس کے اوپر سے گزرنے کے وقت کیپٹن ریپلٹ خود واشنگٹن میں موجود تھا لیکن اس واقعے کی اطلاع اسکو اخبار سے ہوئی۔ اس نے واشنگٹن میں گھوم پھر کر عینی شاہدین سے شہادتیں لینا چاہئیں تو پینٹا گون حکام نے اس کو اسٹاف کی گاڑی دینے سے ہی انکار کر دیا۔ اس کو کہا گیا کہ اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو اپنی جیب سے کرائے کی ٹیکسی کر کے چلے جائیں۔ امریکہ میں موجود طاقتور قوتیں یہی چاہتی ہیں کہ برمودا اور اڑن طشتریوں کے بارے میں کوئی تحقیق نہ کی جائے۔ وہ بددل ہو کر سیدھا اوہایو میں اس پروجیکٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچا اور اس نے ایک راڈار اسپیشلسٹ سے اڑن طشتریوں کے بارے میں بات کی۔ یہ کیپٹن روئے جیمس تھا۔ اس نے کہا کہ غیر معمولی موسمی صورت حال میں راڈار پر نامعلوم اجسام ظاہر ہو سکتے ہیں۔

## اُڑن طشتریاں اور برموداتکون:

① برموداتکون کے اندر پانی میں مختلف قسم کی روشنیاں، آگ کے گولے، چمکدار بادل اور اڑن طشتریاں داخل ہوتی اور نکلتی ہوئی دیکھی جاتی رہی ہیں۔ اس موضوع پر ڈاکٹر مائیکل پریسنجر کا تحقیقی مقالہ کافی مدلل ہے کیونکہ انہوں نے اس علاقے میں خود کافی وقت گزارا ہے اور سمندر کے نیچے غوطہ خوری بھی کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''مجھے بتایا گیا کہ AUTEC تحقیقاتی ادارے کے علاقے میں متعدد اڑن طشتریاں دیکھی گئی ہیں۔ یہ اینڈروس کے جزائر بہاماس پر امریکی بحریہ کا مرکز ہے۔ بلکہ AUTEC ہی سمندر کے اندر ''ایریا 51'' ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں امریکی حکومت کی جانب سے اڑن طشتریوں پر خفیہ تحقیقات کی جارہی ہیں اور جہاں وقتاً فوقتاً اڑن طشتریاں بھی آتی جاتی ہیں۔

میں نے اس سمندر کے اندر تہہ میں جانے کا فیصلہ کرلیا۔ یہ علاقہ اینڈ روس میں فلوریڈا کے مغربی پام ساحل سے 177 میل جنوب مشرق میں واقع ہے۔ یہ وسیع علاقہ ہے جو کہ خفیہ منصوبوں کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ یہاں پانی کے اندر غاریں'' نیلے سوراخ'' بھی ہیں۔ مجھے کئی ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ اینڈ روس بیس کی سیکورٹی انتہائی خفیہ پیمانے پر کی جاتی ہے۔ اینڈ روس کے پانیوں میں عجیب وغریب قسم کے جہاز دیکھے جاتے رہے ہیں جو اڑن طشتریوں سے بھی الگ کوئی سواری معلوم ہوتی ہے۔ اس جدید سواری کی حرکت نا قابل یقین حد تک پرسکون ہے لیکن اس کا موڑ کاٹنا اتنا تیز ہے کی انسان کو اپنی آنکھوں پر دھوکہ ہونے لگے۔ ایک بڑے تاجر نے مجھے اپنی آنکھوں دیکھا واقعہ سنایا کہ وہ ایک بار کشتی پر اینڈ روس (امریکہ) کے ساحل پر تفریح کی غرض سے نکلا۔ موسم بالکل صاف تھا۔ اسے دو میل کے فاصلے پر ایک بڑا ساکن جسم نظر آیا۔ وہ سمجھا کہ یہ وہیل مچھلی ہے۔ وہ اپنی کشتی کو اس کے اور قریب لے گیا۔ یہ عجیب طرح سے چمکتی ہوئی کوئی انتہائی جدید قسم کی سواری تھی اور انسانوں کی بنائی ہی لگتی تھی۔ اچانک یہ اتنی تیزی سے حرکت میں آئی کہ دیکھتے ہی دیکھتے سمندر کی موجوں کی نیچے غائب ہوگئی۔ مجھے اس سازش کے بارے میں بھی بتایا گیا جو زیر سمندر'' ایریا 51 '' کے موضوع سے متعلق ہے۔ نومبر 1998 میں فلوریڈا میں واقع امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے'' ناسا'' کے ہیڈ کوارٹر میں میں نے ایک انٹرویو کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ایک انتہائی معزز اور عالمی شہرت یافتہ برطانوی غوطہ خور'' روب پالمر'' جو بہاماز میں واقع '' بلیو ہولز'' تحقیقاتی مرکز کا کئی سال تک ڈائریکٹر بھی رہا، اس کا کہنا تھا: ''بلیو ہولز'' درحقیقت سمندر کے اندر چھوٹی چھوٹی غاریں ہیں۔ میرے خیال میں یہ اڑن طشتریوں کے نکلنے کی جگہ ہوسکتی ہیں۔'' اس علاقے اور'' ایریا 51 '' کے بارے میں اس غوطہ خور کی تحقیق کامیابی سے آگے بڑھ رہی تھی کہ جولائی 1997 میں اسرائیل کے بحر احمر میں غوطہ خوری کے دوران ہلاک ہوگیا۔ ناسا میں موجود میرے مخبر نے مجھے بتایا کہ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے'' روب پالمر'' کو AUTEC تحقیقاتی ادارے کے حکام نے قتل کرایا ہے کیونکہ اس خفیہ

راز کے بارے میں وہ بہت کچھ جان چکا تھا۔''[1]

② ''لائٹ گائڈڈ میزائل ڈسٹرائر'' نامی جہاز پر مامور راڈار آپریشنل انٹیلی جنس'' رابرٹ پی ریلے'' کہتا ہے:

''اکتوبر 1949 کے آخری دنوں میں ہم گوانتانامو (کیوبا) میں ایک مہم کے بعد واپس آرہے تھے۔ اس وقت ہمارا جہاز کیوبا کے شمال میں سفر کررہا تھا۔ بیشتر ملاح جہاز کی پوزیشن سے واقف نہیں ہوتے مگر میں چونکہ جہاز رانی سے منسلک تھا اس لئے میں جانتا تھا کہ ہم کہاں جارہے تھے؟ ہم اس وقت تکون کے علاقے میں تھے۔ اس وقت رات کے گیارہ بج کر پینتالیس منٹ ہوئے تھے۔ کوئی چلایا کہ جہاز کے دائیں جانب والے نگراں نے کوئی چیز دیکھی ہے اور بے ہوش ہوگیا ہے۔ کوئی اور چلایا کہ راڈار پر کچھ نظر آرہا ہے؟ باہر کوئی پراسرار چیز ہے۔ ہم سب اس چیز کو دیکھنے باہر نکلے، یہ چاند جیسی کوئی چیز تھی جو افق سے بلند ہورہی تھی لیکن اس کا حجم چاند سے تقریباً ایک ہزار گنا زیادہ تھا جیسے سورج نکل رہا ہو۔ وہ چیز خوبصورت روشن تھی مگر اس میں سے روشنی خارج نہیں ہورہی تھی (یہ روشنی باہر کی جانب ہی تھی۔ اندر سے نہیں آرہی تھی)۔ وہ بتدریج پھیلتی جارہی تھی۔ وہ افق پر گیارہ یا پندرہ میل فاصلے پر بلند ہوتی جارہی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ تک اس کا حجم پھیلتا گیا۔ اسے میرے ساتھ موجود ستر یا ایک سو آدمیوں نے دیکھا۔ ان میں سے اکثر تو وقتی طور پر اپنے حواس ہی کھو بیٹھے تھے، ہر شخص اس قدر مبہوت ہوچکا تھا کہ کسی کو فوٹو کھینچنے کا خیال تک نہیں آیا۔ اس واقعے کو لاگ بک (جہاز میں موجود یادداشت لکھنے کی ڈائری) میں درج کیا تھا لیکن جب ہم نارفوک پہنچے تو چند افسران عرشے پر آئے اور جہاز کی لاگ بک اپنے ساتھ لے گئے۔ اب جو لاگ بک میں نے دیکھی اس میں صرف راستے کی تبدیلی کا ذکر تھا اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ جی ہاں! اگلے روز ہم نارفوک پہنچے۔ ہر شخص اس واقعے کے بارے میں بات کررہا تھا۔ ہمارے کپتان نے ہمیں ایک جگہ جمع کیا اور کہا کہ تم اس واقعہ کا کسی

---

① مقالہ "برمودا ٹرائینگل اسٹار گیٹ" از ڈاکٹر مائیکل پریسنجر۔

سے تذکرہ نہ کرو۔''[1]

③ میامی فلوریڈا کے ایک ماہر ملاح ڈون ڈلمو ینکو دوبار ان کا سامنا کر چکے ہیں۔ان کے مطابق اکتوبر 1969 میں وہ سمندر میں تھے کہ تھوڑے سے فاصلے پر ہی انہیں بڑی تیزی کے ساتھ کوئی آبدوز نما چیز آتی دکھائی دی۔ یہ آبدوز نہیں تھی، اس کا رنگ سرمئی تھا اور اس کی لمبائی 150 سے دوسو فٹ تک تھی۔ وہ ٹھیک اس کی سمت آرہی تھی اور ٹکراؤ یقینی تھا۔ ڈون ڈلمو ینکو کہتے ہیں کہ میں نے موٹر بند کی اور بس دعائیں مانگنے لگا۔ پھر میں حیران رہ گیا کہ وہ آبدوز نما چیز میری کشتی کے نیچے سے غوطہ لگا کر اپنی راہ چلتی دور نیلے پانیوں میں غائب ہوگئی۔

④ 11 اپریل 1963 کو بوئنگ 707 سمندر کی لہروں کو دھکیلے اپنی منزل کی طرف رواں تھا۔اس کے پائلٹ اور انجینئر نے دیکھا جو کہ ''سان جوآن'' سے نیویارک کی طرف جا رہے تھے کہ برمودا تکون کے علاقے میں سمندر سے گوبھی کے پھول کے مانند پانی کے ایک بہت بڑے پہاڑ کو بلند ہوتے ہوئے دیکھا۔ایک اور محقق بلی بوتھ اپنے مقالے ''اڑن طشتریاں برمودا تکون میں'' (UFO in the Bermuda Triangle) لکھتے ہیں:

''مجھے امریکی بحریہ کے طیارہ بردار جہاز یو ایس ایس جان ایف کینیڈی پر موجود عملے کے ایک شخص نے بتایا کہ وہ 1971 میں امریکی بحریہ کے جہاز یو ایس ایس جان ایف کینیڈی پر نارفوک ورجینیا سے واپس آرہا تھا۔ وہ اس جہاز پر مواصلات کے مرکز میں ڈیوٹی پر تھا۔ تب ہی مواصلات کے کمرے میں موجود سب ہی لوگوں نے کسی کو چیختے ہوئے سنا ''جہاز کے اوپر کوئی چیز منڈلا رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد کوئی اور چلایا'' دنیا فنا ہونے والی ہے۔'' یہ سن کر ہمارے کمرے سے چھ آدمی اوپر کی طرف دوڑے۔ انہوں نے اوپر نظر ڈالی تو وہ مبہوت رہ گئے۔ ان کے اوپر ایک بہت بڑا اکڑا گھوم رہا تھا، یہ اڑن طشتری تھی اور اس میں سے کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ اس کے اندر سے روشنی پھوٹ رہی تھی جو پیلی سے نارنجی رنگ میں تبدیل ہوجاتی تھی۔ یہ تقریباً بیس سیکنڈ تک جہاز کے اوپر رہی۔ اس دوران جہاز

---

[1] چارلس برلنز کی کتاب: "The Bermuda Triangle".

کے کمپاس، راڈار اور دیگر آلات معطل رہے اور نہ ہی جہاز پر موجود F-4 فینٹم طیارے اسٹارٹ ہو سکے۔

چند دن بعد جب جہاز نارفوک کے قریب پہنچا تو ایک کیپٹن آیا اور اس نے تنبیہ کی کہ جو کچھ جہاز پر آپ لوگوں نے دیکھا ہے وہ جہاز تک ہی محدود رہنا چاہئے۔''

برمودا تکون کے پانی کے اندر غوطہ خوروں نے بارہا سفید چمکدار عجیب قسم کی سواریاں دیکھی ہیں جو بہت تیزی کے ساتھ سفر کرتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ وہی اڑن طشتریاں ہیں جن کو پانی سے نکلتے اور داخل ہوتے دیکھا جاتا رہا ہے۔

اقوام متحدہ: اڑن طشتریوں کو دیکھے جانے کے واقعات جب زیادہ ہونے لگے تو بعض ممالک کی جانب سے یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں اٹھایا گیا اور 1976ء میں اقوام متحدہ نے اس بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا شروع کیا۔ تمام رکن ممالک کو ہدایت کی کہ وہ اڑن طشتریوں کی دریافت کے آلات اپنے اپنے علاقوں میں نصب کریں تاکہ ان کی حرکات وسکنات کو آلات کے ذریعے ریکارڈ کیا جا سکے۔

## حقیقت پر پردہ آخر کیوں؟:

① 1960 میں کیلیفورنیا کے ائیر بیس سے F-101 طرز کا طیارہ تربیتی پرواز کیلئے اڑا۔ اسے ائیر فورس کا ایک میجر اڑا رہا تھا۔ مشن کی تکمیل کے بعد واپس آتے ہوئے یہ طیارہ راڈار پر دیکھا جا رہا تھا۔ اچانک راڈار اسکرین پر طیارے کے نظر آنیوالے عکس کو ایک بڑی اڑن طشتری کے عکس نے ڈھانپ لیا۔ یوں نظر آ رہا تھا کہ جیسے طیارے کو اس طشتری پر اتار لیا گیا ہے۔ اس کے بعد راڈار اسکرین بالکل خالی رہ گئی۔ نہ طیارہ اور نہ ہی اڑن طشتری کا کچھ پتہ تھا۔ تلاش جاری تھی کہ اگلی صبح طیارہ پھر نمودار ہوا جسے اب بھی وہی میجر اڑا رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے طیارے سمیت اس اڑن طشتری میں اتار لیا گیا تھا جہاں ایک انسان نما مخلوق نے اس سے انٹرویو لیا۔ اس کی رپورٹ کے مطابق اسے اور اس کے

طیارے کو دس گھنٹے بعد چھوڑا گیا۔ اس کے بعد پکڑے جانے کے وقت طیارے میں بیس منٹ کا ایندھن تھا اور جب اس کو چھوڑا گیا تب بھی اس میں اتنا ہی ایندھن باقی تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ دس گھنٹے میں اس کا بالکل بھی ایندھن خرچ نہیں ہوا تھا۔ اس میجر کو ایک نفسیاتی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ اس کا کیا ہوا؟ نیز اس واقعے کے تمام گواہوں کو سخت ہدایت کر دی گئی کہ اگر کسی نے اس واقعے کے بارے میں زبان کھولی تو اس کو جرمانے اور قید کی سزا ہو سکتی ہے۔

② کیپٹن تھامس مینٹیل ایک بہت بڑی اڑن طشتری کا تعاقب کرتے ہوئے جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھا۔ 7 جنوری 1948 کو کیپٹن مینٹیل نے P-51 میں پرواز شروع کی۔ اس پرواز کا مقصد ایک بہت بڑی اڑن طشتری کی شناخت کی تصدیق کرنا تھا۔ یہ اڑن طشتری دن کے وقت کھلے آسمان میں بڑی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ اڑن طشتری کے تعاقب کے دوران ہی کیپٹن مینٹیل کی موت واقع ہو گئی اور طیارہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فضاء میں بکھر گیا۔ طیارے کے جو ٹکڑے ملے انہیں دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ جیسے طیارے پر شدید قسم کی گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی ہے۔ فوری طور پر ائیر فورس کی جانب سے اس حادثے کی وضاحت کی گئی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ کیپٹن مینٹیل زہرہ (Venus) سیارے کا تعاقب کر رہا تھا۔

ذرا غور کیجئے! بھلا زہرہ سیارے کا تعاقب کبھی آپ نے سنا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ امریکی حکومت نے برمودا تکون کی طرح اڑن طشتریوں کے بارے میں رونما ہونے والے حادثات پر بھی پردہ ڈالنا چاہا ہے اور اس کی کوشش کی ہے کہ لوگ ان واقعات کے بارے میں اپنی زبانیں بند ہی رکھیں۔

③ سابق امریکی صدر جمی کارٹر (دور صدارت 1977 تا 1981) وہ واحد امریکی صدر ہے جس نے اڑن طشتری خود دیکھنے کا دعویٰ کیا۔ جمی کارٹر کا کہنا ہے:

"I don't laugh any more at people when they say they have

seen UFOs because i have seen one myself "

(An interview to ABC news).

''میں ان لوگوں پر بالکل نہیں ہنستا جو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اڑن طشتریاں دیکھی ہیں کیونکہ میں خود ایک اڑن طشتری دیکھ چکا ہوں۔''①

جمی کارٹر کے بقول جب وہ 1969ء میں جارجیا میں لائنز کلب کے ایک اجلاس میں شریک تھے۔ ان کے ساتھ ان کے اہل خانہ اور دیگر لوگ بھی اڑن طشتری دیکھنے والوں میں تھے۔ اس کے بعد جمی کارٹر نے یہ وعدہ کیا کہ میں وائٹ ہاؤس میں پہنچنے پر اڑن طشتریوں کے واقعات کی تحقیق کے لئے ماہرین اور سائنسدانوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دوں گا تاکہ وہ ہمیں ان کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ لیکن جمی کارٹر امریکہ کی صدارت پر فائز ہونے کے باوجود اپنا وعدہ پورا نہ کر سکے۔ کیوں؟ کیا امریکہ میں کوئی اور بھی قوت ہے جو امریکی صدر سے زیادہ طاقتور ہے؟ کیا اڑن طشتریوں کے مالک کے سامنے امریکی صدر بھی بے بس ہے؟ یا جمی کارٹر کو ''خفیہ طاقت'' نے یہ دھمکی دی اگر جان پیاری ہے تو اڑن طشتریوں کو بھول جاؤ؟

④ ''لائٹ گائڈڈ میزائل ڈسٹرائر'' نامی جہاز پر مامور راڈار آپریشنل انٹیلی جنس ''رابرٹ پی ریلے'' کہتا ہے:۔

''اکتوبر 1949 کے آخری دنوں میں ہم گوانتانامو (کیوبا) میں ایک مہم کے بعد واپس آرہے تھے۔ اس وقت ہمارا جہاز کیوبا کے شمال میں سفر کر رہا تھا۔ بیشتر ملاح جہاز کی پوزیشن سے واقف نہیں ہوتے مگر میں چونکہ جہاز رانی سے منسلک تھا اس لئے میں جانتا تھا کہ ہم کہاں جا رہے تھے؟ ہم اس وقت تکون کے علاقے میں تھے۔ اس وقت رات کے گیارہ بج کر پینتالیس منٹ ہوئے تھے۔ کوئی چلایا کہ جہاز کے دائیں جانب والے نگراں نے کوئی چیز دیکھی ہے اور بے ہوش ہو گیا ہے۔ کوئی اور چلایا کہ راڈار پر کچھ نظر آ رہا ہے؟ باہر کوئی پراسرار چیز ہے۔ ہم سب اس چیز کو دیکھنے باہر نکلے، یہ چاند جیسی کوئی چیز تھی جو افق

① اے بی سی نیوز کو ایک انٹرویو۔

سے بلند ہورہی تھی لیکن اس کا حجم چاند سے تقریباً ایک ہزار گنا زیادہ تھا جیسے سورج نکل رہا ہو۔ وہ چیز خوبصورت روشن تھی مگر اس میں سے روشنی خارج نہیں ہورہی تھی (یہ روشنی باہر کی جانب ہی تھی۔ اندر سے نہیں آرہی تھی)۔ وہ بتدریج پھیلتی جارہی تھی۔ وہ افق پر گیارہ یا پندرہ میل فاصلے پر بلند ہوتی جارہی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ تک اس کا حجم پھیلتا گیا۔ اسے میرے ساتھ موجود ستر یا ایک سو آدمیوں نے دیکھا۔ ان میں سے اکثر تو وقتی طور پر اپنے حواس ہی کھو بیٹھے تھے، ہر شخص اس قدر مبہوت ہو چکا تھا کہ کسی کو فوٹو کھینچنے کا خیال تک نہیں آیا۔ اس واقعے کو لاگ بک (جہاز میں موجود یادداشت لکھنے کی ڈائری) میں درج کیا تھا لیکن جب ہم نارفوک پہنچے تو چند افسران عرشے پر آئے اور جہاز کی لاگ بک اپنے ساتھ لے گئے۔ اب جو لاگ بک میں نے دیکھی اس میں صرف راستے کی تبدیلی کا ذکر تھا اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ جی ہاں! اگلے روز ہم نارفوک پہنچے۔ ہر شخص اس واقعے کے بارے میں بات کررہا تھا۔ ہمارے کپتان نے ہمیں ایک جگہ جمع کیا اور کہا کہ تم اس واقعہ کا کسی سے تذکرہ نہ کرو۔"[1]

⑤ 11 اپریل 1963 کو بوئنگ 707 کے پائلٹ اور انجینئر نے دیکھا وہ "سان جوآن" سے نیویارک کی طرف پرواز کررہے تھے کہ برموداتکون کے علاقے میں سمندر سے گوبھی کے پھول کے مانند پانی کے ایک بہت بڑے پہاڑ کو بلند ہوتے ہوئے دیکھا۔ ایک اور محقق بلی بوتھ اپنے مقالے "اڑن طشتریاں برموداتکون میں" (UFO in the Bermuda Triangle) لکھتے ہیں:

مجھے امریکی بحریہ کے طیارہ بردار جہاز یو ایس ایس جان ایف کینیڈی پر موجود عملے کے ایک شخص نے بتایا کہ وہ 1971 میں امریکی بحریہ کے جہاز یو ایس ایس جان ایف کینیڈی پر نارفوک ورجینیا سے واپس آرہا تھا۔ وہ اس جہاز پر مواصلات کے مرکز میں ڈیوٹی پر تھا۔ تب ہی مواصلات کے کمرے میں موجود سب ہی لوگوں نے کسی کو چیختے ہوئے سنا

---

1 چارلس ... کی کتاب: "The Bermuda Triangle".

''جہاز کے اوپر کوئی چیز منڈلا رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد کوئی اور چلایا'' دنیا فنا ہونے والی ہے۔'' یہ سن کر ہمارے کمرے سے چھ آدمی اوپر کی طرف دوڑے۔ انہوں نے اوپر نظر ڈالی تو وہ مبہوت رہ گئے۔ ان کے اوپر ایک بہت بڑا ٹکڑا گھوم رہا تھا، یہ اڑن طشتری تھی اور اس میں سے کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ اس کے اندر سے روشنی پھوٹ رہی تھی جو پیلی سے نارنجی رنگ میں تبدیل ہو جاتی تھی۔ یہ تقریباً بیس سیکنڈ تک جہاز کے اوپر رہی۔ اس دوران جہاز کے کمپاس، راڈار اور دیگر آلات معطل رہے اور نہ ہی جہاز پر موجود F-4 فینٹم طیارے اسٹارٹ ہو سکے۔

چند دن بعد جب جہاز نارفوک کے قریب پہنچا تو ایک کیپٹن آیا اور اس نے تنبیہ کی کہ جو کچھ جہاز پر آپ لوگوں نے دیکھا ہے وہ جہاز تک ہی محدود رہنا چاہئے۔

برمودا تکون اور اڑن طشتریوں پر تحقیق کرنے والے مشہور محقق چارلس برلٹز نے 1980 میں روزویل انسی ڈینٹ (Roswell Incident) کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے نوے عینی شاہدین کے انٹرویو کئے ہیں کہ اب تک دنیا کے مختلف خطوں میں اڑن طشتریاں حادثات کا شکار ہو کر زمین پر گر چکی ہیں۔

⑥ 1975ء میں امریکی ریاست ایریزونا کے علاقے اسنوفلیک کے قریب جنگلات کا افسر والٹن اپنے پانچ دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ پانچوں نے اپنی کار کے اوپر ایک روشنی کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا۔ والٹن گاڑی سے اترا اور روشنی کی جانب دوڑ لگادی۔ اسی وقت اس کے اوپر ایک شعاع پڑی اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اس کے دوستوں نے اس کو گرتا دیکھ کر اس کی طرف دوڑ لگائی لیکن والٹن غائب تھا۔ دوستوں کی سمجھ میں نہیں آ سکا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس کو آسمان نگل گیا یا زمین کھا گئی۔ پانچ دن کے بعد والٹن اسی جگہ کے قریب سے ملا۔ اس نے بتایا کہ وہ پانچ دن اڑن طشتری میں اسی مخلوق کے ساتھ رہا ہے۔

⑦ 2 جولائی 1947ء بدھ کی شام روزویل نیو میکسکو میں اڑن طشتریاں حادثے کا شکار ہو گئیں۔ روزویل آرمی ایئر بیس نے ان اڑن طشتریوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ میں آٹھ

اجنبی (Aliens) تھے جن میں سے چھ مر چکے تھے اور دو زندہ تھے۔

(Crash at Corona)

اس کے بعد اڑن طشتری والوں سے امریکی حکومت نے ایک خفیہ علاقے جس کو ایریا 51 کہا جاتا تھا' خفیہ مذاکرات کئے۔ روزویل ڈیلی ریکارڈ اخبار نے اس حادثے کی خبر 8 جولائی 1947 کو پہلے صفحہ پر اس سرخی کے ساتھ شائع کی:

"RAAF Captures Flying Saucer on Ranch in Roswell Region"

یہ باقاعدہ پریس ریلیز تھی جو امریکی ایئر فورس کے کرنل ولیم بلین چرڈ کے حکم سے میڈیا کو جاری کی گئی تھی لیکن حیرت کی بات ہے کہ کرنل ولیم نے چند گھنٹے بعد ہی اپنی اس پریس ریلیز کی تردید کردی اور اگلے دن کے اخباروں میں یہ بیان شائع کرایا کہ یہ اڑن طشتریاں نہیں بلکہ موسمی غبارے تھے۔ ذرا آپ امریکیوں کی سادگی پر غور کیجئے۔ امریکی ایئر فورس کرنل کو اتنی بھی پہچان نہ ہو سکی کہ یہ غبارے ہیں یا اڑن طشتریاں؟

تمام لکھنے والوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ بھی یہی لکھیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی گئیں لیکن ''میک بریزل بج'' نامی سائینٹسٹ نے تباہ شدہ اڑن طشتریوں کا ملبہ سب سے پہلے دیکھا تھا اس نے 9 جولائی کے مضمون میں صاف کہا کہ وہ موسمی غباروں کو اچھی طرح پہچانتا ہے لیکن اس بار جو ملبہ اس نے دیکھا وہ غبارے نہیں تھے۔

اس مضمون کے فوراً بعد بریزل کو کئی دنوں کے لئے غائب کر دیا گیا اور جب وہ واپس آیا تو اس موضوع پر پھر کبھی بات نہیں کی۔ جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ہو۔

اڑن طشتریوں کو دنیا کے مختلف خطوں میں دیکھا گیا ہے لیکن ان کی حقیقت کو بھی گڈمڈ کرنے کی کوشش کی گئی حتیٰ کہ بعض نے تو ان کے وجود کا ہی انکار کر دیا ہے کہ ایسی کوئی چیز دنیا میں پائی ہی نہیں جاتی۔ ان کے بارے میں ایک یہ نظریہ مشہور کرنے کی کوشش کی گئی کہ یہ

خلائی مخلوق کی سواری ہے اور ان میں خلائی مخلوق سوار ہو کر ہماری اس دنیا میں گھومنے پھرنے کی غرض سے آجاتی ہے۔ یہ نظریہ اصلی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ اڑن طشتریوں کے وجود کا انکار اب اس وجہ سے بھی ممکن نہیں رہا کہ ان کو دیکھے جانے کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔ نیز بیک وقت دیکھنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان سب پر کسی وہم، تخیل یا جھوٹ کا الزام لگا کر رد نہیں کیا جا سکتا۔ گزشتہ چند سالوں میں لوگوں نے ان کی تصویریں اور ویڈیو بھی بنائی ہے۔

امریکہ کی ذہنی غلامی میں مبتلا لوگ وہاں کی انسانی آزادی اور آزادی صحافت کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔ یہ خیال محض مرعوبیت ہے، ورنہ وہ بھی جانتے ہیں کہ امریکہ میں صرف انہی امور پر لکھنے بولنے کی آزادی ہے جس سے وہاں کی خفیہ قوتوں کے مفادات پر ضرب نہ پڑتی ہو لیکن ایسا کوئی بھی مسئلہ جس کو وہ ظاہر کرنا نہ چاہتے ہوں اس بارے میں امریکی صدر کو بھی منہ بند رکھنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

برموداتکون اور اڑن طشتریوں کے بارے میں سیکڑوں تحقیقی ٹیمیں بنائی گئیں۔ تحقیقات ہوئیں لیکن رپورٹ کبھی منظر عام پر نہیں آنے دی گئی۔ تمام رپورٹیں فائلوں میں بند پڑی رہ گئیں۔ اگر کسی نے بات نہ مان کر اپنی تحقیق کو جاری رکھا تو اس کو جان سے ہی ہاتھ دھونا پڑا۔

ابتدا میں اڑن طشتری دیکھنے کی گواہی دینے والے وہمی (Fantasy Prone) ہیں لیکن جب وائٹ ہاؤس کے اوپر بیک وقت بیس اڑن طشتریاں نظر آئیں تو اب ایک اور بہانہ بنایا گیا۔ لوگوں کو یہ بتایا گیا کہ یہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہے جو ''پکنک'' منانے ہماری زمین پر آجاتی ہے۔

آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اگر یہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہے تو ان کے بارے میں تحقیق کرنے والوں کو موت کی نیند کیوں سلا دیا گیا۔ چنانچہ غیر جانب دار محققین کو اس بات کا یقین ہے کہ ان کے بارے میں اپنا کچھ ضرور ہے جس کو امریکہ میں موجود انتہائی طاقتور لیکن

خفیہ ہاتھ دنیا والوں سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جیسوب کو پراسرار طور پر قتل کر دیا گیا کیونکہ وہ اڑن طشتریوں اور برمودا تکون کی حقیقت تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر جیسوب اپنے ان نظریات کے بارے میں ڈاکٹر ویلنٹائن سے گفتگو کرنے جا رہے تھے لیکن ان کو راستے ہی میں مار دیا گیا۔ ان کی کار کے ایگزہاسٹ سے ایک فیوز منسلک کر کے کار کے اندر لے جایا گیا تھا جس کے نتیجے میں کاربن مونو آکسائیڈ گیس کار کے اندر بھر گئی تھی۔ ڈاکٹر ویلنٹائن کے بیان کے مطابق ''جس وقت پولیس ڈاکٹر جیسوب کی کار کے پاس پہنچی اس وقت ڈاکٹر زندہ تھے (اس کا مطلب ہے کہ ان کو مر جانے دیا گیا) ان کے نظریات بہت ایڈوانسڈ تھے اور ایسے لوگ موجود تھے جنہیں ان نظریات کا لوگوں کے سامنے آنا پسند نہیں تھا۔''

اس کے بعد ڈاکٹر جیسوب کے تحقیقی سلسلے کو ایک اور بڑے سائنسداں جیمس ای میکڈونلڈ نے آگے بڑھانا چاہا لیکن 13 جون 1971ء کو اس کے سر میں گولی مار کر اس کو بھی خلاؤں سے پار پہنچا دیا گیا۔ سرکاری اعلان وہی تھا کہ اس نے خودکشی کی ہے۔

اسی جرم کی پاداش میں ایک اور سائنسدان روب پالمر کو زندہ ہی بحر احمر میں ڈبو دیا گیا۔ سابق امریکی صدر جمی کارٹر وعدے کے باوجود اس بارے میں کوئی تحقیق نہیں کرا سکے۔ برطانیہ اور امریکہ میں کئی وزراء اعظم اور صدور اپنی انتخابی مہموں کے دوران اپنے ووٹروں سے یہ وعدہ کر چکے تھے کہ وہ الیکشن میں کامیاب ہو کر ان تمام رپورٹوں کا منظر عام پر لائیں گے جو اڑن طشتریوں سے متعلق فائلوں میں بند پڑی ہیں۔ موجودہ امریکی صدر باراک اوباما بھی انہی وعدہ کرنے والوں میں شامل ہیں۔

غور کرنے کی بات ہے کہ اگر یہ اڑن طشتریاں خلائی مخلوق کی ملکیت ہیں تو اس کے بارے میں رپورٹ شائع کرنے میں امریکی صدر اور برطانوی وزیر اعظم کو کیا چیز روک رہی ہے اور تحقیق کرنے والوں کو قتل کیوں کرا دیا جاتا ہے۔

**اُڑن طشتری کا لقمہ:** امریکی فوج کا ٹرانسپورٹ طیارہ محو پرواز تھا۔ اس میں 26 افراد سوار

تھے۔اس کو راڈار کی اسکرین پر واضح دیکھا گیا۔راڈار کی اسکرین پر بیٹھے امریکی اہلکار کو اچانک یوں لگا جیسے اس کے سامنے کوئی گیند آ کر گری ہو۔ یہ گیند نہیں تھی بلکہ اڑن طشتری تھی جو اچانک اس کی اسکرین پر نمودار ہوئی تھی اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ امریکی فوج کے ٹرانسپورٹ طیارے کی جانب بڑھ رہی تھی۔راڈار کی اسکرین پر بیٹھے اہلکار نے طیارے کے پائلٹ کو خبردار کرنا چاہا لیکن اسکو یہ مہلت نہ مل سکی اور اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اڑن طشتری طیارے کے ساتھ اس طرح جا ملی جیسے دو جسم ایک ہو گئے ہوں۔ گویا اڑن طشتری نے پورے طیارے کو مع 26 افراد کے اپنے اندر نگل لیا تھا۔ اس کے بعد اڑن طشتری کی رفتار دوگنی ہو گئی اور راڈار کی حدود سے نکل کر ایک لمحے میں غائب ہو گئی۔فوراً ہی امریکی فضائیہ حرکت میں آئی اور علاقے کی فضائیں اور سمندر چھان مارا لیکن کچھ پتہ نہ لگ سکا۔

**بمبار جیٹ طیارہ F-86 غائب:** امریکی فضائیہ کے ایک ایئر بیس کے راڈار پر ایک اڑن طشتری ظاہر ہوئی اس کے تعاقب میں امریکی بمبار جیٹ طیارہ F-86 فوراً اڑا۔ اس طیارے نے اڑن طشتری کی تلاش میں وسیع میدان کا چکر کاٹا، تبھی اچانک راڈار کی اسکرین پر بیٹھے امریکی اہلکار نے راڈار کی اسکرین پر اڑن طشتری کو سیدھا امریکی طیارے کی جانب آتا ہوا دیکھا۔اس نے طیارے کے پائلٹ کو فوراً پیغام ارسال کر کے اس خطرے کی جانب آتا ہوا دیکھا لیکن چند لمحوں میں ہی اس کو یوں لگا جیسے اڑن طشتری طیارے سے ٹکرائی ہے لیکن اس کے بعد راڈار کی اسکرین پر صرف اڑن طشتری نظر آ رہی تھی اور طیارے کا کہیں کچھ پتہ نہیں تھا۔راڈار پر مامور اہلکاروں نے اڑن طشتری سے رابطہ کرنا چاہا لیکن اس لمحے اڑن طشتری بھی غائب تھی۔ یوں لگتا تھا کی جیسے طیارے کو اڑن طشتری نے اپنے اندر نگل لیا ہو۔

اس کے بعد امریکی فوج، فضائیہ اور تمام انتظامیہ اپنے F-86 طیارے کی تلاش کرتے رہے لیکن پورا طیارہ کہاں غائب ہوا امریکہ کی ٹیکنالوجی اس کو تلاش کرنے میں ناکام رہی۔ حتیٰ کہ کسی حادثہ کا کوئی نشان یا طیارے کا کوئی ملبہ بھی ان کے ہاتھ نہ آ سکا۔

**ہماری طرح انسان:** جن محققین نے غیر جانبداری کے ساتھ برمودا تکون پر تحقیقی کام کیا

ہے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اڑن طشتریوں والے کوئی خلائی مخلوق نہیں جیسا کہ ان کے بارے میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی رہی ہے بلکہ ہماری اسی دنیا کے انسان ہیں۔ البتہ وہ اپنے حلیے اپنے لباس اور اپنی چال ڈھال سے یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ انسان نہیں بلکہ خلائی مخلوق ہیں۔ ان کا جسم ہمارے جسم کی طرح ہے۔ ناک' کان' منہ' آنکھیں ہاتھ' پاؤں اور دیگر تمام اعضاء بھی عام انسانوں کی طرح ہیں۔ اس کی دلیل میں بہت سارے واقعات ہیں۔ جن کی تفصیل میں نہ جاتے ہوئے صرف اتنا سمجھنا کافی ہے کہ اڑن طشتری والوں کے ذریعے جن افراد کو اغواء کیا جارہا ہے ان کے بیان کے مطابق اغوا کرنے والے ہماری طرح انسان ہی ہیں۔ البتہ وہ ہر زبان میں بات کر سکتے ہیں۔

مشہور سائنسدان البرٹ آئنسٹائن کا بھی اس بارے میں یہی نظریہ ہے۔ ہفت روزہ الاسبوع العربی نے 29 جنوری 1979ء کے شمارے میں لکھا ''البرٹ آئنسٹائن کے مطابق بلاشک وتردید اڑن طشتریاں موجود ہیں اور یہ اڑن طشتریاں جن ہاتھوں کے کنٹرول میں ہیں وہ بھی انسان ہی ہیں۔''

جو اڑن طشتریاں حادثات کا شکار ہوئیں ان میں سے ملنے والی لاشیں انسانوں کی تھیں۔ اگر یہ انسان ہی ہیں تو ان کا بادشاہ یا مالک کون ہے؟ اس قدر جدید ٹیکنالوجی اور بے پناہ خفیہ کمین گاہوں میں بیٹھ کر وہ کس کے خلاف جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں؟ امریکی صدر آئزن ہاور سے انہوں نے ملاقات کی' دیگر امریکی صدوران کے بارے میں رپورٹیں شائع کیوں نہیں کرتے؟

ان سب باتوں سے یہ سمجھ آتا ہے کہ ان کی حقیقت کے بارے میں اس یہودی لابی کو اچھی طرح علم ہے جو امریکہ وبرطانیہ سمیت اس وقت تمام دنیا پر قابض ہے۔ جبکہ اڑن طشتری والے خواہ وہ جو بھی ہیں اس یہودی لابی سے زیادہ طاقتور ہیں۔

اڑن طشتری والوں کا حیرت انگیز جدید ترین نظام اور یہ دنیا: وہ کون ہیں جو ہماری اس معلوم دنیا کی ٹیکنالوجی سے کئی صدیاں آگے ہیں؟ فضاؤں' خلاؤں' خشکی وتر میں اگر ان

کے پاس اتنی جدید ٹیکنالوجی ہے تو دیگر روزمرہ کے استعمال کی اشیاء ان کے پاس کیسی ہوں گی؟

میڈیکل کے شعبے میں جیسا کہ پہلے بعض اغواء کنندگان کے حوالے سے یہ بتایا جاچکا ہے کہ اڑن طشتری والوں سے ملاقات کے بعد ان میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوئی ہے نیز فادر فریکیڈو کے بیان کے مطابق دائمی اور پیدائشی مریضوں کا صحت یاب ہو جانا۔ اس بات سے اس شعبے میں ان کی ترقی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ دائمی اور پیدائشی مریضوں کا کامیاب علاج کر سکتے ہیں۔ جسے دیکھ کر کمزور ایمان والے انہیں شاید خدا سمجھ بیٹھیں۔

کلوننگ: اس وقت ایسے ٹیکے مارکیٹ میں موجود ہیں جن کو لگانے سے گائے بھینس وغیرہ کئی گناہ زیادہ دودھ دینے لگتی ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ برمودا والوں کی اس شعبے میں ترقی کا اندازہ لگائیے۔ کیا ایسا کہہ سکتے ہیں کہ وہ گائے بھینسوں کے تھن دودھ سے بھرنے کے علاوہ تھنوں کو دودھ سے سکھانے کی قوت بھی حاصل کر چکے ہیں؟ یقیناً لیزر شعاعوں کے ذریعے یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے اور کلوننگ کے ذریعے مرے ہوئے جانوروں کو زندہ کر کے دکھا سکتے ہیں؟

لیزر شعاؤں کے کمال: لیزر شعاؤں کے بارے میں آپ تھوڑا بہت جانتے ہوں گے۔ اس وقت کی ٹیکنالوجی میں اس کو جدید ترین سمجھا جا رہا ہے۔ لیزر شعاعوں کے استعمال پر اگر کوئی قوت عبور حاصل کر چکی ہو تو وہ ایسے ایسے کارنامے انجام دے سکتی ہے کہ لوگ اس کو معجزہ سمجھ کر اس کی طاقت پر ایمان لا بیٹھیں گے۔ لیزر شعاعوں کے ذریعے بڑے سے بڑے سرسبز کھیتوں کو منٹوں میں سکھا کر بنجر بنایا جاسکتا ہے، بنجر زمین کو لہلہاتے ہرے بھرے کھیت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ آسانی کے لئے اس کو تفصیل سے سمجھتے چلئے۔

آپ ٹی وی کمپیوٹر سکرین پر جو کچھ دیکھتے ہیں یہ صرف شعاعیں ہی ہوتی ہیں۔ جو مختلف جاندار و بے جان مناظر کی شکل میں آپ کو اسکرین پر نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ ان مناظر کو دیکھنے کے لئے ابھی آپ ایک اسکرین کے محتاج ہیں لیکن مستقبل قریب میں یہ سب کچھ دیکھنے کے لئے اسکرین کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیزر شعاعیں براہِ راست کسی بھی جگہ مار کر

یہ سب کچھ دیکھا جا سکے گا حتیٰ کہ فضاء میں بھی۔ آپ دیکھیں گے کہ کسی چوک پر کمپنی کا اشتہار آپ کو حرکت کرتا ہوا نظر آ رہا ہو گا لیکن سائن بورڈ کے بغیر۔ اشتہار کے لئے سائن بورڈ کی ضرورت نہیں ہو گی بلکہ براہ راست فضاء میں لیزر شعاعوں سے وہی منظر بنا دیا جائے گا جو سائن بورڈ پر بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح ٹی وی اسکرین کے بغیر وہ سب کچھ فضاء میں دکھا دیا جائے گا جو ٹی وی سکرین پر نظر آتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی بنجر زمین پر لیزر شعاعیں ڈال کر سرسبز کھیت کا منظر دکھانا چاہیں تو دکھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ان شعاعوں کے ذریعے بڑی بڑی عمارتوں کو غائب کر دینا، زمین اور سمندر میں زلزلے پیدا کرنا، انسان کے دو ٹکڑے کر کے لوگوں کو دکھانا یعنی بعض چیزوں میں حقیقی تباہی اور اکثر میں نظر بندی کا کام لیزر شعاعوں سے لیا جا سکتا ہے۔

اس وقت امریکہ کے پاس لیزر گائیڈڈ میزائل' طیاروں اور میزائلوں کو تباہ کرنیوالی لیزر شعاعیں ہیں لیکن ابتدائی مرحلے میں۔ تو کیا آپ کا ذہن اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا کہ برمودا تکون والے لیزر شعاعوں پر عبور حاصل کر چکے ہیں؟

**مواصلات کا نظام:** اڑن طشتریوں کے بارے میں آپ نے پڑھا کہ ان کے ظاہر ہونے سے دنیا کا جدید مواصلاتی نظام ٹھپ ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہزاروں کلا میٹر دوسرے سیٹلائٹ کی فلموں کو صاف کرنے کی صلاحیت ان میں ہے۔ ذرا تصور کیجئے کہ اس میدان میں وہ کتنے آگے ہوں گے۔ دنیا کے تمام ای میل' فون کالیں' ایس ایم ایس کیا پہلے ان کے پاس جاتے ہیں؟

انٹرنیٹ نظام کے بارے میں اہل فن کے ہاں یہ مشہور ہے یہ سارا نظام پینٹا گون سے کنٹرول ہوتا۔ اس کا ''مین سرور'' (Main Server) پینٹا گون ہے۔ شاید ایسا نہیں ہے بلکہ برمودا والوں کی ٹیکنالوجی کے بارے میں جاننے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سارا نظام ان کے سامنے اس طرح ہے جیسے کمپیوٹر کی اسکرین آپ کے سامنے۔ کیونکہ یہ سارا نظام سیٹیلائٹ سے چل رہا ہے۔ سیٹیلائٹ کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ برمودا کے اندر

بیٹھے بیٹھے وہ کس طرح سیٹیلائٹ کے ڈیٹا کو کنٹرول کر لیتے ہیں۔

کوئی بھی کمپیوٹر انٹرنیٹ سے منسلک ہونے کے بعد کیا ان کی نظروں سے بچا رہ سکتا ہے۔؟ نادرا' آن لائن بینکنگ' ٹکٹنگ' شاپنگ' جگہ جگہ لگے سیکورٹی کیمرے یہ سب معلومات برمودا کی کھڑکیوں (Windows) سے انہی قوتوں کے پاس تو نہیں جاتیں۔ یہ جو ونڈوز (Windows) آپ اپنے کمپیوٹر میں استعمال کرتے ہیں کبھی سوچا یہ کس کی کھڑکیاں (ونڈوز) ہیں۔ یہ کھڑکیاں آپ کے لئے ہیں یا برمودا والوں کے لئے جن سے وہ ساری دنیا کو جھانک رہے ہیں؟

بازار میں ایسے جدید لیپ ٹاپ دستیاب ہیں جو ہر وقت انٹرنیٹ سے منسلک رہتے ہیں۔ آپ اس میں جتنا بھی ڈیٹا رکھنا چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ لاکھوں گیگا یا کروڑ گیگا لیکن ان میں ہارڈ ڈسک نہیں ہے۔ بلکہ آپ جو کچھ بھی اپنے کمپیوٹر میں ڈال رہے ہیں وہ ''مین سرور'' میں موجود ہے۔ آپ جب چاہیں اپنا ڈیٹا اپنی اسکرین پر دیکھ سکتے ہیں ...... لیکن جب تک ''مین سرور'' والے چاہیں۔ فکر کیجئے یہ ترقی ہے یا تنزلی۔؟ یہ بھروسے مند چیز ہے یا اچانک سب کچھ غائب کر دینے والی۔؟

**مسلمانوں کا لائحہ عمل:** برمودا تکون کے بارے میں اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں اور اتنی جدید ٹیکنالوجی ان قوتوں نے کس سے جنگ کرنے کے لئے بنائی ہے اور ان کے مقاصد کیا ہیں؟

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ دنیا میں خیر اور شر کی قوتیں پائی جاتی ہیں اور اس وقت خیر و شر اور حق و باطل کے درمیان معرکہ فیصلہ کن مراحل سے گزر رہا ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ برمودا تکون میں موجود قوتیں یقیناً شر سے تعلق رکھتی ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام تیاری دنیا سے حق کو ختم کر کے باطل کی حکومت قائم کرنے' سچ کو مٹا کر جھوٹ کا رائج کرے اور اسلام سے ہٹا کر جھوٹے خدا اور ابلیس کی پروردہ کانے دجال کی خدائی کے سامنے دنیا کو جھکانے کے لئے کی

جا رہی ہیں۔ جس قسم کے واقعات برموداتکون اور اڑن طشتریوں کے سلسلے میں سننے میں آتے رہے ہیں اگر احادیث نبوی کی روشنی میں ان کا تجزیہ کیا جائے تو ایک مسلمان کا ذہن فوراً اس فتنہ عظیم کی طرف جانا چاہئے جو تاریخ انسانی کا سب سے خطرناک فتنہ ہوگا۔ جس فتنے سے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے اور ہمارے نبی ﷺ بھی اپنی امت کو بار بار ڈرایا کرتے تھے۔

یہ فتنہ دجال ہے جس کو یاد کر کے صحابہ کرام رونے لگتے تھے۔ خود نبی کریم ﷺ اتنے فکر مند رہتے کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکے (ابن صیاد) کی خبر آپ کو ملی جس میں دجال کی نشانیاں پائی جاتی تھیں تو آپ خود اس کے گھر تشریف لے جاتے اور چھپ چھپ کر اس کے بارے میں تحقیقات کرتے تھے۔

آج کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی باتوں کو سچا ماننے والی امت اپنے گردوپیش کے تمام خطرات سے بے نیاز نامعلوم سمتوں میں بھٹکتی پھر رہی ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اڑن طشتریوں اور برموداتکون کے واقعات کی بھنک لگتے ہی سنجیدگی سے اس موضوع کی طرف توجہ کرتے لیکن لگتا یوں ہے کہ دجال کے نکلنے کا وقت قریب ہے کہ علماء نے بھی اس کا تذکرہ منبر و محراب سے کرنا چھوڑ دیا ہے۔

جس طرح نبی کریم ﷺ کا عمل ابن صیاد کے بارے میں تھا کہ دجال کی کچھ نشانیوں کی وجہ سے اس کے بارے میں خود جا کر تحقیقات فرماتے تھے سو ہمیں بھی برموداتکون اور اڑن طشتریوں کے بارے میں یہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ زبان مبارک سے جو نشانیاں دجال کے بارے میں بیان فرمائی گئی ہیں وہ برموداتکون اور اڑن طشتریوں والوں میں پائی تو نہیں جا رہیں؟

دنیا میں جاری حق و باطل کے مابین جاری اس جنگ میں ایک فریق ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ برموداتکون میں موجود اتنی جدید ٹیکنالوجی کی حامل قوت کون ہے؟ ساری دنیا میں جاری کفر و اسلام کی اس فیصلہ کن لڑائی میں یہ قوت کس کے ساتھ ہے؟

**محققین کے مختلف نظریات:** اسپین کے تجزیہ نگار اڑن طشتریوں کو شیطانی مظاہر کہتے ہیں۔ ایک رومن کیتھولک پادری فادر فریگیڈو جو اڑن طشتریوں کے بارے میں سند سمجھے جاتے ہیں کہتے ہیں:

''یہ سب شیطانی چرخہ ہے۔ چرچ اور ہمارے اجداد جن کو شیطان کہتے ہیں وہ اب اڑن طشتریوں کے ہواباز کہلاتے ہیں۔ اڑن طشتریوں کے شاہدین ان کے پرواز کے وقت اکثر سلفر کی بو محسوس کرتے ہیں۔ یہ شیطان کو مارے جانے والے گندھک کے پتھروں کی بو ہے۔''

میرے (مصنف محمد عیسیٰ داؤد الاطال مصری) نزدیک اڑن طشتریاں دجال کی ملکیت اور اسی کی ایجاد ہیں نیز برموداتکون کے اندر اس نے ابلیس کی مدد سے تکون کی شکل کا قلعہ نما محل بنایا ہوا ہے (برموداتکون کے اندر مختلف قسم کی تعمیرات غوطہ خوروں نے دیکھی ہیں) جہاں سے بیٹھ کر وہ اپنے چیلوں کو ہدایات دے رہا ہے اور اپنے نکلنے کے وقت کا انتظار کر رہا ہے۔ اس پورے مشن میں اس کو ابلیس اور اس کے تمام شیاطین کی مدد حاصل ہے۔ جو تمام دنیا کے اندر سیاسی، اقتصادی، سماجی اور عسکری میدانوں میں جاری ہے۔ کس ملک میں کس کی حکومت ہونی چاہئے اور کس ملک کو تباہ کرنا ہے؟ نیز دنیا میں جاری دریاؤں پر خصوصاً مسلم دنیا میں کہاں کہاں ڈیم بنانے ہیں۔ اپنے حامی مسلک والی اقوام کو اقتدار میں لانا ہے اور ہر اس قوم اور فرد کو ابھی سے راستے سے ہٹانا ہے جو آگے چل کر دجال کے سامنے کھڑا ہو سکے۔

جہاں تک برموداتکون میں ابلیس کے مرکز کا تعلق ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں البتہ دجال کی وہاں موجودگی پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کو مشرق میں بیان فرمایا تھا جب کہ برموداتکون مغرب میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد دجال اس طرح بندھا ہوا نہیں رہا بلکہ وہ زنجیروں سے آزاد ہو گیا تھا اور مستقل اپنے خروج کے لئے راہ ہموار کرتا رہا ہے۔ البتہ اس کو مکمل آزادی اسی وقت ملے گی جب وہ دنیا کے سامنے ظاہر ہو کر اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ برموداتکون میں ابلیس ہو اور دجال جاپان کے شیطانی سمندر میں یا

ایران کے اصفہان میں ہی ہو اور اس طرح دونوں کا آپس میں رابطہ ہو اور دونوں جگہوں سے اسلام کے خلاف بلکہ پوری انسانیت کے خلاف سازشیں کی جا رہی ہوں۔ واضح رہے کہ جاپان کا شیطانی سمندر مشرق میں ہی ہے۔

دجال آزاد یا قید و بند میں؟: دجال کے خروج تک زنجیروں میں جکڑے رہنے کا جہاں تک تعلق ہے تو اس بارے میں کوئی حدیث نہیں مل سکی۔ البتہ صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ دجال اپنے خدائی کے اعلان سے پہلے زنجیرں میں جکڑا ہوا نہیں ہوگا۔ (کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ دجال اعلان خدائی سے پہلے عراق پر تین سال حکومت کرے گا، اعلان نبوت کرے گا اور پھر اعلان خدائی۔ وضاحت کے لیے دیکھئے اسی کتاب میں دجال سے متعلق احادیث) بلکہ آزاد اور متحرک ہوگا اور اس کے پاس قوت بھی ہوگی۔ میڈیا کے ذریعے اس کی شخصیت کو ایک مصلح (reformer) اور عظیم رہنما کے طور پر لوگوں میں اس کی شہرت ہوگی۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ وہ پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ نبوت کا دعویٰ وہی شخص کر سکتا ہے جس کے کچھ پیروکار موجود ہوں۔ اور وہ آزاد ہو۔ کسی نامعلوم جزیرے میں زنجیروں میں جکڑا شخص نبوت کا دعویٰ کس کے سامنے کرے گا اور کس کو اپنی نبوت پر قائل کرے گا۔

امام حاکم نے اپنی مستدرک میں دجال کے بارے میں طویل حدیث نقل کی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے:

"انه یخرج من خلة بین العراق والشام فعاث یمیناوعاث شمالایا عباد الله فاثبتوافانه یدافیقول انا نبی ولانبی بعدی ثم یثنی حتی یقول انا ربکم ولن تروا ربکم حتی تموتوا"[1]

"بیشک وہ (دجال) اس راستے سے نکلے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ سو وہ دائیں بائیں بہت زیادہ فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت

[1] مستدرک حاکم مع تعلیقات الذھبی: حدیث نمبر 8620.

قدم رہنا۔ پہلے وہ یہ کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے
گا۔ پھر وہ اور دعوے کرے گا یہاں تک کہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔
حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

اس حدیث سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ وہ خدائی کے اعلان سے پہلے آزاد ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک اور صحیح حدیث بھی اس بات کو ثابت کررہی ہے کہ دجال اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا کے حالات سے باخبر ہوگا۔ البتہ مکمل آزادی اور اصل حیثیت خدائی کے اعلان کے بعد ظاہر ہوگی۔ اس سے پہلے کچھ پابندیاں اس پر ہوں گی۔

## برمودا ٹرائی اینگل

**ایک مسلمان کا حق:** اڑن طشتریاں، برموداتکون اور شیطانی سمندر ایسے موضوع ہیں جو آپ مختلف انداز میں سنتے اور پڑھتے چلے آرہے ہوں گے۔ دراصل یہ سب شیطانی اور دجالی قوتیں ہیں۔

ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس مسئلہ کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھے۔ نیز جو کچھ دنیا کے سامنے اس علاقے کے بارے میں بتایا جاتا رہا ہے کیا یہ سب افسانہ ہے یا حقیقت۔ اگر حقیقت ہے تو پھر اس پانی کے اندر ایسا کیا ہے جو آج تک ہزاروں افراد کو نگل گیا' سیکڑوں جہاز غائب ہوگئے اور کسی کو کچھ پتہ نہ چلا؟ کیا ابلیس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہے؟ یا کانا دجال اس علاقے میں موجود ہے؟

بڑے بڑے دیوہیکل جہازوں کا پرسکون سمندر میں بغیر کسی خرابی یا حادثے کے اچانک غائب ہوجانا۔ کبھی مسافروں کا بچ جانا اور جہازوں کا اغوا کیا جانا، کبھی جہازوں کا صحیح حالت میں بچ جانا اور مسافروں کا اغوا کرلیا جانا۔ فضاء میں اڑتے ہوئے جہازوں کا دیکھتے ہی دیکھتے کہیں گم ہوجانا یہ سب ایسے واقعات ہیں جن کی تشریح آج تک دل کو مطمئن نہیں کرسکی۔ ان کا غائب ہونا اس قدر تیز ہوتا کہ طیاروں کے پائلٹ یا جہاز کے کپتان کو

ایمرجنسی پیغام بھیجنے کی مہلت بھی نہیں مل پاتی۔ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ غائب ہونے والے طیاروں، جہازوں اور مسافروں کا کبھی کوئی نام ونشان بھی نہ مل سکا۔ اس علاقے میں رونما ہونے والے تمام حادثات میں ایک بات انتہائی اہم ہے کہ جتنے بھی حادثات ہوئے اس وقت وہاں موسم بالکل معتدل اور دن کا وقت تھا۔ چنانچہ موسم کی خرابی کا بھی اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ طیاروں اور جہازوں سے ان کے ہیڈ کوارٹر کا رابطہ اچانک منقطع ہو گیا گویا ریڈیو سگنل کسی نے جام کر دیئے ہوں۔

**قوت کشش یا دجالی قوت:** اکثر محققین اس بات پر متفق ہیں شیطانی سمندر اور برمودا تکون میں ایسی پراسرار کشش ہے جو ہماری اس کشش سے مختلف ہے جس کو ہم جانتے ہیں۔ برمودا تکون اور شیطانی سمندر لوگوں کے لئے ایک پراسرار علاقہ بن چکا ہے۔ جس کے بارے میں جاننے کے لئے انسانی تجسس بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مسلم محققین کا خیال ہے کہ شیطانی سمندر اور برمودا تکون کے اندر دجال نے خفیہ پناہ گاہیں بنائی ہوئی ہیں جہاں سے وہ دنیا کے نظام کو کنٹرول کر رہا ہے۔ میں (مصنف محمد عیسیٰ داؤد الاطال مصری) انہی محققین سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس بارے میں بھی ہم تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

**ابتدائی تعارف:** برمودا بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) کے کل 300 جزیروں پر مشتمل علاقہ ہے۔ جن میں اکثر غیر آباد ہیں۔ صرف بیس جزیروں پر انسان آباد ہیں وہ بھی بہت کم تعداد میں۔ جو علاقہ خطرناک سمجھا جاتا ہے اس کو برمودا تکون کہتے ہیں۔ اس تکون کا کل رقبہ 1140000 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کا شمالی سرا جزائر برمودا اور جنوب مشرقی سرا پورٹو ریکو اور جنوب مغربی سرا میامی (فلوریڈا امریکی مشہور ریاست) ہے۔ اس کا تکون میامی (فلوریڈا) میں بنتا ہے۔ جی ہاں فلوریڈا۔ فلوریڈا کے معنی ہیں:

''اس خدا کا شہر جس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔''

☆ برمودا تکون کے محل وقوع کو ظاہر کرنے والے نقشے اور تصاویر کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

تقریباً چار سو سال سے کسی انسان نے ان ویران جزیروں میں جا کر آباد ہونے کی کوشش نہیں کی ہے۔ یہاں تک کہ جہاز کے کیپٹن تک اس علاقے سے دور ہی رہتے ہیں۔ ان میں ایک جملہ بڑا عام ہے جو وہ ایک دوسرے کو نصیحت بھی کرتے ہیں:

''وہاں پانی کی گہرائیوں میں خوف اور شیطانی راز چھپے ہیں۔''

یہاں تک کہ اس راستے پر سفر کرنے والے مسافر بلکہ ائیر ہوسٹس تک سب سے پہلے یہی سوال کرتی ہیں کہ ہمارا طیارہ برمودا تکون کے اوپر سے گزر کر جائے گا؟ کمپنی کا جواب اگرچہ نفی میں ہی ہوتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔

**مثلث کی حقیقت:** برمودا تکون سارا کا علاقہ پانی میں ہے جو کہ بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) میں ہے۔ چنانچہ قابل غور بات ہے کہ ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں تکون کس طرح بن سکتا ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ تکون حقیقی نہیں ہے بلکہ یہ ایک مخصوص علاقہ ہے جہاں ناقابل یقین حادثات ہوتے ہیں اس علاقے کو تکون کا فرضی نام دے دیا گیا ہے۔ اس نام کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ پہلی بار اس علاقے کے لئے برمودا تکون کا نام 1945 میں ایک پریس کانفرس کے دوران اس وقت استعمال کیا گیا جب اس علاقے میں کچھ طیارے غائب ہو گئے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ اس کو تکون کا نام ہی کیوں دیا گیا؟

اس حادثے سے پہلے بھی یہاں بہت سے حادثات رونما ہو چکے تھے لیکن اس وقت اس علاقے کو برمودا تکون کے بجائے شیطان کے جزیرے کہا جاتا تھا۔

**کولمبس کے مشاہدات:** کرسٹوفر کولمبس (1451-1506) جب اس علاقے سے گزرا تو اس نے بھی یہاں کچھ عجیب وغریب مشاہدات کئے۔ مثلاً: آگ کے گولوں کا سمندر کے اندر داخل ہونا' اس علاقے میں پہنچ کر کمپاس (قطب نما) میں بغیر کسی ظاہری سبب کے خرابی پیدا ہو جانا وغیرہ۔

کولمبس کے امریکی سفر کو اب پانچ صدیاں گزر چکی ہیں لیکن یہ سوال آج بھی اسی طرح برقرار ہے کہ اس علاقے میں پانی کی گہرائیوں' پانی کے اوپر اور اس کی فضاؤں میں

ایسی کیا چیز ہے؟ کونسی پراسرار طاقت ہے جس کی تشریح عقل انسانی سیٹیلائٹ کے اس جدید دور میں ابھی تک نہیں کرسکی۔؟

خودکار طیاروں کا رن وے...... برمودا کا سمندر: اڑن طشتریاں برمودا تکون کے علاقے میں سب سے زیادہ دیکھی گئی ہیں۔ نیز آگ کے بڑے بڑے گولے، سفید چمکدار بادل اور خود اڑن طشتریوں کو بھی برمودا تکون تکون کے سمندر میں داخل ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ گمنام طیارے فضاء سے اس طرح اس میں داخل ہوتے دیکھے گئے ہیں جیسے وہ سمندر میں نہیں بلکہ اپنے رن وے پر اترے ہوں۔

اگر آپ بادل کو دیکھیں کہ اس کا ایک حصہ آسمان کی جانب بلندیوں میں ہے اور دوسرا سرا برموداتکون کے پانی میں داخل ہورہا ہے یا بہت بڑے آگ کے گولے کو اڑتا ہوا کسی کا پیچھا کرتا ہوا دیکھیں تو ایسے واقعات کی کیا سائنسی تشریح کریں گے؟ اسی طرح بڑے بڑے طیارے ہزاروں لوگوں کی آنکھوں کے سامنے سمندر کے اندر یوں داخل ہوجائیں جیسے سمندر نے ان کے لئے اندر جانے کا راستہ بنادیا ہو؟

① کوئن الزبتھ کہتا ہے:

''میں اول پرناسا سے نیویارک براستہ برموداتکون جارہا تھا۔ موسم صاف اور سمندر پر سکون تھا۔ میں صبح کے وقت عرشے پر کھڑا ایک ساتھی کے ساتھ کافی پی رہا تھا۔ اچانک میں نے ایک چھوٹا سا طیارہ دیکھا۔ طیارہ ہم سے دوسوگز کے فاصلے پر سے دوسوفٹ کی بلندی پر پرواز کرتا ہوا سیدھا ہماری طرف آرہا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی سڈنی کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ پھر طیارہ ہم سے پچھتر (75) گز دور جہاز کے قریب بڑی خاموشی سے سمندر کے اندر چلا گیا۔ نہ کوئی طیارے کے گرنے کی آواز تھی اور نہ کوئی پانی کا چھپاکا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے سمندر نے اس طیارے کے لئے ہی اپنا منہ کھولا تھا۔ میں اپنے ساتھی کو وہیں کھڑا چھوڑ کر نگراں آفیسر کو اطلاع دینے چلا گیا۔ انہوں نے جہاز کو موڑا اور ایک کشتی بھی پانی پر اتاری۔ لیکن وہاں نہ تو کوئی ملبہ تھا اور نہ ہی تیل کا نشان۔ جس سے یہ بات یقینی تھی کہ طیارے کو کوئی

حادثہ پیش نہیں آیا اور نہ طیارے میں موجود تیل کو پانی کی سطح پر ضرور آنا چاہیئے تھا۔ سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ تھی جب طیارہ پانی میں گرا تو پانی میں چھپا کا کیوں نہیں ہوا؟ اور پانی اچھلا کیوں نہیں؟''

② طیارے کا پانی کے اندر داخل ہونے کا اس سے بھی زیادہ مستند واقعہ فلوریڈا کے ساحل ''ڈیٹن بیچ'' کا ہے جس کو 27 فروری 1953 کی صبح بے شمار لوگوں نے دیکھا۔ طیارہ ساحل سے صرف سو گز کے فاصلے پر گرا تھا۔ فوراً ہی کوسٹ گارڈ اور وہاں موجود انتظامیہ نے وہ جگہ کھنگال ڈالی لیکن طیارے کا کوئی سراغ نہ ملا۔ حتیٰ کہ تیل کا بھی کوئی نام و نشان نہ تھا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آس پاس کے تمام ایئر پورٹ سے رابطہ کیا تو کہیں سے بھی طیارہ گم ہونے کی اطلاع نہیں ملی؟ آخر یہ طیارہ کس کا تھا؟ کہاں سے آیا، اتنی خاموشی سے برمودا تکون کے سمندر میں کس کے پاس چلا گیا؟

آگ کے گولے اور برمودا تکون: آگ کے گولے' سفید چمکدار بادل اور اڑن طشتریاں اگر ان سب کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ ایک ہی سلسلے کی کڑی نظر آتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے گویا اڑن طشتری کو چھپانے کے لئے یہ بادل اور کہر مصنوعی طور پر کیمیائی عمل سے پیدا کی جاتی ہے۔ برمودا کے اندر آگ کے گولوں کا داخل ہونا بھی معروف چیز ہے۔

ڈبلیو جے موری جو کہ ایک سی مین ہے۔ ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہو چکا ہے۔ ڈبلیو جے موری کا بیان ہے کہ وہ 1955 میں ''اٹلانٹک سٹی'' جہاز پر کام کر رہا تھا، صبح کا وقت تھا، واچ آفیسر میرے پاس آکر کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس نے چیخ ماری۔ جہاز پاگلوں کی طرح ایک دائرے میں چکر کاٹنے لگا تھا۔ تب ہم نے دیکھا کہ آگ کا ایک گولا بڑی تیزی کے ساتھ جہاز کی طرف آرہا ہے۔ میں خوفزدہ ہو کر عرشے پر کود گیا۔ میرے ایک ساتھی نے مجھے دھکا دے کر عرشے پر اپنے ساتھ گرا لیا۔ وہ آگ کا گولا ہمارے اوپر سے گزر گیا۔ بعد میں ہم نے دیکھا کہ سمندر خوفناک انداز میں تلاطم خیز تھا۔ ہم کپتان کے کمرے کی طرف دوڑے وہاں کمپاس (سمت بتانے کا آلہ) ناکارہ پڑا تھا اور سارا راستہ وہ خراب ہی رہا۔

## سفید بادل...... برمودا مثلث اور اڑن طشتریاں:

① برمودا تکون کے اوپر اکثر انتہائی چمکدار بادل اور سفید چمکدار کہر بھی دیکھے جاتے رہے ہیں۔ کولمبس نے اپنی امریکی دریافت کے سفر میں بھی ایسے چمکدار بادل یا کہر کا ذکر کیا ہے۔ اس کی لاگ بک (ڈائری) جو اس کے جہاز سے ملی تھی اس میں اس نے لکھا تھا:

''آگ کا ایک جناتی گولہ'' اور ''سطح سمندر پر سفید چمکدار لکیریں۔''

② محققین کا کہنا ہے کہ یہ قدرتی بادل نہیں ہیں کیونکہ یہ چمکدار بادل بالکل صاف موسم میں، جہاں کسی بادل کا نام ونشان بھی نہیں ہوتا اچانک سامنے آجاتے ہیں اور برمودا تکون کے پانی کے اندر آتے جاتے بھی ان کو دیکھا گیا ہے۔ اس چمکدار بادل یا کہر میں اگر کوئی طیارہ جہاز داخل ہو گیا تو اس کو عجیب وغریب صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بلکہ طیارے اور جہاز ان میں داخل ہو کر ہمیشہ کے لئے غائب بھی ہو چکے ہیں۔ فلائٹ 19 کے غائب ہونے والے پانچ طیاروں میں سے ایک کے پائلٹ کا آخری پیغام تھا:

''ہم سفید پانی میں داخل ہو رہے ہیں۔''

یہ سفید پانی دراصل انتہائی چمکدار بادل ہوتا ہے۔ اس میں داخل ہونے کے بعد پائلٹ کو خلاء زمین اور پانی سب گڈمڈ سا نظر آنے لگتا ہے اور وہ سمت کا بھی تعین نہیں کر پاتا۔ طیارے اور جہاز کے تمام آلات کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، پائلٹ اور کپتان پر نامعلوم قسم کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔

③ نومبر 1964 میں پائلٹ ویکلے نے اینڈروس سے میامی تک پرواز کے دوران اپنے طیارے کے دائیں جانب پر کے پاس اچانک ہی ایک چمکدار کہر کو ظاہر ہوتے دیکھا۔ اس کہر کے ظاہر ہوتے ہی طیارے کے تمام آلات ناکارہ ہو گئے پھر طیارے کا پائلٹ خود بھی ایک چمکتا ہوا وجود بن کر رہ گیا۔

④ کئی کشتیاں اور جہاز بھی ان چمکدار کہر میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے غائب ہو چکے ہیں۔ کیپٹن ڈان ہنری بھی ایک بار اس چمکدار کہر میں گھر گیا تھا۔ اس وقت وہ اپنے ٹگ

(Tug کشتیوں کو کھینچنے والی طاقتور اسٹیم بوٹ) سے ایک کشتی کو کھینچ کر لا رہا تھا۔ کشتی کہر میں کھو گئی لیکن ڈان ہنری نے ہمت نہ ہاری اور وہ کسی نامعلوم قوت سے بڑی رسی کشی کے بعد اپنی کشتی نکال لایا۔ اس کے بیان کے مطابق اس کے ٹگ کی تمام برقی توانائی جیسے کسی پراسرار اور نامعلوم قوت نے چوس لی تھی۔

⑤ ایسے ہی بادل نے سینا 72 نامی طیارے کا تعاقب کیا۔ ذرا سوچئے کیا کوئی بادل کسی طیارے کا تعاقب کرتا ہے؟ اس طیارے کے آلات ناکارہ ہو گئے اور طیارہ اپنا راستہ بھول گیا۔ اس کا پائلٹ مر گیا۔ اس واقعے کو بیان کرنے والے اس طیارے کے بچ جانے والے مسافر تھے۔

⑥ ایک اور طیارہ ''بونانزا'' اینڈ روس کی حدود سے نکلتے ہی دھنکی ہوئی روئی جیسے دبیز بادل میں گھس گیا۔ اس کا ریڈیائی رابطہ منقطع ہو گیا' پھر چار منٹ بعد ہی بحال ہو گیا لیکن پائلٹ نے خود کو میامی (فلوریڈا) پر پایا۔ گیس کی سوئی پیٹرول کی مقدار سے پچیس گیلن زیادہ بتا رہی تھی جو اس وقت طیارے میں ہونی چاہئے تھی۔ یہ مقدار اتنی ہی تھی کہ اینڈ روس میامی تک کے سفر میں خرچ ہونی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ طیارہ میامی تک اپنے انجن کے ذریعے نہیں بلکہ اسی ''پراسرار بادل'' کے ذریعے پہنچا تھا۔

⑦ پہلی عالمی جنگ کے دوران گیلی پولی کی مہم کئی وجہ سے بڑی مشہور ہوئی۔ برطانوی فوج اور ترکی کی فوج آمنے سامنے تھی۔ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ گیلی پولی میں شکست کا مطلب تھا مکمل ترکی پر برطانیہ کا قبضہ۔ برطانوی فوجیں فتوحات کرتی آگے بڑھتی جا رہی تھیں۔ قریب تھا کہ وہ میدان مار لیں۔ 28 اگست 1915ء کو موسم بالکل صاف تھا۔ اچانک میدان جنگ کے اوپر بادل کے کچھ ٹکڑے ظاہر ہوئے۔ ان ٹکڑوں سے نیچے ایک اور بادل کا بہت بڑا ٹکڑا زمین تک ایک سڑک پر جھکا ہوا تھا۔ بادل کا یہ ٹکڑا آٹھ سو فٹ لمبا اور دو سو فٹ چوڑا تھا۔ ہوا کے باوجود یہ بادل اپنی جگہ موجود تھے۔ اس سڑک سے آگے ایک پہاڑی ''ہل سکسٹی'' تھی جس پر برطانوی فوج ترک فوج سے برسرپیکار تھی۔ برطانیہ کی ایک رجمنٹ

''دی فرسٹ فورتھ نارفوک'' اس پہاڑی پر موجود سودستے کی کمک کے لئے اس سڑک پر آگے بڑھی اور اس بادل میں داخل ہوگئی۔ چونکہ دھند تھی اس لئے پیچھے والے فوجیوں کو بادل میں داخل ہونے والوں کا کچھ علم نہیں تھا۔ سو مکمل رجمنٹ آگے بڑھتی رہی لیکن ایک سپاہی بھی ہل سکنے نہیں پہنچ سکا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب آخری فوجی بھی اس بادل میں داخل ہوگیا تو پورا بادل بڑی خاموشی سے اوپر اٹھا اور اوپر والے بادل کے مختلف ٹکڑوں سے جا کر مل گیا۔ اس ٹکڑے کا دوسرے بادلوں کے ساتھ ملنا تھا کہ سارے بادل بلغاریہ کی جانب چلنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے سب غائب ہوگئے۔

اس رجمنٹ کے بارے میں یہ سمجھا گیا کہ شاید جنگ میں ختم ہوگئی یا گرفتار ہوگئی لیکن بعد میں ترکی نے کہا کہ اسے تو ایسی رجمنٹ کا علم ہی نہیں ہے۔ یہ رجمنٹ چار ہزار آٹھ سو جوانوں پر مشتمل تھی۔ اتنی بڑی تعداد بغیر کوئی نام ونشان چھوڑے غائب ہوگئی اور کبھی پتہ نہیں لگ سکا کہ ان کا کیا بنا۔ یہ واقعہ اگرچہ برمودا کے علاقے سے باہر کا ہے لیکن ان چمکدار بادلوں سے متعلق ہے۔

⑧ یہ کہر یا بادل بعض اوقات وقت میں گڑبڑ کا باعث بنے رہتے ہیں۔ کبھی آگے پایا گیا تو کبھی پیچھے۔ مثلاً: نیشنل ایئر لائنز کا طیارہ دس منٹ تک راڈار پر سے غائب رہا۔ پائلٹ نے بتا تا کہ اس دوران وہ روشن کہر میں سے پرواز کر رہا تھا۔ ہوائی اڈے پر اترنے کے بعد پتہ چلا کہ تمام مسافروں کی گھڑیاں اور خود طیارے کا کرونو میٹر ٹھیک دس منٹ پیچھے تھا۔ حالانکہ ہوائی اڈے پر اترنے سے آدھا گھنٹہ پہلے انہوں نے ٹائم چیک کیا تھا۔

⑨ دوسرا واقعہ ایسٹرا ایئر لائنز کے ایک طیارے کا ہے۔ اس طیارے کو دوران پرواز تک شدید جھٹکا لگا جس کی وجہ سے وہ راستہ بھٹک گیا لیکن پھر بھی سلامت زمین پر اترنے میں کامیاب ہوگیا۔ طیارے کے عملے اور مسافروں نے دیکھا کہ ان سب کی گھڑیوں کی سوئیاں بند پڑی تھیں اور یہ ٹھیک وہ وقت تھا جب طیارے کو جھٹکا لگا تھا۔

⑩ برمودا تکون کے اوپر سفید چمکدار بادلوں میں جو طیارہ یا جہاز گھس گیا اس کو بھی ایسی ہی

وقت کی تبدیلی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کبھی دس منٹ غائب تو کبھی آدھا گھنٹہ۔ اس کا کچھ سراغ نہ مل سکا کہ کہاں گیا؟

وقت کا کسی اور جہت میں چلے جانے کا تصور البرٹ آئنسٹائن نے پیش کیا تھا لیکن ہمارے نبی کریم ﷺ نے اس کی جانب اس سے بھی پہلے اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ دجال سے متعلق حضرت نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ والی حدیث میں دجال کے دنیا میں رہنے کی مدت بیان کرتے وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ (دجال) دنیا میں چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر دوسرا دن ایک مہینے کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ باقی دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔''

برمودا تکون میں اس طرح کے پراسرار واقعات کی آخر کیا تشریح کی جاسکتی ہے۔ یہ کہر یا چمکتا ہوا بادل ہے جو طیاروں اور جہازوں کو غائب کر دیتا ہے۔ اس میں داخل ہونے والوں کے لئے وقت تھم جاتا ہے یا کسی اور جہت میں چلا جاتا ہے۔ ان کو برمودا کے پانی کے اندر داخل ہوتے اور پانی سے نکلتے بھی دیکھا گیا ہے۔

بہت سے عینی شاہدین اور غیر جانبدار محققین کی رائے یہ ہے کہ تجسس اور رازوں سے بھرے ان واقعات کا تعلق اڑن طشتریوں کے ساتھ ہے۔ اڑن طشتریوں کے وقت یہ تمام واقعات رونما ہوتے ہیں اور یہ کہر چمکدار بادل اور گید کی شکل کے آگ کے بڑے بڑے گولے درحقیقت اڑن طشتریاں ہی ہیں۔

**برمودا میں غائب ہونے والے مشہور ترین طیارے:** ابتداءً ان طیاروں مشہور ترین کی مختصر سی فہرست ملاحظہ فرمائیں جو برمودا تکون میں غائب ہوئے اور آج تک ان کا کوئی نام ونشان نہ ملا۔

① 2 فروری 1952 یورک ٹرانسپورٹ نامی برطانوی طیارہ برمودا کے علاقہ میں پرواز کرتا غائب ہوا۔

② 30 اکتوبر 1954 امریکی بحریہ کا ایک طیارہ ہمیشہ کے لیے اسی علاقے میں لاپتہ ہوگیا۔

③ 5 اپریل 1956 امریکی مال بردار طیارہ اپنے اسٹاف سمیت غائب ہوا۔

④ 8 اگست 1962 امریکی فضائیہ کا K.B نامی طیارہ لاپتہ ہوا۔

⑤ 28 اگست 1963 امریکی فضائیہ کے K.C.B.5 ٹائپ دو طیارے غائب ہوئے۔

⑥ 22 ستمبر 1963-C132 طیارہ لاپتہ ہوا۔

⑦ 5 جون 1965-C119 غائب مع دس سواروں کے برموداٹرائی اینگل کے علاقے کے اوپر محو پرواز لاپتہ ہوگیا۔

⑧ 11 جنوری 1967 کو YC122 طرز کا طیارہ چودہ افراد سمیت لاپتہ ہوا۔

⑨ 17 جنوری 1947 امریکی جنگی طیارہ غائب ہوا۔

⑩ 5 دسمبر 1945 کو پانچ امریکی بمبار طیارے ایک ساتھ برموداکی فضاؤں میں غائب ہوگئے پھران کی تلاش میں ایک اور طیارہ گیا اور وہ بھی کبھی تلاش نہ کیا جاسکا۔

⑪ 3 جولائی 1947 کو امریکی فضائیہ کا C-54 برموداکی فضاؤں میں ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہوگیا۔

⑫ 29 جنوری 1948 کو چار انجنوں والا اسٹارٹائیگر نامی طیارہ اپنے 31 سواروں کو لے کر غائب ہوا اور آج تک کسی کو کچھ پتہ نہ لگ سکا۔

⑬ 28 دسمبر 1948 کو DC-3 نامی طیارہ 27 مسافروں کو لے کر برمودا کے آسمان میں غائب ہوا یا پانی کی گہرائیوں میں جاچھپا کچھ خبر نہیں۔

⑭ 17 جنوری 1949 اسٹارایریل نامی طیارہ برموداتکون کا شکار بنا۔

⑮ مارچ 1950 میں گلوب ماسٹر نامی امریکی طیارہ مسافروں کے لے کر یہاں سے گزرا اور کبھی اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکا۔

یہ تو چند مشہور ترین حادثات ہیں جو برمودا کے سمندر اور فضائی حدود میں پیش آئے، ورنہ! برمودا کی فضا اور لہریں ایسے کئی واقعات کو چھپائے ہوئے ہیں۔ چند ایک واقعات تفصیلاً درج کیے جاتے ہیں۔

پراسرار فضاء: فضاء میں اڑتے کئی طیارے برمودا تکون کی نظر ہوئے ہیں اور پھر کبھی واپس نہیں آسکے۔ جنگی اور مسافر بردار طیارے اڑتے اڑتے اچانک غائب ہو جائیں جبکہ موسم بھی بالکل صاف ہو تو آپ کیا کہیں گے؟ کیا آسمان ان کو نگل گیا یا برمودا تکون کے پانی میں موجود کوئی خفیہ قوت ان کو اغوا کر کے لے گئی؟ مسافروں کی کیا بات یہاں تو طیاروں کا ملبہ بھی نہ مل سکا اور نہ ہی پائلٹ ہنگامی پیغام اپنے اسٹیشن کو بھیج سکے۔ اگر کبھی کوئی بھیجنے میں کامیاب ہوا بھی تو وہ پیغام اس حالت میں اسٹیشن پہنچا کہ کوئی اس کو سمجھ نہیں سکتا تھا کہ پیغام کا مطلب کیا ہے؟

دسمبر 1945 میں کس کو پتہ تھا کہ شیطانی جزیروں کے نام سے مشہور اس علاقے کو ''برمودا تکون'' کا نام دیدیا جائے گا اور تمام دنیا اس علاقے کے لئے اسی نام کو استعمال کرنا شروع کر دے گی۔ بغیر اس حقیقت کا سراغ لگائے کہ سمندر کے پانی پر تکون کس طرح بن سکتا ہے۔ اس کے باوجود پریس کانفرنس کرنے والے امریکی ذمہ داروں نے اس علاقے کے لئے تکون کا نام کیوں استعمال کیا؟ کیا دجال کے تکون یا یہودی خفیہ تحریک فریمیسن کے تکون سے اس جگہ کو کوئی نسبت ہے؟

ماہر اور تجربہ کار پائلٹ جن کے پاس 300 سے 400 گھنٹے پرواز کا تجربہ ہو۔ اپنے وقت کے بہترین بمبار طیارے ان کے زیر استعمال ہوں' موسم کے اتار چڑھاؤ کا ان کو اچھی طرح علم ہو لیکن برمودا کی فضاؤں میں اچانک غائب ہو جائیں اور وہ بھی ایک دو نہیں بلکہ پانچ طیارے ایک ساتھ۔

5 دسمبر 1945 کو تقریباً دو بج کر دس منٹ پر امریکی ریاست فلوریڈا کے فورٹ لاڈرڈیل (Fort Lauderdale) ائیر بیس سے فلائٹ 19 کے پانچ ایونجر (Avenger) طیارے اڑے اور اپنے مقررہ روٹ پر چند چکر لگائے۔ اس کے بعد تقریباً 4 بجے ائیر بیس کو ان پانچ میں سے ایک طیارے کے پائلٹ کی جانب سے یہ پیغام موصول ہوا جس میں اسکواڈرن کمانڈر پکار رہا ہے:

پائلٹ : ہمیں عجیب وغریب صورت حال کا سامنا ہے۔ ایسا لگتا ہے گویا ہم اپنے روٹ سے بالکل ہٹ چکے ہیں۔ میں زمین نہیں دیکھ پا رہا ہوں۔ میں زمین نہیں دیکھ پا رہا ہوں۔

ائیر بیس: آپ کس جگہ پر ہیں؟

پائلٹ: میں اپنی جگہ کا تعین نہیں کر پا رہا ہوں۔ مجھے بالکل پتہ نہیں کہ ہم کہاں ہیں؟ میرا خیال ہے کہ ہم فضاء میں ہی کہیں گم ہو گئے ہیں۔

ائیر بیس: مغرب کی سمت میں اڑان جاری رکھو۔

پائلٹ: مجھے نہیں پتہ چل رہا کہ مغربی سمت کس طرف ہے۔ ہر چیز عجیب وغریب نظر آ رہی ہے۔ میں کسی سمت کا تعین نہیں کرسکتا یہاں تک کہ ہمارے سامنے موجود سمندر بھی عجیب وغریب شکل میں نظر آ رہا ہے۔ میں اس کو بھی نہیں پہچان پا رہا ہوں۔

ائیر بیس میں موجود عملہ خاصا پریشان تھا۔ ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ ماہر پائلٹ سمت کا تعین کیوں نہیں کر پا رہا ہے کیونکہ اگر طیارے کا نیوی گیشن نظام (طیارے میں موجود سمت کا تعین کرنے کا نظام) کام نہیں کر رہا تھا تب بھی یہ سورج کے غروب ہونے کا وقت تھا اور پائلٹ سورج کو مغرب میں غروب ہوتا دیکھ کر بآسانی مغربی سمت کا تعین کرسکتا تھا لیکن پائلٹ کہہ رہا تھا کہ وہ سمت کا تعین نہیں کر پا رہا ہے۔ آخر کیوں وہ کہاں چلا گیا تھا؟

اسکے بعد پائلٹ اور ائیر بیس کے درمیان رابطہ ٹوٹ گیا۔ اس پیغام کے علاوہ ائیر بیس کچھ اور پیغامات ریکارڈ کرنے میں کامیاب ہوا جو ان پانچ طیاروں کے پائلٹ آپس میں ایک دوسرے کو دے رہے تھے۔ جس سے پتہ چلتا تھا کہ باقی تمام پائلٹ بھی اسی طرح کی صورت حال سے دوچار تھے۔ کچھ دیر بعد ایک دوسرے پائلٹ جارج اسٹیورز کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی جس میں وہ کہہ رہا ہے:

"ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس وقت کہاں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم ائیر بیس سے 225 میل شمال مشرق میں اڑ رہے ہیں۔"

پھر تھوڑی دیر بعد وہ کہتا ہے:

''ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم سفید پانی میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہم مکمل طور پر سمت کھو چکے ہیں۔''

اس کے بعد یہ طیارے ہمیشہ کے لئے اس سمندر کے پانیوں میں ہی کھو کر رہ گئے۔

ان پانچ طیاروں کو تلاش کرنے کے لئے اسی شام 5 دسمبر کو شام 7:30 بجے مارٹین میریز (Martin Mariner) نامی امدادی طیارہ روانہ کیا گیا۔ یہ طیارہ امدادی کاموں کے لئے خاص ہوتا تھا۔ جس میں پانی پر اترنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی طیارہ سمندر میں گر پڑے تو یہ اس کو بچانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

مارٹن میریز نے مذکورہ پانچ طیاروں کے غائب ہونے کی جگہ پر پہنچ کر اپنے ایئر بیس سے رابطہ کیا۔ اس کے فوراً بعد اس طیارے کا رابطہ بھی ٹوٹ گیا اور یہ بھی غائب ہو گیا۔ پانچ طیاروں کی تلاش میں جانے والا خود ''قابلِ تلاش'' بن گیا۔

فوراً ہی ان چھ طیاروں کو تلاش کرنے کے لئے امریکی فضائیہ اور بحریہ نے کوسٹ گارڈ کے ساتھ مل کر علاقے کی فضائیں اور سمندر چھان مارا لیکن کسی کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ درمیانی شب ایئر بیس کو ایک غیر واضح پیغام موصول ہوا:

''FT ....FT''

پیغام دینے والے کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ اس پیغام نے ایئر بیس میں موجود ہر ایک کو اور زیادہ پریشان کر دیا کیونکہ یہ کوڈ فلائٹ 19 کا عملہ ہی استعمال کرتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان میں سے ابھی تک کوئی زندہ ہے لیکن کہاں؟ اس پیغام سے موصول ہونے سے پہلے اس علاقہ کا چپہ چپہ چھان مارا گیا تھا لیکن یہ رابطہ آخر کس جگہ سے کیا گیا؟ کیا برمودا کے پانی کے اندر ان کو اغوا کر کے لیجایا گیا؟

کوسٹ گارڈ ان طیاروں کو رات بھر تلاش کرتے رہے، پھر اگلے دن صبح ان غائب شدہ طیاروں کو تلاش کرنے کے لئے تین سو طیارے سیکڑوں کشتیاں، کئی آبدوزیں حتی کہ اس علاقے میں موجود برطانوی فوج بھی پہنچ گئی لیکن اتنا بھی پتہ نہ لگ سکا کہ ان طیاروں کو

حادثہ کیا پیش آیا اور کہاں چلے گئے۔

اس حادثے کی تحقیق کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی بنائی گئی تاکہ حادثے کی نوعیت کا پتہ لگایا جا سکے لیکن یہ کمیٹی حادثے کی تحقیق تو دور کی بات کوئی وضاحت حتی کہ اپنا اندازہ بھی نہ بیان کرسکی کہ اس کے اندازے کے مطابق معاملہ کیا ہوا۔ البتہ کمیٹی کے سربراہ کی جانب سے صرف ایک بیان جاری کیا گیا:

''وہ طیارے اور ان کا عملہ مکمل طور پر کہیں چھپ گیا گویا کہ وہ سب مریخ کی پرواز پر چلے گئے۔''

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان طیاروں کو کوئی حادثہ پیش آیا ہوتا تو کیا ان میں موجود ماہر پائلٹ لائف جیکٹ کے ساتھ طیارے سے چھلانگ بھی نہ لگا سکے؟ کیا ان کو اتنی بھی مہلت نہیں ملی؟ دوسری توجہ طلب بات یہ ہے کہ طیارے شام کے وقت غائب ہوئے۔ اس کے فوراً بعد ان کی تلاش میں طیارے اڑے اور تمام علاقے میں ان کو تلاش کیا لیکن ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس کے بعد رات میں جو پیغام ملا وہ رابطہ کہاں سے کیا گیا؟

حادثے کے وقت حادثے کی جگہ سے قریب موجود عینی شاہدین کے بیانات کچھ پراسرار چیزوں کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ مثلاً: ان طیاروں کی تلاش کرنے والی ایک کشتی والوں نے یہ بات نوٹ کی کہ سمندر کے پانی کے کچھ حصے کو گہری دھند ڈھانپے ہوئے ہے پھر وہ دھند سفید رنگ میں تبدیل ہوئی۔ یاد رہے کہ برمودا کے پانی پر یہ مخصوص دھند اڑن طشتریوں کے اندر داخل ہوتے ہوئے اکثر دیکھی گئی ہے۔

دو بمبار طیارے: 1945 کی ایک شام برمودا تکون کی پراسراریت میں اور اضافہ کرگئی۔ ابھی شام کا ابتدائی وقت تھا۔ موسم صاف اور فضاء بڑی خوشگوار تھی۔ تربیتی پروازوں کے لئے ایسا موسم بڑا ساز گار ہوتا ہے۔ امریکی ریاست فلوریڈا میں واقع ایک ایئر بیس سے بارہ بمبار طیارے تربیتی پرواز کے لئے اڑے۔ تمام طیاروں نے ایک چکر ایک ساتھ لگایا۔ پھر ان سب کو ان کے مرکز کی جانب سے الگ الگ پرواز کرنے کا حکم ملا۔ چنانچہ تمام طیارے

الگ الگ پرواز کرنے لگے۔ اس دوران مرکز کو کسی بھی طیارے کی جانب سے کسی پریشانی یا خرابی کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی جس کا مطلب تھا کہ سب ٹھیک چل رہا ہے۔ اپنا مقررہ وقت پورا کرنے کے بعد تمام طیارے ایئر بیس پر واپس آنا شروع ہوئے۔ دس واپس آ گئے لیکن دو طیارے غائب ہو گئے۔ امریکی فضائیہ کے ہوابازوں نے اس علاقے کی فضاؤں اور سمندر کو چھان مارا لیکن ان دو طیاروں اور ان میں موجود پائلٹ اور انجینئر کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ ایئر بیس کو کسی حادثے یا مدد طلب کرنے کا پیغام بھی موصول نہیں ہوا۔ گویا اتنے بڑے طیارے برمودا کی فضاؤں میں تحلیل ہوئے یا پانی کی نظر ہو گئے کچھ پتہ نہ چل سکا۔

DC-3 مسافر بردار طیارہ تھا جس پر تیس مرد ان کی بیویاں اور بچے سوار تھے۔ یہ سب چھٹیاں گزار کر اپنے گھر واپس جا رہے تھے۔ یہ طیارہ پورٹو ریکو سے فلوریڈا کے لئے اڑا۔ اور میامی (فلوریڈا) ائیرپورٹ پر اترنے کی تیاری کرتے کرتے غائب ہو گیا۔ پائلٹ نے ہوائی اڈے پر اترنے کی اجازت مانگی۔۔۔ اجازت بھی مل گئی لیکن یہ طیارہ کہیں اور اتار لیا گیا۔ اس کا بھی کچھ پتہ نہ چل سکا۔ برمودا کے حادثات کی تحقیق کرنے والے بعض ماہرین کی رائے یہ ہے کہ اس علاقے میں غائب ہونے والے افراد زندہ ہیں لیکن کسی اور جگہ۔ برمودا تکون کے پانی کے اندر نامعلوم قوت کشش ان کو کہیں اور لے گئی۔۔۔ کسی نامعلوم مقام پر؟

ان تمام حادثات کو پڑھنے کے بعد ایک بات تو آپ بھی سمجھ رہے ہوں گے کہ تمام غائب ہونے والے طیاروں میں کوئی فنی خرابی نہیں پیدا ہوئی' بلکہ ایک خوف ان پر طاری ہوا۔ اور بے حد تیزی کے ساتھ۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ سمجھ پاتے وہ بالکل غائب کر دیئے گئے۔ ہمیشہ کے لئے۔ لیکن کہاں؟ یہ سوال ساری دنیا کے لئے بہت اہم ہے۔

**لاپتہ ہونے والے مشہور ترین جہاز:** ان مشہور ترین جہازوں کی مختصر سی فہرست ملاحظہ فرمائیں جو برمودا مثلث میں غائب ہوئے۔

① 1948 میں فرانسیسی روزالی (Rozali) نامی جہاز کا عملہ اس پر سے اغوا کر لیا گیا اور جہاز بعد میں اسی علاقے سے مل گیا۔

② جون 1950 میں سینڈرا (Sandra) نامی جہاز اس علاقے میں غائب ہوا۔
③ 1955 میں (Queen Mayrio) نامی تفریحی کشتی غائب ہوئی۔
④ 2 فروری 1963 کو میرین سلفر کوئن (Marine Sulpher Queen) نامی امریکی مال بردار جہاز غائب ہوا۔ اس پر 38 جہاز ران سوار تھے۔ اس پر سلفر لدا ہوا تھا۔
⑤ یکم جولائی 1963 کو اسنو بوائے (Snow Boy) نامی کشتی غائب ہوئی۔
⑥ دسمبر 1967 میں وچ کرافٹ نامی (Witch Craft) جہاز غائب ہوا۔ اس کا وزن بیس ہزار ٹن تھا اور عملے کی تعداد 32 تھی۔
⑦ مئی 1968 مشہور امریکی آبدوز اسکورپئین (Scorpion) ننادیں فوجیوں سمیت غائب ہوگئی۔
⑧ اپریل 1970 میں امریکی مال بردار جہاز ملٹن ٹریڈ (Milton Trade) غائب ہوا۔
⑨ مارچ 1973 میں جرمنی کا مال بردار جہاز انیٹا (Aneta) غائب ہوا۔
⑩ اگست 1800 میں امریکی کشتی انسرجنٹ بغیر کسی حادثے کے غائب ہوگئی۔ اس پر 340 مسافر سوار تھے۔
⑪ جنوری 1880 میں اٹلانٹا نامی برٹش جہاز غائب ہوا۔ اس پر 290 افراد سوار تھے۔
⑫ اکتوبر 1902 میں فیریا (Feria) نامی جرمن جہاز غائب ہوا۔ اس کا عملہ اغواء کرلیا گیا جبکہ جہاز مل گیا۔
⑬ مارچ 1918 میں امریکی مال بردار جہاز سائیکلوپ (Cyclop) اپنے تمام عملے سمیت غائب ہوا۔ عملے کی تعداد 309 تھی۔
⑭ 1924 میں مال بردار جاپانی کشتی رائی نوکو (Raynoko) غائب ہوئی۔
⑮ 1931 میں مال بردار جہاز اسٹافجر (Stafger) غائب ہوا۔
⑯ اپریل 1931 میں ہی جون اینڈ میری (John&Mary) نامی امریکی جہاز غائب ہوا۔ پھر کچھ وقت بعد جنوبی برمودا سے پچاس میل دور پانی پر تیرتا ہوا ملا۔

⑰ مارچ 1938 میں برطانوی آسٹریلوی مال بردار جہاز اینگلو آسٹریلیز غائب ہوا۔
⑱ فروری 1940 میں گلوریا کولڈ (Gloria Cold) نامی تفریحی کشتی غائب ہوئی۔ پھر کچھ عرصہ بعد غائب ہونے کی جگہ سے دو سو میل دور پائی گئی لیکن سواروں سے خالی۔
⑲ 22 اکتوبر 1944 کو کیوبہ کا ریڈ پیکون (Red Peakon) نامی جہاز غائب ہوا۔ پھر کچھ عرصہ بعد فلوریڈا کے ساحل کے قریب سواروں سے خالی پانی تیرتا ہوا پایا گیا۔

یہ محض وہ واقعات ہیں جو زیادہ مشہور ہوئے ورنہ یہ فہرست خاصی طویل ہے۔ اب کچھ اور واقعات تفصیلاً پڑھیے!

تنہا ساری دنیا کی سمندر سیر کرنے والا: جاشوا سلوکم (Jashua Slocum) ایک ایسا کپتان جو نہ صرف امریکی بحریہ کی تاریخ کا بلکہ ساری دنیا کی بحریہ کی تاریخ میں اپنا نام رکھتا تھا۔ بچپن سے سمندر کی موجوں سے کھیلنے والا' سب سے پہلے تنہا ساری دنیا کی سمندری سیر کرنے والا' ساری عمر خطرناک سمندری طوفانوں کا مقابلہ کرتے رہنے کے بعد جب 1909 میں ایک سفر پر اپنی کشتی اسپرے (Spray) پر روانہ ہوا تو پھر ہمیشہ کے لئے برمودا تکون میں اپنی کشتی کے ساتھ غائب ہوگیا۔ اس کا اور اس کی کشتی کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ نہ حادثے کی خبر نہ کشتی کا ملبہ۔ سوائے اس کے کہ برمودا تکون میں غائب ہونیوالوں کی فہرست میں اس کا اور اس کی کشتی کا اضافہ ہوگیا۔

مشہور امریکی ارب پتی: ہیری کونوور (Herrey Conover) مشہور امریکی ارب پتی' ماہر جنگی پائلٹ' کشتیوں کی دوڑ جیتنے والا ماہر کپتان 1958 میں اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ برمودا تکون کی گہرائیوں میں غائب ہوگیا لیکن اس بار صرف افراد غائب کئے گئے جبکہ ان کی کشتی میامی (فلوریڈا) کے ساحل سے 80 میل شمال میں ایک کنارے پر ملی۔ ہیری کونوور اور اس کے ساتھی کشتی سے غائب تھے۔

ڈوبا جہاز دوبارہ: کیا کبھی آپ نے ایسا سنا ہے کہ کوئی جہاز سمندر میں مکمل ڈوب گیا ہو اور کچھ عرصہ کے بعد ہی درست حالت میں' بغیر کسی خرابی کے اوپر آ جائے۔؟

ایک جہاز برموداتکون کے پانی پر تیر رہا ہے۔ سمندر کی موجیں اس سے اٹھکیلیاں کر رہی ہیں لیکن اس میں کوئی نہیں بالکل خالی۔ نہ کپتان، نہ عملہ اور نہ کوئی سوار۔ اس جہاز کا نام لاداہاما ہے۔ ایس ایزٹیک (S. Aztec) کے کپتان اور عملے نے جو منظر دیکھا وہ کچھ یوں ہے:

''ہر چیز اپنی جگہ موجود ہے۔ نہ کسی نے کسی چیز کو اٹھایا ہے اور نہ کوئی چھیڑ چھاڑ کی ہے۔ نہ لوٹ مار کی واردات ہے نہ کوئی حادثہ۔ حتیٰ کہ کپتان کا قلم اور دوربین بھی اسی طرح رکھی ہوئی ہے' اس سے بھی زیادہ اچنبے کی بات یہ ہے کہ بحری جہاز رانی کے ریکارڈ میں یہ جہاز ڈوب چکا تھا۔ جس کو ڈوبتے ہوئے اٹلی کی ''ریکس'' (Rex) نامی کشتی کے سواروں اور عملے نے خود دیکھا تھا۔

خطرہ آخر کس سے: ذرا سوچئے! یہ کون اغواء کار ہیں جو جہاز سے بیش قیمتی چیزوں میں سے کچھ نہیں لیتے اور نہ ہی اغوا کرنے کے بعد اپنا کوئی مطالبہ کسی کے سامنے رکھتے ہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ پھر جاتے کہاں ہیں؟ ایسے واقعات جن کی کوئی قابل اطمینان تشریح نہیں کی جاسکی۔ کیا برمودا کے اندر یہ واقعات اتفاقی ہیں یا کوئی منظم قوت سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ سب کرتی رہی ہے؟

ماہرین خاموش ہیں بلکہ خاموش کر دیئے گئے ہیں۔ تحقیق کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔ آخر ایسا کیا ہے؟ ماہرین کے نزدیک ایک بات طے شدہ ہے کہ ان تمام واقعات سے بحری قزاقوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی بھی حادثے میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جہاز پر موجود نقد پیسہ یا کوئی اور قیمتی اشیاء اٹھالی گئی ہوں۔ نیز ان غائب ہونے والے جہازوں کی جانب سے سمندر میں موجود پہرے داری کے مراکز نے کبھی امداد طلب کرنے کا کوئی اشارہ بھی موصول نہیں کیا۔ البتہ بعض مرتبہ کچھ پیغامات موصول ہوئے جو واضح نہیں تھے۔

حاصل شدہ ان غیر واضح پیغامات سے تحقیق کار اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تمام حادثات بہت تیزی کے ساتھ رونما ہوئے اور جہاز کے کپتان اور عملے پر اچانک کوئی خوف طاری ہوا۔

① 1924 میں جاپانی مال بردار جہاز ریووکومارو (Rivoco Maro) نے غائب ہونے

سے پہلے ساحل پر پہرے داری کے مرکز کو یہ پیغام بھیجا:

''ہمارے اوپر خوف طاری ہو رہا ہے...... خطرہ...... خطرہ...... فوراً ہماری مدد کرو۔''

② البتہ 1967 میں غائب ہونے والی وچ کرافٹ نامی تفریحی کشتی (Yacht) سے جو پیغام آخری وقت میں موصول ہوا وہ کچھ واضح تھا۔ کشتی کا مالک جو خود کشتی پر موجود تھا اس نے قریبی مرکز کو آخری پیغام یہ دیا:

''کشتی پانی کے نیچے موجود کسی نامعلوم چیز سے ٹکرائی ہے، تشویش کی کوئی بات نہیں ہے، کشتی میں کوئی خرابی نہیں ہوئی، البتہ یہ ٹھیک طور پر کام نہیں کر رہی۔''

اس پیغام کے صرف تین منٹ بعد امدادی ٹیم کشتی کی جگہ پر پہنچ گئی لیکن ان تین منٹوں میں کشتی اس کا مالک اور مالک کا دوست جو کہ سینٹ جورج چرچ کا پادری فورٹ لوڈرڈیل تھا کسی نامعلوم جگہ پہنچ چکے تھے۔ پندرہ منٹ بعد ایک اور امدادی ٹیم وہاں پہنچ گئی اور دوسو میل علاقے کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن وچ کرافٹ کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔

**امریکی بحری جہاز اور برمودا مثلث:** پہلی جنگ عظیم (1914-1918) کے وقت مارچ 1918 میں امریکی بحری جہاز سائیکلوپس (Cyclops U.S.A.) اس علاقے میں غائب ہو گیا۔ اس پر ساڑھے چودہ ہزار ٹن خام مال لدا ہوا تھا جو کہ جنگ کے دوران استعمال ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ تین سو افراد اس پر سوار تھے۔ ان کا بھی کوئی نام ونشان نہیں مل سکا۔

**امریکی ہیرو بلیکلے:** 1814 امریکی بحری بیڑے کے مشہور جہاز واسپ (WASP) کو بھی برمودا تکون نگل گیا۔ اس کا کپتان کوئی معمولی کپتان نہیں تھا بلکہ امریکی عوام وخواص کا ہیرو برطانوی بحری بیڑے کے مضبوط ترین جہاز رینڈیر (Reindeer) کو صرف 27 منٹ میں شکست دینے والا جونسن بلیکلے (Blakeley) اس کا کپتان تھا۔ اس فتح کے فوراً بعد کسی کو کچھ خبر نہیں کہ بلیکلے اپنے اسٹاف اور جہاز کے ساتھ کس دنیا میں جا پہنچا۔ نہ امریکی حکومت اور نہ امریکی بحریہ جو کہ اس علاقے کے چپے چپے کے پانی کی گہرائیوں تک کو اس طرح پہنچانتی ہے جیسے اپنے گھر کے گلی کوچوں کو لوگ پہنچاتے ہیں لیکن انتہائی تلاش کے بعد کوئی

ہلکا سا نشان بھی ان کا نہ پا سکی؟ تو کیا برموداتکون ان کو اپنے اندر نگل گیا؟ یا بلیکلے کی صلاحیت سے متاثر ہو کر ''خفیہ قوت'' نے اپنے لئے منتخب کرلیا؟

کیرول ڈیئرنگ نامی جہاز اور برموداٹرائی اینگل: کیا آپ یقین کریں گے اگر آپ کو یہ بتایا جائے کہ ایک جہاز برمودا کے سمندر میں کھڑا ہے لیکن مسافر اور کپتان لاپتہ ہیں؟ کھانے کی میزوں پر کھانا اسی طرح لگا ہو گویا سوار کھانا کھاتے کھاتے ابھی کسی کام سے اٹھ کر گئے ہوں۔ نہ کسی حادثے کے آثار نہ کسی لوٹ مار کی کوئی نشانی۔ آخر تمام سوار اچانک بیچ سمندر میں کھانا چھوڑ کر کس کے مہمان بن گئے۔؟

یہ حادثہ کیرول ڈیئرنگ (Caroll Deering) نامی جہاز کے ساتھ پیش آیا۔ جہاز کا اگلا حصہ ساحل پر ریت میں دھنسا ہوا تھا جبکہ پچھلا حصہ پانی میں تھا۔ کھانے کی میزوں پر کھانا لگا ہوا تھا' کرسیاں تھوڑی سی پیچھے کی جانب کھسکی ہوئی تھیں گویا اس کے سوار کسی غیر متوقع بات پیش آنے پر اپنی جگہ سے اٹھے ہوں اور پھر واپس آنا چاہتے ہوں لیکن پھر وہ کبھی اپنی کرسیوں پر واپس نہ آسکے۔ کرسیوں اور میزوں پر رکھی کھانے کی پلیٹوں کو دیکھ کر کسی ہنگامے یا بھگدڑ کے کوئی آثار وہاں نظر نہیں آتے تھے۔ جہاز کی حالت دیکھ کر یہ بھی نہیں کہا جاسکتا تھا کہ اس میں کوئی لوٹ مار کی واردات ہوئی ہے۔ پھر سب سے زیادہ حیرت کی بات تھی کہ اتنے بڑے جہاز کو ساحل پر کون لایا؟ اور اس کے سواروں کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا؟ کیونکہ اتنے بڑے جہاز کا اتنے کم پانی میں آنا ناممکن ہے۔ یہ جہاز جی جی ڈیئرنگ کمپنی آف پورٹ لینڈ کی ملکیت تھا۔

امریکی صدر کی بیٹی: 1813 میں امریکا کے تیسرے نائب صدر ارون بر (Aaron Burr) کی بیٹی تھیوڈوزیا (Theodosia) جو کہ جنوبی کیرولینا کے گورنر جوزف السٹون کی بیوی تھی' اپنے وقت کی ذہین ترین اور خوبصورت ترین لڑکی سمجھی جاتی تھی' برموداتکون میں غائب ہوگئی۔ تھیوڈوزیا اپنے والد سے ملاقات کے لئے اس وقت کی مشہور کشتی پیٹریاٹ پر سوار ہو کر نیویارک جارہی تھی۔ پیٹریاٹ کا کپتان اس وقت کے ماہر امریکی کپتانوں میں شمار ہوتا

تھا' اس کے ساتھ اس کا ڈاکٹر اور عملے کے چند ارکان تھے لیکن تھیوڈوزیا اور پیٹریاٹ کا عملہ کبھی نیو یارک نہ پہنچ سکے۔

امریکی نائب صدر ہونے کی حیثیت سے اس کے باپ ارون برنے بیٹی کی تلاش میں اپنے تمام تر وسائل جھونک ڈالے لیکن نہ ہی کشتی اور نہ اس پر سوار افراد کا کچھ پتہ لگ سکا۔ سوائے چند جھوٹی منصوبہ بند افواہوں کے۔

''وائلڈ جا'' (Wildjaw) نامی کشتی کے کپتان جوئے ٹیلی کے ساتھ برمودا تکون کے علاقہ میں ایک حادثہ پیش آیا۔ لیکن جوئے ٹیلی بھی کچھ بتا نہیں سکا کہ اس کی کشتی کو کیا حادثہ پیش آیا۔ حالانکہ سمندر بالکل پرسکون تھا جبکہ دوسری کشتی کیکوس ٹریڈر کا کپتان بھی صرف اتنا ہی بتا سکا کہ اچانک کشتی کا وہیل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ وائلڈ جا کہتا ہے:

''میں اپنی بڑی کشتی لے کر شکار کے لئے نکلا، میری کشتی کے پیچھے کیکوس ٹریڈر (Kikos Trader) نامی کشتی بندھی ہوئی تھی۔ جس کو میری کشتی کھینچ رہی تھی۔ موسم بالکل صاف تھا۔ ایسا موسم اس طرح کے سفر کے لئے بڑا موزوں ہوتا ہے۔ ہم جزائر بہاما کے درمیان اس جگہ پہنچ گئے جہاں سمندر بہت گہرا ہے۔ جب اندھیرا بڑھا تو میں سمت کا پتہ لگانے کی غرض سے کپتان کے کمرے میں آیا۔ اس کے بعد میں نے سوچا کہ کچھ دیر آرام کر لیا جائے۔ چنانچہ میں اپنے سونے کے کمرے میں آکر لیٹ گیا۔ میں گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک موج کا ایک تھپیڑا میرے منہ پر آکر لگا۔ میں ہڑبڑا کر اٹھا دیکھا تو ہر طرف سے پانی کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ بڑی مشکل سے میں دروازہ کھولنے کے لئے اٹھ پایا۔ ابھی میں نے دروازے کی چٹخنی کھولی بھی نہ تھی کہ دروازہ میرے اوپر آ گرا اور میں نے خود کو سمندر کی گہرائی میں پایا۔ میں نے تیر کر سمندر کی سطح پر آنے کی کوشش کی مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے سمندر میں نیچے کی طرف کھینچا چلا جا رہا ہوں۔ میں تیزی سے اوپر کی جانب جانے کی کوشش کرتا رہا۔ بالآخر کوشش کامیاب رہی اور میں پانی کے اوپر آ گیا میں نے دیکھا کہ میری کشتی غائب ہے اور کیکوس ٹریڈر جس کو میری کشتی کھینچ رہی تھی وہ پانی پر موجود ہے اور وہ

لاؤڈ اسپیکر سے مجھے آوازیں دے رہے ہیں۔"

مختلف نظریات: برمودا میں غائب ہونے والے اکثر طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں ان میں سے اکثر کا تعلق امریکہ اور برطانیہ سے رہا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ان دونوں حکومتوں نے نہ تو کبھی اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا ہے اور نہ ہی اپنی پروازوں کو اس علاقے کے اوپر سے گزرنے پر پابندی لگائی ہے بلکہ اس بارے میں جتنی بھی تحقیقاتی کمیٹیاں بنی ہیں ان کی رپورٹوں کو شائع نہیں کیا گیا۔ یوں لگتا ہے کہ دنیا کی حکومتوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ سب کے ہونٹ سلے ہوئے ہیں۔ شاید اسی لئے بہت سے سرکاری محققین تو اس بات کے سرے سے ہی انکاری ہیں کہ دنیا میں ایسا کوئی علاقہ موجود ہے جہاں ایسے حادثات رونما ہوئے ہیں۔

برمودا تکون کے حادثات کے اسباب کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ عالمی شہرت کے حامل سائنسدان، ماہرین ارضیات (Geologists) ماہر طبیعات، فلاسفر، سیاح، دانشور حتی کہ یہودی اور عیسائی مذہبی پیشواؤں نے اس کے اسباب کے بارے میں اپنے نظریات بیان کئے ہیں۔ ہر طبقے کے نظریات میں ان کے اپنے نقطہ نظر (Point of View) کی چھاپ بالکل واضح محسوس کی جاسکتی ہے۔ ہم یہاں مشہور نظریات بیان کررہے ہیں۔

① قدامت پسند عیسائیوں کا خیال ہے کہ برمودا تکون جہنم کا دروازہ ہے۔

② برمودا کے علاقے میں پانی کے اندر طوفان اور زلزلے آتے ہیں جن کی وجہ سے حادثات بہت تیزی کے ساتھ رونما ہوتے ہیں۔

یہ نظریہ کوئی وزن نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اول تو یہ کہ جتنے واقعات برمودا تکون میں رونما ہوئے اس وقت وہاں موسم صاف تھا۔ کسی طوفان وغیرہ کی کوئی اطلاع ریکارڈ نہیں کی گئی۔ دوسرا یہ کہ وہ کیسا خاص طوفان ہوتا ہے جو کبھی صرف جہاز کو ڈبوتا ہے اور مسافروں کو صحیح سلامت لاکر ساحل پر چھوڑ جاتا ہے اور کبھی اس طوفان کو صرف سواروں کی ضرورت ہوتی ہے اور جہاز کو ساحل پر پہنچا دیتا ہے؟

پانی اندر زلزلوں کی وجہ سے حادثات بہت تیزی کے ساتھ رونما ہوتے ہیں۔ چلئے یہ مان لیتے ہیں لیکن پھر ہوا میں اڑتے طیاروں کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟ زلزلے سمندر میں آئے اور فضاء میں اڑتے طیارے کیسے غائب ہو گئے؟ نیز یہ کیسے زلزلے ہیں جو کسی ماہر ارجیات نے کبھی ریکارڈ نہیں کئے اور نہ ہی زلزلوں کا پتہ لگانے والے آلات کسی زلزلے کو ریکارڈ کر سکے؟

③ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس جگہ کشش یا الیکٹرومیگنیٹک لہریں ( Electro Magnetic Waves) پیدا ہوتی ہیں، جن کی طاقت ہماری اس بجلی کی طاقت سے ہزاروں گنا زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ انتہائی طاقتور لہریں جہازوں کو توڑ کر ان کا نام ونشان مٹا دیتی ہیں اور برمودا کے اوپر اڑتے طیاروں کو کھینچ لیتی ہیں، اسی وجہ سے برمودا تکون کے علاقے میں کمپاس ( سمت بتانے والا آلہ ) کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ دنیا میں دو جگہ ایسی ہیں جہاں کمپاس کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ ایک برمودا تکون دوسرا جاپان کا شیطانی سمندر۔

کمپاس کے ناکارہ ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان دو خطوں کے علاوہ دنیا میں کہیں بھی کمپاس کو استعمال کریں تو اس کی سوئی شمال کی جانب ہوتی ہے لیکن یہ حقیقی ( قبطی ) شمال کی جانب نہیں بلکہ مقناطیسی شمال کی جانب ہوتی ہے۔ جبکہ ان دو علاقوں میں کپاس کی سوئی قطبی شمال کی جانب ہوتی ہے جس کی وجہ سے سمت کے تعین میں بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی رائے امریکی بحریہ کی بھی ہے۔

The US navy proposed the possibility of electromagnetic and atmospheric disturbances.

"امریکی بحریہ نے الیکٹرومیگنیٹک اور موسمی خرابی کے امکان کے بارے میں تجویز کا اظہار کیا تھا۔

سائنسدانوں کی اکثریت کا خیال کہ یہ مکمل سائنسی مسئلہ ہے:

Most scientists attribute the disappearances to tricky ocean

currents, hostile weather and human or technical error. In the Triangle area, compasses point to the geographical North Pole rather than the magnetic north, which something makes navigation difficult causing accidents.

''اکثر سائنسدان غائب ہونے کے واقعات کو دھوکے باز سمندری موجوں ناموافق موسم اور انسانی یا تکنیکی غلطی کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ برمودا تکون کے علاقے میں کمپاس جغرافیائی قطب شمالی کی جانب ہوتا ہے برخلاف مقناطیسی شمال کے۔ جس کی وجہ سے سمت کے تعین کے نظام میں دشواری ہو جاتی ہے اور حادثات کا سبب بنتی ہے۔''

محقق گیان کوثر جو کہ 1990 سے برموداتکون پر تحقیق کر رہے ہیں۔ وہ ان نظریات کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

The rationalistic attempt to deny the mystery or fit it into the existing scientific framework fails. The magnetic compass variation explanation is false because the Argonic line (the area difference in calculation) moves with the rotation of the earth and is not always inside the Triangle to cause accidents. The methane gas theory also false. Science the Triangle area does not have vast gas reserves.

''برموداتکون کے راز یا معمہ ہونے کی حیثیت کے انکار کی کوشش یا اس کو موجودہ سائنسی چوکھنے میں رکھنے کی کوشش ناکام ہو چکی ہے۔ مقناطیسی کمپاس کے فرق والی تشریح بھی غلط ہے کیونکہ کمپاس میں کمی بیشی کا جو علاقہ ہے وہ زمین کے گھومنے کے ساتھ حرکت کرتا ہے اور وہ فرق کیونکہ تکون کے اندر نہیں ہوتا کہ حادثات کا سبب بن جائے۔ میتھین

گیس تھیوری بھی بے بنیاد ہے کیونکہ تکون میں بڑی مقدار میں گیس کے ذخائر نہیں ہیں۔
گیان کوثر آگے کہتے ہیں:

"Despite science's efforts to create a theory of Everything earth still holds secrets that we can't fathom".

''سائنس کے نظریہ ''تھیوری آف ایوری تھنگ'' (یہ ایک نظریہ ہے جو فطرت کی چاروں طاقتوں کی تشریح کرتا ہے) کی ایجاد کی کوشش کے باوجود زمین ابھی بھی اپنے اندر ایسے رازوں کو چھپائے ہوئے ہے کہ جن کی تہہ تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔''

④ اس بارے میں ایک نظریہ ایڈ اسنیڈکر (Ed Snedeker) نامی سائنسداں کا ملاحظہ فرمائیں:

The atmosphere above the Triangle is filled with invisible tunnels, which suck in the aircraft, ships and people.

''تکون کے اوپر کی فضاء نہ نظر آنے والی سرنگوں سے بھری ہوئی ہے جو طیاروں' جہازوں اور افراد کو اپنے اندر کھینچ لیتی ہیں۔''

⑤ برمودا تکون کے بارے میں تحقیق کرنے والے ایک اور محقق چارلس برلٹز (Charles Berlitz) کا خیال ہے:

''برمودا تکون کے اندر مقناطیسی بھنور (Magnetic Vortex) ہیں جو اپنے اندر اپنے شکار کو کھینچ لیتے ہیں۔''

⑥ ایک نظریہ یہ ہے کہ برمودا تکون کے اندر اڑن طشتریاں (Flying Saucers) جاتی دیکھی گئی ہیں۔ چنانچہ وہاں ان میں سوار خفیہ قوتوں کے ٹھکانے ہیں، جو اپنے مخصوص مقاصد کے لئے طیاروں، جہازوں اور افراد کو اغواء کر لیتے ہیں۔

⑦ یہ حقیقت ہے کہ وہاں پانی کے اندر چھوٹی چھوٹی غاریں پائی گئی ہیں۔
اس نظریے میں ان کی نوعیت اور شکل نہیں بتائی گئی یا پھر بتانے کی اجازت نہیں

ہے۔ یہ غاریں خود بن گئیں یا کسی منظم قوت نے بنائی ہیں۔؟ البتہ اتنا ضرور ہوا کہ جس نے ان غاروں کے بارے میں جاننے کی کوشش کی اور کچھ جان بھی لیا۔ اس کو پانی کے اندر ہی مار دیا گیا۔

⑧ برمودا تکون کی حقیقت کے بارے میں مذکورہ بیان کردہ نظریات کے علاوہ اور کافی نظریات ہیں۔ مثلاً میتھین گیس تھیوری کے نام سے ایک نظریہ مشہور ہے جو کہ ڈاکٹر بین کلینل (Dr. Ben Clennel) کا ہے:

Dr. Ben Clennel of leeds University popularized the theory that methane licked below the sea sediments reduces the density of water making ships sink. He also claimed that the highly combustible gas could also ignite aircraft engines, belowing them up.

''لیڈس یونیورسٹی کے ڈاکٹر بین کلینل نے یہ نظریہ متعارف کرایا کہ تکون کے اندر سمندر کے نیچے میتھین گیس ہے جو کہ سمندر کی تہہ میں تلچھٹ میں موجود ہے۔ یہ آبیدے (Gas Hydrates) سمندر کی تہوں سے نکل کر موٹے موٹے بلبلوں کی صورت میں پانی کی سطح پر آ جاتے ہیں۔ یہ بلبلے چھونے سے یا آواز سے پھٹ جاتے ہیں اور ان میں موجود گیس باہر نکل جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں پانی کی کثافت (Density) کم ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں جہاز وغیرہ ڈوب جاتے ہیں۔ نیز ان کا یہ بھی دعوی ہے کہ چونکہ یہ گیس انتہائی سریع الاشتعال ہے لہٰذا اگر یہ گیس فضاء میں پھیل جائے تو طیارے کے انجن کو ایک دھماکے کے ساتھ اڑا سکتی ہے۔

⑨ میں (ڈاکٹر محمد عیسیٰ داؤد الاطال مصری) کہتا ہوں کہ شیطانی سمندر، اڑن طشتریاں اور برمودا تکون کا نے دجال کے زیر استعمال ہیں۔ اس نے باقاعدہ قلعے نما محل بنایا ہوا ہے جو تکون کی شکل کا ہے۔ میں (محمد عیسیٰ داؤد) ان تمام جگہوں پر خود گیا ہوں جہاں سے دجال یا

یہودی خفیہ تنظیم فریمین کا کوئی تعلق رہا ہے۔ مثلاً سویڈن، مصر، فلسطین، امریکہ، برمودا شام وغیرہ۔ فلسطین و مصر میں کچھ قدیم مخطوطات ہاتھ بھی لگے ہیں۔ برمودا تکون کے حادثات کی تحقیق کرنے والے وہ محققین جو اس علاقے کو خطرناک علاقہ قرار دیتے ہیں ان کی دلیلیں زیادہ وزنی ہیں۔

## برمودا تکون عجیب سے عجیب تر......قوت کشش:

① محقق پی پر ہاتھ اپنے مقالے ''برمودا تکون توانائی کا میدان یا وقت کا میلان (Bermuda Triangle: Energy Filed or Time Warp) میں کافی بحث و مباحثہ کرنے کے بعد لکھتا ہے:

''متضاد تشریحات کے باوجود ایک خفیہ ڈور بھی ہے، وہ یہ کہ برمودا تکون کے اندر عجیب لیکن طاقتور توانائی کی موجودگی جس کو بعض سائنسدان بھی تسلیم کرتے ہیں۔ البتہ یہ کسی کو پتہ نہیں کہ کیوں اور کیسے یہ علاقہ اس بے انتہا توانائی کی جگہ بنا؟

جی ہاں! برمودا تکون میں ایک ''طاقت ور قوت'' کے ہونے پر اکثر محققین متفق ہیں۔ لیکن یہ پراسرار قوت ہے کیا اور اس کو کنٹرول کون کرتا ہے؟ کیا وہاں قوت کشش ہے؟

② بعض محققین کا خیال ہے کہ وہاں ایسی شعاعیں یا لہریں پیدا ہوتی ہیں جو ہماری اس بجلی کی طاقت سے ہزاروں گنا زیادہ طاقت ور ہیں۔ یہ لہریں جہازوں اور طیاروں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں ان کو برقناطیسی یا الیکٹرو میگنیٹک لہریں (Electromagnetic Waves) کہتے ہیں۔ برقناطیس کا یہ نظریہ برطانوی ماہر طبیعات جیمس کلرک 1873 میں متعارف کرایا تھا۔

آپ آسان الفاظ میں یوں سمجھ سکتے ہیں جس طرح ہماری یہ بجلی ایک بہت طاقت ور چیز ہے جو بڑی بڑی مشینوں کو چلاتی ہے، بڑے دیوہیکل طیاروں کو اڑاتی ہے۔ اسی طرح کی ایک قوت الیکٹرو میگنیٹک قوت یا قوت کشش بھی ہے۔ البتہ ذہن میں رہے کہ یہ قوت ہماری بجلی کی قوت کے مقابلے لاکھوں گنا طاقتور ہے۔ جس کو ہماری جدید سائنس ابھی تک مکمل

طور پر استعمال میں لانے میں ناکام رہی ہے کیونکہ برمودا میں موجود قوت کشش اس قوت کشش سے یکسر جدا ہے جس کو ہمارے سائنسدان جانتے ہیں۔

برمودا تکون کے اندر جس قوت کشش کا ذکر جان کیر سٹوئی نے کیا ہے برمودا میں اس قوت کشش کی موجودگی کو تقریباً تمام نظریات کے حامل سائنسدان تسلیم کرتے ہیں۔

اس قوت کشش کو اتنے منظم انداز میں استعمال کرنے والا کون ہے؟ وہ کون سی قوت ہے جس نے اس کو اتنا موثر بنالیا، جس کے ذریعے فضاء میں اڑتے طیارے غائب کر دیئے جائیں، جدید طیاروں کی جدید ٹیکنالوجی کو جام کر دیا جائے، اس علاقے کے اوپر سیٹلائٹ اور موسمی سیارے جو اس علاقے کی تصویریں نکالنے کی کوشش کریں اور تصویریں کھینچ لی جائیں، لیکن کیمرے کی فلم صاف یعنی برمودا تکون میں موجود ''خفیہ قوت'' اتنی جدید ٹیکنالوجی کی مالک ہے کہ دنیا کے جدید ترین سمجھے جانے والے سیٹلائٹ اور ان کے کیمروں میں موجود فلموں کو ہزاروں کلومیٹر دور سے صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہی اعتراض برمودا پر تحقیق کرنے والے ایک اور محقق پروفیسر ہیرولڈ ایل ڈیوس نے اپنے مقالے میں کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے: ''نبضات کشش یقینی ہیں لیکن یہ آتی کہاں سے ہیں؟''

Gravity Pluses confirmed, but where do they come from?

''تو کیا ہماری اس معلوم دنیا اور موجودہ سائنس دانوں کے علاوہ اسی دنیا کی کوئی خفیہ طاقت سائنس و ٹیکنالوجی میں بہت آگے جا چکی ہے؟ دو سو یا تین سو سال آگے اور کیا وہ طاقت برمودا تکون میں سمندر کے اندر موجود ہے؟ کیا قوت کشش سے اڑنے والی سواری تیار کی جا چکی ہے؟''

ایک اہم بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ برمودا تکون اور شیطانی سمندر میں اکثر غائب ہونے والے مال بردار جہازوں میں عسکری امور میں استعمال ہونے والا سامان یا خام مال بھرا ہوا تھا۔ نیز جو افراد اغوا کئے گئے وہ بھی اپنے فن میں ماہر لوگ تھے چنانچہ ہمارے پاس

اس بات کو تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اس علاقے میں کوئی خفیہ قوت ہے جو اس مقناطیسی کشش کو منظم انداز میں استعمال کر رہی ہے اور اس پر اس کو مکمل کنٹرول حاصل ہے۔

چنانچہ مشہور جیو فیزکس سائنسداں جان کیرسٹوئی کہتے ہیں:

''اس (برمودا تکون کے) پانی کے اندر اور پانی کے اوپر ایک خاص قسم کی قوت کشش موجود ہے۔ یہ قوت کشش ہماری اس قوت کشش سے مختلف ہے جس کو ہم جانتے ہیں۔''

جان کیرسٹوئی یہاں پر دو توانائیوں کے قائل ہیں۔

اگر کوئی سائنسداں توانائی کے طور پر اس قوت کشش کو استعمال کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر اس توانائی سے چلنے والی کار ہماری موجودہ توانائی سے چلنے والی کار سے لاکھوں گنا تیز رفتاری سے دوڑے گی' اس توانائی سے چلنے والی مشینری صدیوں کا کام دنوں میں انجام دے دیگی اور ذرا تصور کیجئے! قوت کشش سے اڑنے والے طیارے (یا اس طرح کی کوئی اور سواری) اس کی رفتار کیا ہوگی؟ زمین کو چکر تو گویا اس سواری کے سواروں کے لیے ایسے لپیٹ دیا جائے گا جیسے مینڈھے کی کھال کو لمحوں میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔ ایسی اڑنے والی سواریاں جو آپ کے دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے غائب ہو جائیں، فضاء میں معلق ہو جائیں، سمندر کے اندر غاریں بنالیں، جس کو چاہیں دور سے ہی اپنی طرف کھینچ لیں، بجلی سے چلنے والے تمام آلات اور انجن بند کر دیں۔ حتیٰ کہ اس کشش کے ذریعے زمین کی حرکت کو متاثر کر دیں اور دن کو عام دن کے بجائے سال کے برابر کر دیں؟

سوال یہ ہے کہ زیر سمندر کون سے ایسے سائنسداں ہیں جنہوں نے یہ قوت حاصل کر لی ہے؟

یہ ساری شیطانی و دجالی قوت وطاقت ہے۔ وہ جب چاہتا ہے استعمال کرتا ہے اور جس پر چاہتا ہے استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے:

① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا

اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔

② سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! دجال کو زمین میں کتنا ٹھہرنا ہوگا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چالیس دن۔ ایک دن سال کی طرح اور ایک دن مہینے کی طرح اور اک دن جمعہ کی طرح، باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔''

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! تو وہ دن جو سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمیں کافی ہوں گی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ کرو!''

## ڈریگن تکون

ابتدائی تعارف: برمودا تکون کے بارے میں تو تمام دنیا بھر میں بہت کچھ لکھا جاتا رہا ہے اور اس کے بارے میں لوگوں کو خاصی معلومات ہیں لیکن برمودا تکون کی طرح پراسرار اور حادثات کے مرکز جاپان کا ڈریگن تکون یا شیطانی سمندر کے بارے میں لوگوں کو بہت کم

معلومات ہیں۔ جاپان کے لوگوں کو اس کے بارے میں اچھی طرح علم ہے اور جاپانی حکومت نے سرکاری اعلان کے ذریعے لوگوں کو اس علاقے سے دور رہنے کا حکم جاری کر رکھا ہے۔ جاپان سے باہر کی دنیا اس کے بارے میں کم ہی جانتی ہے۔ حالانکہ برمودا تکون کی طرح یہاں بھی جہازوں' آبدوزوں اور طیاروں کے غائب ہونے کے واقعات بڑی تعداد میں ہوتے رہتے ہیں محققین کا خیال ہے یہاں حادثات کی تعداد برمودا تکون سے زیادہ ہے۔ یہاں بھی اغوا ہونے والوں کی اکثریت ماہرین' کپتانوں اور ہوابازوں کی رہی ہے بلکہ ایک بات جو یہاں زیادہ خطرناک نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں غائب ہونے والے جہاز اور آبدوزوں میں ایسے جہاز اور آبدوزیں بھی شامل ہیں جن میں خطرناک ایٹمی مواد بھرا ہوا تھا۔

یہ علاقہ بحرالکاہل (Pacific Ocean) میں جاپان اور فلپائن کے علاقے میں ہے۔ یہ تکون جاپان کے ساحلی شہر ''یوکوہاما'' (Yokohama) سے فلپائن کے جزیرے ''گوام'' (Guam) تک اور ''گوام'' سے پھر جاپان کے ''ماریانا'' جزائر تک پھر ''ماریانا'' سے ''یوکوہاما'' تک بنتی ہے۔ ماریانا جزائر پر دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے قبضہ کر لیا تھا۔

اس سمندر کو جاپانی لوگ مانواومی (Ma-no umi) کہتے ہیں جس کے معنی شیطان کا سمندر ہے۔

**برمودا تکون اور شیطانی سمندر میں تعلق:** برمودا تکون اور شیطانی سمندر میں بہت گہرا ربط ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ ایسے بہت سے شواہد موجود ہیں کہ گمنام طیاروں اور جہازوں کو ایک تکون سے دوسری تکون کی طرف سفر کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ یہ دونوں تکون ایک ہی طول البلد وعرض البلد (35) پر واقع ہیں۔ جس طرح کے مشاہدات برمودا تکون کے علاقے اور فضاء میں کئے گئے ہیں اسی طرح شیطانی سمندر میں بھی اڑن طشتریوں کا آنا جانا اس کے اوپر منڈلانا اور پانی کے اندر داخل ہونے اور نکلنے کے متعدد واقعات موجود ہیں۔ یہاں بھی خالی جہاز (بغیر کپتان اور عملے کے) سمندر میں تیزی سے سفر کرتے نظر آتے ہیں۔

برموداتکون کی طرح یہاں بھی سرگرم اور سرد موجیں آپس میں ٹکراتی ہیں جس کے نتیجے میں بڑی مقدار میں مقناطیسی میدان وجود میں آتا ہے۔

**شیطانی سمندر کا لقمہ بننے والے:** برموداتکون اور شیطانی سمندر پر تحقیق کرنے والوں میں ایک بڑا مشہور نام چارلس برلٹز کا ہے۔ وہ اپنی کتاب ''دی ڈریگن ٹرائینگل'' میں لکھتے ہیں:

> ''1952 تا 1954 جاپان نے اپنے پانچ بڑے فوجی جہاز اس علاقے میں کھوئے ہیں۔ افراد کی تعداد 700 سے زیادہ ہے۔ اس معمہ کا راز جاننے کے لئے جاپانی حکومت نے ایک جہاز پر سو (100) سے زائد سائنسدانوں کو سوار کیا لیکن شیطانی سمندر کا معمہ حل کرنے والے خود معمہ بن گئے۔ اس کے بعد جاپان نے اس علاقے کو خطرناک علاقہ قرار دیدیا۔''

دوسری جنگ عظیم کے دوران بحری لڑائی میں جاپان کو اپنے پانچ طیارہ بردار جہازوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس کے علاوہ 340 طیارے، دس جنگی جہاز، دس جنگی کشتیاں، نو اسپیڈ بوٹ اور 400 خودکش طیارے بھی اس تکون کے علاقے میں تباہ ہوئے۔ جنگ کے دوران اس نقصان کے بارے میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب دشمن اتحادیوں کی جانب سے کیا گیا ہوگا لیکن اس بحری دستے کے بارے میں کیا تشریح کی جائے گی جو اسی علاقے میں بغیر کسی حادثے کے غائب ہوگیا۔ حالانکہ ابھی تک نہ تو وہاں امریکی اور نہ ہی برطانوی جہاز پہنچے تھے۔ ماہرین کی یہی رائے ہے کہ یہ تباہی کھلے دشمن کی جانب سے نہیں تھی۔ ایک محقق کہتے ہیں:

> "It is extremely doubtful that they were sunken by enemy action because they were in home waters and there were no British or American ships in these waters during the beginning of the war".

> ''یہ بات انتہائی مشکوک ہے کہ ان جہازوں کو دشمن نے ڈبویا ہو کیونکہ یہ جہاز اپنی سمندری حدود میں تھے اور جنگ کے ابتداء میں وہاں برطانوی یا امریکی

جہاز نہیں پہنچے تھے تو کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس علاقے میں کوئی اور چھپی ہوئی قوت بھی موجود تھی جو اس جنگ میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو کامیاب دیکھنا چاہتی تھی۔؟''

برمودا تکون اور شیطانی سمندر میں اتنی زیادہ مماثلت جاننے کے بعد کیا کوئی یہ مان سکتا ہے کہ یہ محض اتفاق ہے۔؟ ہرگز نہیں۔

مشہور محقق چارلس برلٹز کہتے ہیں:

"The mysterious disappearances in the Bermuda and Dragon Triangles may not be coincidental; since both areas are so similar, the same phenomenon might be behind the lost ships and planes".

''برمودا تکون اور شیطانی سمندر میں جہازوں کا پراسرار طور پر غائب ہوجانا اتفاق نہیں ہوسکتا جبکہ دونوں علاقوں میں مماثلت پائی جارہی ہے۔ جہازوں اور طیاروں کے غائب ہونے میں دونوں جگہ ایک ہی نظریہ کارفرما ہے۔''[1]

## ڈریگن اور جنگی طیارے:

① اس کے علاوہ جاپان کا 16P-2J نامی جنگی طیارہ جولائی 1971 کو غائب ہوا۔ یہ بھی کوئی ہنگامی پیغام نہیں دے سکا۔

② 27 اپریل 1971ء کو جاپان کا ہی ایک اور P2V-7 نامی جنگی طیارہ غائب ہوا۔ اس کے دو مہینے بعد جاپان کا تدریبی طیارہ IM-1 غائب ہوا۔

③ مارچ 1957ء میں دس دن کے اندر امریکہ کے تین جنگی طیارے اپنے تمام عملے سمیت اس طرح غائب ہوئے کہ کوئی نام ونشان نہ مل سکا۔ نہ ہی کسی حادثے یا فنی خرابی کا

---

① دی ڈریگن ٹرائینگل، چارلس برلٹز۔

پیغام پائلٹ کی جانب سے موصول ہوا۔ ان طیاروں کے نام یہ تھے:

① KB-50

② JD-1

③ C-97

مال بردار جہاز:

① مال بردار جہاز ''بانالونا'' یہ لائبیریا کا جہاز تھا۔ اس پر 13616 ٹن وزن تھا اور عملے کی تعداد 35 تھی۔ نومبر 1971ء میں شیطانی سمندر کی بھینٹ چڑھ گیا۔

② مال بردار ''صوفیاباباس'' نامی جہاز ٹوکیو (جاپان) کی بندرگاہ سے روانہ ہوا اور تھوڑا چلنے کے بعد دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا لیکن غائب نہیں ہوا۔ سمندروں کے سینے چیرنے والی اور مریخ پر کمندیں ڈالنے والی ٹیکنالوجی اس کا سبب جاننے سے قاصر رہی۔ سبب نامعلوم؟ تفتیش کے دروازے بند؟ غور کیجئے

③ یونانی جہاز ''اجیوس جیورجیس'' یہ بڑا تجارتی جہاز تھا۔ جو 29 افراد پر مشتمل عملے کے ساتھ اغواء کر لیا گیا۔ اس پر 16565 ٹن وزن لدا ہوا تھا۔ نہ جہاز کا پتہ چلا، نہ افراد کا اور نہ ہی اس لدے مال کا اثر پانی پر نظر آیا۔

④ جاپانی مال بردار جہاز ''کوروشیو مارو2'' بھی شیطانی سمندر کا لقمہ بن گیا۔ یہ بھی بڑا مال بردار جہاز تھا جس پر 1525 ٹن مال لدا ہوا تھا۔ اس کو بھی شیطانی سمندر اس کے عملے سمیت نگل گیا اور کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ اس کا آخری رابطہ 22 اپریل 1949ء کو ہوا تھا۔

⑤ مال بردار ''ماجوسار'' نامی جہاز بھی لائبیریا کا تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق یہ جہاز شیطانی سمندر میں تھا کہ اچانک آگ بھڑک اٹھی لیکن یہ آگ جہاز کے اندر سے نہیں بلکہ پانی سے جہاز کی طرف بڑھی تھی۔ بہت سے لوگوں نے اسی وقت اس کی تصویریں کھینچ لیں جس میں صاف نظر آ رہا ہے کہ جہاز کے چاروں طرف پانی کی لہروں میں آگ ہے۔ حیرت

کی بات یہ ہے کہ اس جہاز میں کوئی قابل اشتعال مادہ نہیں تھا۔ اس سے بھی حیرت کی بات یہ ہے کہ جہاز کو گھیرنے والی آگ مثلث کی شکل میں تھی۔ اس میں 24 افراد سوار تھے۔ یہ واقعہ مارچ 1987ء میں پیش آیا۔

**کایو مارو 5:** پانی پیٹرول بردار جہاز ''کایو مارو 5'' (Kaio Maru No.5)۔ اسے بڑا پیٹرول بردار کہا جاتا تھا، اس کا عملہ اکتیس افراد پر مشتمل تھا جبکہ اس پر پانچ سوٹن پیٹرول لدا ہوا تھا۔ اس میں 9 سائنسدان بھی تھے۔ اس جہاز کا اپنے مرکز سے آخری رابطہ 24 ستمبر 1952ء کو ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کا کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ کہاں گیا۔

**جیرانیوم:** فرانسیسی جہاز ''جیرانیوم'' نامی جہاز نے 24 نومبر 1974ء کو پیغام بھیجا کہ موسم ''خوشگوار ہے۔ اس کے بعد یہ جہاز اپنے 29 افراد پر مشتمل عملے کے ساتھ ہمیشہ کے لئے کہیں ''گمنام خدمت'' پر چلا گیا۔

**جنگی آبدوزیں اور شیطانی سمندر:** جہاز کے غائب ہو جانے کے بارے میں تو یہ بہانہ پیش کیا جا سکتا ہے کہ جہاز ڈوب گیا۔ لیکن جدید آبدوزیں جن میں جدید وائرلیس نظام موجود ہو اگر وہ اس علاقے میں غائب کر دی جائیں تو آپ کیا کہیں گے۔ پھر آبدوزیں بھی کوئی عام نہیں بلکہ ایٹمی آبدوزیں؟ ذرا سوچئے اور تعجب کیجئے۔ کسی سپر پاور کی ایٹمی آبدوز بغیر کسی سبب کے غائب ہو جائے اور اس کی طرف سے کوئی خاطر خواہ پریشانی یا اضطراب دیکھنے میں نہ آئے۔ گویا ''جس نے'' دی تھی ''اسی نے'' واپس لے لی۔

① جولف 1 نامی روسی آبدوز اپریل 1968ء میں غائب ہوئی۔ اس کے عملے کی تعداد 86 تھی اور اس پر 800 کلوگرام ایٹمی وار ہیڈ لدے ہوئے تھے۔ افراد اور ایٹمی وار ہیڈ بغیر کسی سبب کے پانی کی گہرائیوں میں چلے گئے۔

② فوکسٹرول نامی برطانوی ایٹمی آبدوز نومبر 1986ء میں اپنے عملے سمیت ڈریگن تکون کے علاقے میں غائب ہوئی، جس کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں ہو سکا۔

③ چارلی نامی فرانسیسی آبدوز ایک ایٹمی آبدوز تھی۔ ستمبر 1984ء میں شیطانی سمندر کے

علاقے میں اپنے 90 سواروں سمیت غائب ہوگئی۔

④ وکٹر 1 نامی روسی آبدوز جدید ایٹمی آبدوز تھی۔ یہ مارچ 1974ء میں شیطانی سمندر کی خفیہ قوت کے پاس مع عملے کے چلی گئی۔ عملے کی تعداد معلوم نہیں ہوسکی۔ شاید کوئی بہت خاص لوگ اس میں سوار تھے۔

⑤ ایکو 2 نامی روسی ایٹمی آبدوز جنوری 1986ء کو یہ بھی اسی علاقے کی نظر ہوگئی۔

⑥ ایکو 1 نامی روسی ایٹمی آبدوز پہلی آبدوز کے غائب ہونے کے صرف پانچ مہینے بعد ستمبر میں جاپان کے ساحل سے 60 میل دور یہ بھی شیطانی سمندر کی خفیہ قوت نے کسی ''ضروری کام'' سے اپنے پاس منگوالی۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے ایٹمی آبدوز نہ ہوئی کوئی کھلونا تھی کہ کچھ پرواہی نہیں۔

فلپائنی صدر کا طیارہ ڈریگن تکون میں: 19 مارچ 1957ء کو سابق فلپائنی صدر کا طیارہ 24 حکومتی اہلکاروں سمیت شیطانی سمندر کی فضاء میں غائب ہوا اور کوئی سراغ نہ مل سکا۔

جے اے 341 نامی طیارہ اور ڈریگن تکون: JA-341 مسافر بردار طیارہ مع صحافیوں کی ٹیم کے ڈریگن تکون کے علاقے کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ یہ صحافی امریکی مال بردار جہاز ''کیلیفورنیا مارو'' (جو کہ پہلے یہاں غائب ہو چکا تھا) کی تحقیق کے سلسلے میں وہاں جا رہے تھے۔ صحافی غائب شدہ جہاز کی تحقیق تو نہ کر سکے البتہ دنیا کو اپنی تحقیق میں ضرور لگا گئے۔ ایسے غائب ہوئے کہ نہ طیارے کا سراغ ملا اور نہ صحافیوں کی ٹیم کا۔

دجال پر خاصی تحقیق کرنے والے اسرار عالم (اللہ ان پر رحم فرمائے) کہتے ہیں کہ پینٹاگون یہودی تعلیمات کے مطابق دجال کا عبوری عسکری ہیڈ کوارٹر ہے۔

آج بھی اس کے سیاہ سپید کے مالک یہودی ہیں۔ امریکی صدران کے لئے کھلونے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ ہر حکومت میں ایک ڈک چینی موجود رہتا ہے جس کی زبان سے نکلا ہوا ہر فیصلہ پالیسی بن جاتا ہے۔

امریکہ میں 1999ء سے جس شخص نے حکومت کی ہے اس کا نام ڈک چینی ہے۔

پورے دورِ حکومت میں تمام فیصلے داخلہ پالیسی ہو یا خارجہ' ٹیکس کے مسائل ہوں یا افغانستان پر چڑھائی' امریکہ میں کسی چور کو بچانا ہو یا عراق پر حملہ سب کی مخالفت کے باوجود بھی بش کے قلم سے اسی فیصلے پر دستخط ہوئے جو ڈک چینی کی زبان سے نکلے۔ حتی کہ بعض مرتبہ ایف بی آئی کے ڈائریکٹر نے استعفیٰ کی دھمکی دیدی لیکن ڈک چینی نے بات اپنی ہی منوائی۔ گوانتا ناموٗ بگرام اور ابو غریب وغیرہ میں مجاہدین قیدیوں کے ساتھ شیطانی (دجالی) سلوک کا حکم صرف اور صرف ڈک چینی کی زبان سے نکلا اور روشن خیالی اور آزادی کے علمبردار امریکہ کا قانون بن گیا۔ ''باشعور'' امریکی عوام تو کیا کولن پاؤل اور'' کالی جادوگرنی'' کنڈولیزا رائس کو اس بات کا علم دو سال کے بعد ہوا' وہ بھی اخبار کے ذریعے۔ دونوں کو بہت غصہ آیا لیکن۔۔۔ ڈک چینی کے سامنے کسی نے بولنے کی جرأت نہیں کی۔ سارا ملبہ گرا تو بش پر کیونکہ وہ صرف ایک مہرہ تھا۔

ڈک چینی کے بارے میں اسرار عالم کا دعویٰ ہے کہ اس نے دجال سے ملاقات کی ہے اور دجال اس کو خود ہدایات دیتا ہے۔

ڈک چینی تو وہ ہے جو دجال کی جانب سے منظر عام پر آیا ورنہ امریکہ ہی کیا' برطانیہ' سویڈن' ناروے' اصفہان کابل اور دنیا کے مختلف خطوں میں راک فیلر' روتھ شیلڈ' مورگن خاندان کے کتنے حرام زادے بیٹھے ہوئے ہیں جن کے لبوں کی حرکت دنیا کی جمہوری اور شہنشاہی حکومتوں کا قانون بن جاتی ہے۔ امریکہ سمیت تمام دنیا کے حکمران آئی ایم ایف کے صدر دفتر کے بجائے نیویارک میں ان کے گھروں کی چوکھٹ پر ناک رگڑتے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ جیسی طاقتیں جن کے قرضے پر چل رہی ہیں۔ دنیا کے موجودہ جمہوری نظام کی ڈوریں ان کے لونڈے ہلاتے ہیں۔

چنانچہ یہ بات قرین قیاس لگتی ہے کہ اگر دجال متحرک ہے تو ان یہودی خاندانوں سے وہ ضرور رابطے میں رہتا ہوگا۔ افغانستا میں طالبان کی پسپائی کے بعد سب سے پہلے آنے والا یہودی راک فیلر فیملی کا ایک بائیس سالہ لڑکا تھا۔ جس نے اس آپریشن کی نگرانی کی تھی۔ یہ

خاندان آئی ایم ایف' ورلڈ بینک' عالمی ادارہ صحت' اقوام متحدہ' جنگی جہاز بنانے والی کمپنیوں جدید اسلحہ' میزائل' خلائی تحقیقاتی ادارے ''ناسا''' فلمساز ادارہ ہالی وڈ جیسے اداروں کا مالک ہے۔ جی ہاں! مالک' تفصیل کا یہاں موقع نہیں' اس کے لئے دی راک فیلر سنڈرم (The Rock Feller Syndrome) کا مطالعہ آپ کو بہت تفصیل دے دے گا۔

یہ مذکورہ یہودی خاندان صرف بینکار ہی نہیں بلکہ کبالہ کا علم بھی رکھتے ہیں۔ اسلئے بعض انگریز مصنفین نے ان کو ''پانچ کبالہ'' کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ یہ سب کٹر صیہونی مذہبی لوگ ہیں۔ دجال اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے انہی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے راہ ہموار کرتا رہے گا۔ قرآن وحدیث سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ شیاطین اپنے انسانوں میں موجود دوستوں کی مدد کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابلیس اپنا تخت سمندر پر لگاتا ہے۔ لوگوں کو فتنوں میں ڈالنے کے لئے وہ اپنے لشکر روانہ کرتا ہے جو اس کے لشکر میں سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے وہ ابلیس کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔''[1]

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''سمندر کے کسی جزیرے میں ایک قوم ہے جو نصرانیت کی علمبردار ہے۔ وہ ہر سال ایک ہزار جہاز تیار کرتے ہیں' جب جہاز تیار ہوجاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ان جہازوں پر سوار ہوجاؤ اللہ چاہے یا نہ چاہے۔ جب وہ سمندر میں ان کو ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تیز ہوا بھیجتا ہے جو ان جہازوں کو تباہ کردیتی ہے۔ وہ ہر بار جہاز بناتے ہیں اور یہی مسئلہ ہوتا ہے سو جب اللہ تعالیٰ یہ معاملہ مکمل فرمانا چاہے گا تو ایسے جہاز بنائے جائیں گے کہ اس سے پہلے سمندر میں ایسے جہاز نہیں چلے ہوں گے پھر یہ لوگ کہیں گے انشاء اللہ تم سوار ہوجاؤ چنانچہ یہ سوار ہوجائیں گے اور کہیں گے: ''ہم اس زمین کی طرف جارہے ہیں

---

1 الصحيح المسلم.

جہاں سے ہمیں نکال دیا گیا تھا۔"[1]

حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ ابلیس کا مرکز سمندر میں ہے۔ ابلیس کا مرکز سمندر میں ایسی ہی جگہ ہوگا جہاں اللہ کا نام اور اذان کی آواز بھی نہ سنی جاتی ہو اور جہاں سے رہ کر انسانیت کے خلاف وہ اپنا مشن آسانی سے آگے بڑھا سکے۔ نیز حضرت کعب احبار کی مذکورہ روایت کو سامنے رکھا جائے اور برموداتکون کی پراسراریت اور حیرت انگیز واقعات بلکہ ناقابل یقین حادثات میں غور کیا جائے تو کچھ بعید نہیں کہ برموداتکون ابلیس کا مرکز ہو اور اس کا پروردہ کانا دجال بھی اس کے ساتھ ہو۔ یا ایک وہاں اور دوسرا جاپان کے شیطانی سمندر میں ہو۔

ابلیس کا انسانوں کی شکل میں آکر اپنے ماننے والوں کو مشورے دینا قرآن سے ثابت ہے۔ جنگ بدر کے موقع پر ابلیس خود میدان بدر تک گیا تھا۔ وہ بنو کنانہ کے سردار سراقہ ابن مالک کی شکل میں تھا اور ابوجہل کو مسلسل جنگ کے لئے برانگیختہ کر رہا تھا نیز جس طرح اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اولیاء اللہ کہلاتے ہیں اسی طرح شیطان کے بھی اولیاء ہوتے ہیں جن کو قرآن کریم نے اولیاء الشیطان کہا ہے۔ قرآن کریم میں ایسی آیات متعدد جگہ آئی ہیں۔ ارشاد بری تعالیٰ ہے:

"ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم"[2]

"بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو مشورے دیتے ہیں۔"

"ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون"[3]

"کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن پر اترا کرتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے اور بد کردار شخص پر اترتے ہیں جو باتیں سننے کے لئے کان لگاتے ہیں اور اکثر جھوٹ بولتے ہیں۔"

---

① الفتن نعیم ابن حماد۔ ② سورۃ الانعام۔ ③ سورۃ الشعراء۔

**"ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین وانهم لیصدونهم عن السبیل ویحسبون انهم مهتدون"**[1]

''اور جو لوگ رحمٰن کے ذکر سے غفلت کرتے ہیں ہم ان کے ساتھ شیطان لگا دیتے ہیں جو ان کا ہجولی بن کر ان کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ بلاشبہ وہ شیاطین ان کو سیدھے راستے سے روکتے ہیں اور وہ یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ صحیح راستے پر چل رہے ہیں۔''

قرآن کریم کی ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ شیاطین اپنے انسان دوستوں سے رابطے میں رہتے ہیں۔ بعض لوگوں کو ہوا میں عرش نظر آتا ہے جس کے اوپر نور ہوتا ہے اور آواز آتی ہے کہ میں تیرا رب ہوں تو اگر یہ شخص اللہ کی معرفت رکھتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ شیطان ہے۔ چنانچہ وہ شیطان کو ڈانٹ دیتا ہے اور اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہے جس کے نتیجے میں یہ (عرش اور نور) ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جن کو شیاطین قید سے آزاد کرا لیتے ہیں اور (اگر ان لوگوں پر کوئی کسی ہتھیار سے حملہ کرے) تو وہ شیاطین اس حملے سے اس آدمی کا دفاع کرتے ہیں۔ جیسا کہ عبدالملک بن مروان کے دور میں حارث دمشقی کا واقعہ ہے جس نے شام میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، شیاطین اس کے پیروں کو بیڑیوں سے آزاد کرا لیتے اور اسلحے کے وار سے اس کی حفاظت کرتے۔ اگر وہ پتھر پر ہاتھ پھیرتا تو پتھر تسبیح پڑھنے لگتا۔ لوگوں کو ہوا میں پیادہ اور گھوڑوں پر سوار مرد نظر آتے۔ حارث کہتا کہ یہ فرشتے ہیں حالانکہ وہ شیاطین تھے۔ چنانچہ جب مسلمانوں نے اسے پکڑا اور قتل کرنے کے لئے ایک نیزہ بردار مجاہد نے اس کو نیزہ مارا تو نیزے نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔ عبدالملک بن مروان نے اس نیزہ بردار کو کہا کہ تم نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔ پھر اس نے بسم اللہ پڑھ کر نیزہ مارا تو حارث مر گیا۔[2]

یورپ میں کئی جادوگر ایسے گزرے ہیں جو اپنے شو میں حیرت انگیز کارنامے لوگوں کو

---

① سورۃ الزخرف۔ ② اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان۔

دکھاتے رہے ہیں۔ جن میں ڈیوڈ کاپرفیلڈ مشہور نام ہے۔ دجال اس کی مدد کرتا تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ شیاطین اپنے ایجنٹوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے ایجنٹوں کو حملوں سے بھی بچاتے ہیں۔

امریکہ کے انتہائی اہم لوگوں (خصوصاً بڑے بڑے یہودی بینکاروں اور پینٹاگون میں موجود یہودی جرنیلوں) کو یقیناً اس حقیقت کا علم ہے جو برمودا کے اندر ہے اور ان کا وہاں مستقل رابطہ بھی ہے۔ ایسا ہی خیال فلائٹ 19 (جس میں پانچ طیارے ایک ساتھ غائب ہوئے تھے) میں موجود کیپٹن پاورس کی بیوہ جون پاورس کا بھی ہے۔ وہ کہتی ہیں:

''ان لوگوں نے برمودا تکون میں یقیناً کوئی چیز دیکھ لی تھی کوئی ایسی حیرت انگیز اور پراسرار چیز دیکھ لی تھی جس نے ان کے تمام آلات کو ناکارہ کر دیا تھا۔ کوئی ایسی چیز جس نے لیفٹیننٹ ٹیلر کو اتنا خوفزدہ کر دیا تھا کہ اس نے کسی کو اپنا تعاقب کرنے اور اپنی جان خطرے میں ڈالنے سے منع کر دیا تھا۔ کوئی ایسی چیز ہے جس کو قومی سلامتی کی خاطر امریکی بحریہ عوام الناس سے چھپانا چاہتی ہے۔''

ایڈ اسنیڈ کر (Ed Snedeker) نامی ایک سائنسدان کا دعویٰ ہے:

''مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ غائب ہونے والے تمام افراد کہاں گئے؟ کیونکہ میں ان سے رابطے میں ہوں۔ صرف یہی نہیں کہ میں نے ان تمام حادثات کو دیکھا ہے بلکہ ان غائب ہونے والوں میں سے بعض سے میں نے بات بھی کی ہے۔ اگرچہ ان سب کا اب واپس آنا اور لوگوں کے سامنے ظاہر ہونا ناممکن ہے کہ وہ سب اسی دنیا میں کہیں موجود ہیں۔ میں نے ایک طیارے کے پائلٹ سے بات کی ہے جو 1945ء میں غائب ہو گیا تھا۔ غائب ہونے کے بعد سے اس کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہیں۔ جس وقت یہ پائلٹ برمودا میں غائب ہوا اس وقت اس کی عمر پچاس سال تھی جبکہ میں نے اس سے ملاقات 1969 میں کی تو وہ زندہ تھا۔ لیکن کہاں؟ زمین کے اندر ہی کہیں۔''

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایڈ اسنیڈ کر کا دعویٰ بے بنیاد ہے یا پھر معاملہ کچھ

یوں ہے کہ کچھ خاص لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ برمودا کی گہرائیوں میں اغوا کر لئے جانے والے افراد کہاں ہیں؟ تو کیا وہ لوگ برمودا کے پانی کے اندر موجود خفیہ قوتوں کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں؟

یہ بات اگر چہ بڑی عجیب سی لگتی ہے کہ یورپ کے سائنسی انقلاب کے پیچھے دجال کا ہاتھ ہے۔ میرا نظریہ ہے کہ اس وقت امریکہ اور دیگر کفریہ طاقتوں کے پاس جو جدید ٹیکنالوجی ہے وہ دراصل دجال کے انہی سائنسدانوں کی ایجاد ہے جن کو دجال کے ذریعے برمودا تکون میں اغواء کرلیا گیا تھا۔ امریکہ اور دیگر کفریہ طاقتوں کو وہیں سے بنیادی ٹیکنالوجی کے بارے میں نئے انقلابی تصورات کا علم پہلے دجال کے پاس تھا بعد میں مغربی ملکوں کو منتقل کیا گیا۔ کیا آپ یقین کریں گے اگر کوئی یہ کہے کہ بڑے بڑے مغربی سائنسدانوں کو ان کی جدید دریافتوں میں دجال نے مدد کی تھی تو آپ کو کیسا لگے گا؟ یقیناً آپ سوچ میں پڑ جائیں گے۔ سو ذرا تفصیل پڑھتے چلیے۔

البرٹ آئنسٹائن ایک ایسا نام ہے کہ اگر سائنسی ترقی کی تاریخ سے اس کا نام نکال دیا جائے تو یہ ترقی یافتہ دنیا صدیوں پیچھے چلی جائے گی۔ آئنسٹائن 14 مارچ 1879 کو جرمنی میں ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوا۔ تین سال کی عمر تک وہ بول نہیں سکتا تھا۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ موٹے دماغ کا لڑکا ہے۔ اس کا بچپن میونخ میں گزرا۔ مالی پریشانیوں کے سبب اس کے ماں باپ یہاں سے اٹلی چلے گئے۔ آئنسٹائن نے 1895 میں تعلیم کے لئے اٹلی سے سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورخ میں واقع یونیورسٹی ETH میں داخلے کا امتحان دیا مگر ناکام رہا۔ اگلے سال ETH میں داخلہ مل گیا۔ اگست 1900 میں امتحانات ہوئے۔ آئنسٹائن کی نااہلی یہاں بھی سامنے تھے۔ پانچ طالب علموں میں اس کا چوتھا نمبر تھا۔ سوئٹزرلینڈ میں تعلیم تک اس کے بارے میں تمام لکھنے والے اس بات پر متفق ہیں کہ وہ کوئی اچھا طالب علم نہیں تھا۔

آئنسٹائن میں تبدیلیاں 1900 کے بعد آنا شروع ہوئیں۔ 1905 آئنسٹائن کی

کامیابیوں کا سال سمجھا جاتا ہے۔ اس سال اس نے کئی مقالے پیش کئے۔ پہلا مقالہ روشنی کی ہئیت کے بارے میں تھا۔ دوسرا مقالہ براؤنین حرکت (Brownian Motion) کا ریاضی ماڈل تھا۔ تیسرا مقالہ اس کی مشہور مساوات $E=mc^2$ تھا۔ جس میں مادہ اور توانائی کا آپس میں تبدیل ہونا ممکن بتایا گیا تھا۔ حال ہی میں ایک محقق کی یہ تحقیق سامنے آئی ہے کہ یہ مساوات آئنسٹائن سے کئی سال پہلے ایک اطالوی نے شائع کی تھی۔

چوتھا مقالہ خصوصی اضافیت (Special theory of relativity) پر تھا۔ اس سے وقت اور فضاء کو الگ الگ تصور کرنے کے بجائے "وقت وفضا" یا زمان ومکان" کا نظریہ سامنے آیا۔

1911ء میں اس نے عمومی نظریہ اضافت پر اپنا مقالہ شائع کیا۔

سوئٹزرلینڈ میں ہی دجال کے ساتھ اس کا رابطہ ہوا اور اسی نے اس کو نظریہ اضافیت (Theory of relativity) کا علم دیا۔

اعتراض ہے کہ آئنسٹائن میں ایسی کون سی خاص بات تھی جس سے دجال خوش ہوا اور آئنسٹائن کو ہیرو بنوا دیا۔

اس سوال کا جواب جاننے کے لئے ہمیں آئنسٹائن کی زندگی اور اس کے نظریات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

آئنسٹائن اگرچہ خود کٹر یہودی تھا لیکن دوسروں (عیسائیوں اور مسلمانوں) کو وہ لادینیت اور الحاد کی طرف دعوت دیتا تھا۔ ذاتی اعتبار سے اس میں وہ تمام برائیاں موجود تھیں جو ابلیس یا دجال کو خوش کرنے کے لئے کافی تھیں۔ عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات۔ حتیٰ کہ 1092ء میں پہلی بیٹی اس کی ناجائز بیوی سے ہوئی۔ اس بیٹی کو انہوں نے پالا نہیں۔ اس کا کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا کیا ہوا۔ اس بات سے اس کی شرافت اور انسانی ہمدردی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

بیوی کے ساتھ اس کا رویہ ظالمانہ تھا۔ چنانچہ جب وہ 1914ء میں اپنی پہلی بیوی ملیوا

مارک (Mileva Maric) کے ہمراہ برلن (جرمن) چلا گیا تو میاں بیوی کے تعلقات خراب ہو گئے۔ آئنسٹائن بیوی کو صرف اس صورت میں اپنے ساتھ رکھنے پر راضی تھا کہ اگر وہ اس کی تمام شرائط پوری کرے۔ اس کی شرائط یہ تھیں:

① تم یہ یقینی بناؤ گی کہ میرے کپڑے اور بستر ٹھیک ٹھاک ہوں۔
② مجھے اپنے وقت میں تین وقت کا کھانا پہنچاؤ گی۔
③ میرا سونے اور پڑھنے کا کمرہ صاف ستھرا رکھو گی۔ میری پڑھنے والی میز کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔
④ مجھ سے تمہارے تمام ذاتی تعلقات ختم رہیں گے۔ سوائے لوگوں کو دکھانے کے لئے
⑤ جب میں مخاطب ہوں تو فوراً جواب دوں گی۔
⑥ میرے بچوں کو میرے خلاف نہیں کرو گی۔

برلن آئنسٹائن کی شناسائی اپنی چچازاد بہن ایلسا (Elsa) سے ہوگئی لیکن آئنسٹائن اس شش و پنج میں تھا کہ وہ ایلسا سے شادی کرے یا اس کی جواں سال بیٹی سے۔ جہاں تک اس کے نظریات کا تعلق ہے تو وہ کٹر صیہونیت کا داعی اور مبلغ تھا۔ وہ فلسطین میں اسرائیل کے قیام کا پرجوش حامی تھا۔ اس نے 1921ء میں حیم وائز مین (وائز مین پہلا اسرائیلی صدر بنا) کے ساتھ امریکہ کا دورہ کیا اور صیہونیت کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے متعدد شہروں میں تقریریں کیں۔ یہاں تک کہ آئنسٹائن کو 1952ء میں اسرائیلی صدارت کی پیش کش ہوئی جو اس نے قبول نہیں کیں۔

ایٹم بم بنانے کی تجویز امریکہ کو اسی نے دی۔ 1939ء میں اس نے امریکی صدر فرینکلن روز ویلٹ کو خط لکھا جس میں ایٹم بم بنانے کی ترغیب دی، دوسری جنگ عظیم میں یہ بنفس نفیس شریک ہوا اور ایک اسلحہ ماہر کے طور اپنی خدمات امریکی بحریہ کو پیش کیں۔

آئنسٹائن کے اقوال میں God (خدا) کا ذکر اکثر ملتا ہے لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ آئنسٹائن کا خدا وہی خدا تھا جس کو مذہبی خدا مانا جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ آئنسٹائن پر لکھنے

والے تقریباً تمام حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ آئنسٹائن کا خدا مذہبی نقطہ نظر سے مختلف ہونے کا خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ اگر آئنسٹائن کا خدا مذہبی خدا نہیں تھا تو پھر کون تھا؟ یہی چیز غور کرنے والی ہے کہ وہ اکثر کس خدا کا ذکر کرتا تھا۔ اگرچہ اب بعض مبصرین کی رائے یہ ہے کہ آئنسٹائن کی خدا سے مراد قدرت (Nature) ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔

آئنسٹائن دجال کو اپنا خدا مانتا ہے۔ اس بات پر آئنسٹائن کے مقالات میں بھی ایک اشارہ ملتا ہے۔ وہ یہ کہ وہ اپنے نظریات کے بارے میں ''میرا نظریہ'' کے بجائے ''ہمارا نظریہ'' کا لفظ استعمال کرتا تھا۔ وہ کائنات کی متحدہ قوت کا راز پتہ لگانے کی بھی کوشش کر رہا تھا۔

دجال کا کسی کو کوئی نیا نظریہ دینا کوئی اچنبے کی بات نہیں لگتی کیونکہ قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہے کہ ابلیس اپنے (انسان) دوستوں کے پاس آتا ہے، ان کو مشورے دیتا ہے اور کام کے بارے میں ہدایات بھی دیتا ہے۔ دجال ابلیس کا سب سے بڑا مہرا اور بنی آدم کے خلاف آخری امید ہے۔ چنانچہ ممکن ہے کہ دونوں مل کر یہ کام کرتے ہوں۔ آئنسٹائن جیسے لوگوں پر شیاطین آسکتے ہیں۔ موجودہ دور میں باقاعدہ ایک فرقہ ہے جو براہِ راست شیطان بزرگ (ابلیس) کی پوجا کرتا ہے۔ یہ فرقہ امریکہ اور برطانیہ میں بہت مضبوط ہے اور ان کے اچھے خاصے پیروکار بھی ہیں۔ سابق امریکی نائب صدر ڈک چینی کا شمار اس فرقے کے سرداروں میں ہوتا ہے۔ سابق امریکی وزیر خارجہ کنڈولیزا رائس بھی اسی فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔ امریکی فلمی دنیا ہالی وڈ کے مشہور اداکار اور اداکاراؤں کا مذہب بھی شیطان کو خوش کرنا ہے۔ بھارتی اداکار امیتابھ بچن، مصر کا عمر شریف، مشہور جادوگر ڈیوڈ کاپرفیلڈ، بدنام زمانہ امریکی گویے مائیکل جیکسن بھی شیطان کے پجاری ہیں۔ مائیکل جیکسن کے پروگرام میں لوگ بے قابو ہو جاتے ہیں، درحقیقت ان لوگوں پر شیاطین آتے ہیں۔

### امریکی جدید ٹیکنالوجی کا ذریعہ:

یہ بات آپ جان چکے ہیں کہ برمودا تکون میں جو قوت بھی وہ انتہائی ترقی یافتہ اور

موجودہ ٹیکنالوجی سے بہت آگے کی ٹیکنالوجی کی مالک ہے۔اب یہاں ایک بات غور سے سمجھنے کی ہے۔ وہ یہ کہ دنیا کی بڑی طاقتوں خصوصاً امریکہ کے پاس جو اس وقت جدید ٹیکنالوجی ہے وہ ٹیکنالوجی برموداتکون کی خفیہ قوت کے پاس بہت پہلے رہی ہوگی۔تو کیا موجودہ ٹیکنالوجی کی اصل موجد برموداتکون میں موجود خفیہ قوت ہے؟ یقیناً یہ بات آپ کو مضحکہ خیز لگے گی۔لیکن ذرا مندرجہ ذیل باتوں میں غور کیجئے:

① 30 جون 1908ء روس میں سائبیریا کے انتہائی دوردراز علاقے ٹنگسکا (Tunguska) میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ اس سے پہلے دنیا نے ایسے واقعے کا مشاہدہ نہیں کیا تھا۔ یہ صبح کا وقت تھا۔گھڑیاں سات بج کر پندرہ منٹ دکھا رہی تھیں۔ چالیس میگاٹن کا کوئی نامعلوم مادہ سطح زمین سے صرف آٹھ کلومیٹر اوپر فضاء میں پھٹا۔جس نے فوراً ایک ہزار مربع کلومیٹر (1000skm) کا علاقہ بالکل تباہ کر کے رکھ دیا۔جنگل میں ایک آگ لگ گئی اور ہفتوں لگی رہی' چنانچہ 2150 مربع کلومیٹر جنگل جل کر راکھ ہو گیا۔بیسیوں سال تک یہ علاقہ بنجر رہا۔ بلکہ ابھی تک وہاں اس تباہی کے اثرات واضح نظر آتے ہیں۔ ریکٹر اسکیل پر اس دھماکے کی شدت 5.0 ریکارڈ کی گئی تھی۔ یہ دھماکہ چالیس میگاٹن (چالیس لاکھ ٹن) کا تھا جو جاپان کے شہر ہیروشیما پر (1945ء میں) گرائے جانے والے ایٹم بم کے مقابلے میں دو ہزار گنا زیادہ تھا۔ وہ عینی شاہدین جنہوں نے اس علاقے سے دور اس منظر کا مشاہدہ کیا ان کا بیان ہے:

''اس دن موسم صاف تھا کوئی بادل وغیرہ نہیں تھے۔ انہوں نے فضاء میں ایک چمکدار کوئی چیز زمین کی طرف آتے ہوئے دیکھی اور پھر ایک بہت بڑا اور چمکدار ہوا۔''

بعض عینی شاہدین کے مطابق دھماکے کے بعد دھویں اور شعلے کا ایک بڑا بادل وہاں سے اٹھا۔ ابتداء میں گرم لہر آئی اور پھر سخت گرم ہوا چلی۔ دھماکے کی شدت سے جھونپڑیاں ڈھے گئیں۔انسان اور گھاس پھوس جلنے لگے اور جلد ایسی ہو گئیں جیسے کھرنڈ۔

ٹنگسکا سے چالیس میل دور ''ویناوارا'' نامی ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں لوگ

دھماکے کی شدت سے اچھل کر دور جا گرے، وہاں مکانات کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور چھتیں زمین پر آ گریں۔ نیز دھماکے کی جگہ سے میلوں دور ''کنسک'' نامی قصبے میں ان جھٹکوں کی شدت کی وجہ سے چلتی ٹرین کو ہنگامی طور پر روکنا پڑا۔ دھماکے کی آواز کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی تھی۔ جس کی وجہ سے کچھ لوگوں کے بہرہ ہو جانے کی اطلاعات بعد میں موصول ہوئیں۔ دھماکے کے بعد کھمبی (Mushroom) کی طرح دھویں کے بادل اٹھے اور سیاہ بارش ہوئی۔ اس واقعے کے بعد اس علاقے اور وسط ایشیا میں آسمان میں خوب چمکدار بادل ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ لندن میں بھی راتیں (بغیر چاند کے) اتنی روشن تھیں کہ کوئی بھی اس کی روشنی میں مطالعہ کر سکتا تھا۔

اس وقت چونکہ نہ تو کوئی تحقیق کی گئی اور نہ ہی لوگ ایٹمی دھماکوں کے بارے میں جانتے تھے اس لئے اس دھماکے کو شہابی پتھر کے زمین سے ٹکرا جانے کا نتیجہ قرار دیا گیا لیکن بعد میں جب اس کے ریڈیائی ٹیسٹ لئے گئے تو یہ ثابت ہو گیا کہ یہ شہابی پتھر نہیں بلکہ ایٹمی دھماکہ تھا۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ ابھی تک دنیا میں ایٹم بم بنایا ہی نہیں گیا تھا (ایٹم بم کا پہلا تجربہ امریکہ کی جانب سے 16 جولائی 1945ء میں کیا گیا) تو یہ ایٹمی دھماکہ کس نے کیا؟

بعض لوگوں نے اس دھماکے کو اڑن طشتری والوں کی جانب سے کیا جانے والے دھماکہ قرار دیا۔ بعض نے اس کو اڑن طشتری کا زمین سے ٹکرا کر تباہ ہو جانا کہا۔ لیکن ذرا غور کیجئے! اگر یہ شہاب ثاقب تھا تو پھر وہاں اس کے کوئی ذرات وغیرہ ملنے چاہئے تھے۔ جیسا کہ روسی سائنسدان لیونڈ الیکسوچ (Leonid Alekseyevich) (1883-1942) کو توقع تھی۔ اس سائنسدانوں نے پہلی مرتبہ اس جگہ کا دورہ کیا تھا۔ لیکن اس کو وہاں کسی چیز کا نام ونشان نہیں ملا۔ حالانکہ اگر شہاب ثاقب ٹکرایا ہوتا تو بے شمار معدنیات وہاں ملنی چاہئے تھی۔ اب ماہرین کے درمیان یہاں سے پھر ایک اور بحث کا آغاز ہوا کہ آخر یہ دھماکہ کس چیز کا تھا؟

لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے امریکی سائنسدان فریڈ وہپل نے 1930ء میں یہ نظریہ پیش کیا کہ وہ دم دار ستارہ (Comet) تھا۔ جس کے اندر برف اور گردھوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نظریہ محض لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے تھا۔

برموداتکون اوراڑن طشتریوں پر تحقیق کرنے والے چارلس برلٹز اس بات کی سختی سے تردید کرتے ہیں کہ یہ شہاب ثاقب یادم دار ستارہ تھا۔

ایک سوسال پہلے جیولس ورنے اپنی کتاب میں ''ٹائی لیس'' نامی آبدوز کا تذکرہ کیا تھا اور آج کے دور کی ایٹمی آبدوز بالکل اسی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ ایک ایسی چیز جس کا تصور بھی لوگوں کے ذہن میں موجود نہ ہو اس کے بارے میں بیان کرنا کیا صرف پیشگوئی ہے یا پھر جیولس ورکو ''کسی نے'' آبدوز کے بارے میں باقاعدہ بتایا تھا؟ نیز برمودا تکون میں سمندر کے اندر آبدوز سے بالکل مختلف ایک نامعلوم قسم کی سواری اکثر دیکھی گئی ہے جو کہ انتہائی تیز رفتاری سے پانی کے اندر سفر کرتی ہے۔ ان کی رفتار اتنی تیز ہے کہ آج تک کوئی ان کی تصویر بھی نہیں اتار سکا۔ آپ اس کو جدید آبدوز کہہ سکتے ہیں۔

اسی طرح ایک سوسال پہلے ہی ایک سائنسی داستان میں فلوریڈا کے مشرقی ساحل سے ایک خلائی جہاز کو چاند پر جاتا ہوا بیان کیا گیا تھا اور سوسال بعد ٹھیک وہیں سے واقعی انسان نے چاند تک کا کامیاب سفر کیا۔ سائنسی داستان میں صرف چاند پر جانے کا تذکرہ نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس مقام کو بھی بیان کیا گیا تھا جہاں سے سوسال بعد چاند کے لئے روانہ ہونا تھا اور وہ بھی فلوریڈا کا مشرقی ساحل یعنی اس ''خدا'' کا شہر جس کا انتظار ہے۔ کیا یہ محض اتفاق تھا؟

ایٹم بنے سے پہلے ایٹم بم کی تباہ کاریاں کامک بکس میں بیان کی گئی تھیں جو آج حقیقت بن کر ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ان سب باتوں کو آپ کیا نام دیں گے؟ پیشگوئی یا سائنس فکشن؟ اس بات کو مانیں گے کہ برمودا تکون کی ''خفیہ قوت'' امریکی سائنسدانوں سے پہلے ہی یہ تمام تجربات کر چکی تھی؟ اور کیا امریکیوں اور روسیوں کو بھی انہوں نے ہی یہ تمام سہولیات فراہم کیں؟

یہ اتفاق بھی ملاحظہ فرمایئے۔ مارچ 1918ء میں امریکن بحریہ کا یوایس ایس ''سائیکلوپس'' (Cyclops) نامی جہاز برمودا تکون میں غائب ہوا تھا۔ (ذرا غور کیجئے کہ سائیکلوپس کس کو کہتے ہیں؟ یونانیوں کے ہاں ایک آنکھ والا دیوتا۔ ایک آنکھ والا کون ہے؟ کیا آپ کو یاد ہے؟) یہ جہاز میگنیشیم لے جارہا تھا اور اس پر عملے سمیت تین سو ساٹھ افراد سوار تھے۔ جو جہاز کے ساتھ غائب ہوگئے تھے اسی نام کا ایک اور برطانوی جہاز اسی سال غائب ہوا۔ پھر 1941ء میں سائیکلوپس ہی کی طرز کے دو جہاز غائب ہوگئے۔ اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ امریکہ کا پہلا طیارہ بردار جہاز بننے کا اعزاز جس جہاز کو حاصل ہوا وہ سائیکلوپس طرز کا ہی جہاز تھا۔ طیارہ بردار بحری بیڑوں نے امریکہ کو ایسی بحری قوت فراہم کی کہ اس سے پہلے ایسی بحری قوت کبھی نہیں دیکھی گئی۔ تو کیا ایسا کہا جاسکتا ہے کہ برمودا میں سائیکلوپس کو اسی لئے لے جایا گیا تھا تا کہ آئندہ بحریہ کی دنیا میں ان جہازوں کو جدید بنا کر اپنے حلیفوں کے سپرد کردیا جائے؟

برمودا تکون کے علاقے میں آبدوز نما چیزوں کا کثرت سے دیکھا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ امریکہ سے پہلے یہ ٹیکنالوجی ''برمودا تکون'' والوں کے پاس تھی۔

برمودا تکون میں اغواء کی جانے والی شخصیات میں اکثر وہ ہیں جو اپنے شعبے میں ماہر سمجھے جاتے تھے۔ مثلاً: وقت کے بہترین پائلٹ، دنیا کے مشہور ملاح اور جہاز کے کیپٹن' مشہور تاجر اور سماجی شخصیات۔ مشہور جہاز اور طیارے۔ بارود سے بھرے جہاز اور ایندھن لے جاتے ٹینکر۔ اس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ان افراد کو اغواء کر کے مارا نہیں دیا گیا بلکہ ان کی صلاحیتوں کو اپنے لئے استعمال کیا گیا۔ ایسا ہی خیال ایک اغواء ہونے والے پائلٹ کی بیوی کا بھی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اغواء شدہ افراد زندہ ہیں لیکن نا معلوم امریکی حکومت کسی خاص وجہ سے حقیقت چھپانا چاہتی ہے۔

البتہ ان افراد کو ضرور ماردیا گیا ہوگا جنہوں نے ان کے مشن میں تعاون کرنے سے انکار کیا ہوگا۔ اس کے علاوہ جو طیارے اور جہاز اغواء کیے گئے وہ بھی تباہ نہیں ہوئے بلکہ ان

کو بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے بہت سارے واقعات ریکارڈ پر موجود ہیں کہ برمودا ٹکون میں ایسے جہاز اور طیارے جاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں جس کا کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں سے آئے تھے اور کس کمپنی یا ملک کی ملکیت تھے؟ یہ وہ طیارے تھے جو کافی پہلے اس علاقے میں غائب ہو چکے تھے۔

چارلس برلٹز کا نظریہ بھی یہی ہے کہ ''اجنبیوں'' کے ذریعے اغواء کئے جانے والوں کو کسی خاص مقصد کے لئے اغواء کیا گیا ہے جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

جو جدید ٹیکنالوجی امریکہ کے پاس آتی ہے وہی کچھ عرصہ بعد امریکہ کے مخالف ملکوں' مثلاً سرد جنگ کے وقت سوویت یونین کے پاس' اب چائنا کے پاس جلد ہی پہنچ جاتی ہے۔ حالانکہ یہ ٹیکنالوجی امریکی سائنسدانوں کی انقلابی کامیابی شمار کی جاتی ہے۔ مثلاً خلاء میں جانا' چاند پر پہنچنا' ایٹم بم' جدید گائڈڈ میزائل۔

ہونا یہ چاہئے تھا کہ یہ ٹیکنالوجی امریکہ کے دشمنوں کے ہاتھ نہ لگتی لیکن امریکہ کے کچھ عرصہ بعد ہی دوسرے مخالف سمجھے جانے والے ممالک بھی اس میدان میں امریکہ کے برابر پہنچتے ہیں۔ تھوڑا بہت فرق ضرور ہے لیکن بنیادی ٹیکنالوجی ایک ہی رہی ہے۔ اس سے ایسا لگتا ہے کہ جو قوت امریکہ کو ٹیکنالوجی فراہم کرتی ہے وہی دیگر کافر ممالک کو بھی فراہم کرتی ہے۔

مذکوہ بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ امریکی خلائی تحقیقاتی ادارہ ''ناسا''، تحقیق نہیں کرتا بلکہ نقل کرتا ہے۔ جو ٹیکنالوجی ''ان کے خدا'' کی جانب سے ملتی ہے یہ لوگ اس کے تجربات کے ذریعے استعمال سیکھتے ہیں۔ اگر آپ دوسری جنگ عظیم (1939-1945) کے بعد سے ہونے والی ایجادات کی تاریخ کا گہرائی سے مطالعہ کریں تو کئی حیران کن باتیں آپ کو نظر آئیں گی۔ اس بحث کو سمجھنے کے بعد یہ بحث بھی ختم ہو جاتی ہے کہ امریکہ نے کس طرح اتنے جدید اور تیز رفتار طیارے بنا لئے ہیں۔

## دجال عراق میں:

''هيثم بن مالك الطائی رَفَعَ الحدِيثَ قَالَ يَلِی الدّجالُ

**بالعراق سَنتين يُحمَدُ فيها عَدلُه وتَشرَأبُّ النّاسُ اِليهِ فَيصعَدُيوماً المنبرَ فَيَخطُبُ بِها ثُمَ يُقبِلُ عَلَيهِم فَيقولُ لَهُم ما آنَ لكم أن تَعرِفوا ربَّكم لَه قائلٌ ومَن رَبُّنا فيقول أنافيُنكِرُ مُنكِرٌ مِنَ النّاسِ مِن عِبادَ اللهِ قَولَه فَيَا خُذُه فَيقتُلُه"**[1]

''ہثیم بن مالک الطائی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ دجال (اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے) دوسال تک عراق پر حکومت کرے گا، جس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی اور لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ پھر وہ ایک دن منبر پر چڑھے گا اور عراق کے بارے میں تقریر کرے گا (کہ میں نے یہاں عدل وانصاف قائم کردیا ہے۔) پھر لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا۔ کیا اب وقت نہیں آ گیا تم اپنے رب کو پہچان لو؟ اس پر ایک شخص کہے گا: ''ہمارا رب کون ہے؟'' تو دجال کہے گا: ''میں۔'' یہ سن کر ایک اللہ کا بندہ اس کے اس دعوے کو جھٹلائے گا۔ چنانچہ دجال اس کو پکڑ کر قتل کردے گا۔''

## دجال اور یہودیوں کا لدنامی شہر:

① حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا جس میں اس کی معمولی اور اہم دونوں طرح کی باتوں کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ یہیں کھجوروں کے جھنڈ کے آس پاس ہی کہیں ہے۔ اس کے بعد ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور جب دوسرے وقت حاضر خدمت ہوئے تو ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اس کی پستی اور بلندی کا جو ذکر کیا اس کی وجہ سے ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① الفتن نعیم بن حماد، جلدنمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۵۳۹.

''دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے۔ (سنو) اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے وصال کے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کر کے اسے شکست دے گا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ دجال جوان ہوگا' گھنگھریالے بالوں اور کھڑی آنکھوں والا ہوگا' عبدعزیٰ بن قطن کا ہم شکل ہوگا' تم میں سے جو شخص اسے دیکھے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔''

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! وہ زمین پہ کتنے عرصے تک رہے گا۔؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''چالیس دن اور اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، پھر ایک دن ایک مہینے کے برابر' پھر ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔''

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! یہ بتلایئے کہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں بلکہ اوقات نماز کا اندازہ لگا لینا۔''

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان بادلوں کی طرح جن کی ہوا ہنکا کر لے جائے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی بات کو رد کریں گے۔ وہ ان

کے پاس سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے جس کی وجہ سے وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس آ کر انہیں دعوت دے گا جسے وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا اور آسمان بارش برسائے گا، زمین کو درخت اگانے کا حکم دے گا تو وہ درخت اگائے گی، شام کو ان کے جانور چراگاہوں سے اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے، کوکھے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ ایک ویران جگہ آ کر کہے گا: "اے زمین! اپنے خزانے نکال دے۔" اس کے بعد جب وہ واپس لوٹے گا تو زمین کے خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح کثرت کے ساتھ چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کر کے اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دے گا۔ وہ ان ہی کاموں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ جب آپ سر نیچا کریں گے تو قطرے ٹپکتے ہوں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے۔ آپ کی سانس کی بو حد نگاہ تک پہنچتی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے "لد" کے دروازے پر پائیں گے اور اسے وہیں قتل کر دیں گے۔ اسی حالت میں آپ علیہ السلام جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ کیونکہ اب میں ایسی مخلوق کو ظاہر کرنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا۔ وہ ارشاد خداوندی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کی پہلی جماعت کے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر جب آخری جماعت کے لوگ گزریں گے تو کہیں گے شاید یہاں کبھی پانی رہا ہوگا۔ وہ وہاں سے آگے بڑھیں گے یہاں تک کہ بیت

المقدس کے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے: ''ہم نے زمین والوں کو تو قتل کرلیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔'' چنانچہ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیر خون آلود واپس بھیج دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی کوہ طور پہ محصور ہوں گے (جہاں ان کے پاس کھانے پینے کا سامان ختم ہو جائے گا اور نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ) ان کے نزدیک بھوک کی وجہ سے گائے کا سر تمہارے آج کے سو دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی مجاہدین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کردے گا جس کی تکلیف سے وہ سب مرجائیں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑ سے اتریں گے تو ان کی لاشوں کے تعفن اور خون کی وجہ سے زمین کی ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ آپ کے ساتھی پھر دعا کریں گے۔ اب اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے اونٹوں جیسے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے۔ ان کے ہتھیار اتنی کثیر تعداد میں ہوں گے کہ مسلمان ان کے تیر و ترکش سات برس تک جلاتے پھونکتے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جو ہر گھر اور ہر خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشہ کی طرح صاف کردے گی۔ زمین سے کہا جائے گا: ''اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا۔'' چنانچہ اس زمانے میں (انار اتنا بڑا ہوگا کہ) ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک گروہ کا پیٹ بھر جائے گا۔ ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائے گا اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلہ کے لئے کافی ہوگا۔ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرلے گی۔ باقی رہنے والے لوگ عورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہمبستر ہوں گے اور انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔''[1]

---

1۔ صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفته ومامعه، رقم الحدیث 2937 رقم الصفحة 2250 الجزء 4

مذکورہ حدیث میں ہے کہ دجال کا پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ سال بھر دن کی وہ صورت زیادہ قرین قیاس ہے جس کے مطابق فی زمانہ فضا میں معلق دیوہیکل عدسوں کی مدد سے غروب شدہ سورج کی شعاعیں کسی علاقے پر منعکس کردی جاتی ہیں جس سے وہاں دن لگنے لگتا ہے۔ دجال ان عدسوں کی مدد سے یہ کیفیت پورا سال برقرار رکھے گا جس سے پورے سال بھر تک دن کا سا سماں رہے اور رات کا پتہ نہ چلے کہ کب ہوئی اور کب نہیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے نمازیں بھی وقت کا حساب اور اندازہ کرکے پڑھنے کا حکم فرمایا چونکہ چاند سورج کی گردش نہیں رکے گی اس لئے نماز بھی معاف نہ ہوگی۔ ہاں اگر سورج کی گردش آہستہ ہوجاتی تب نمازیں معاف ہوجاتیں' اس لئے کہ جب سورج اپنی منزل پر پہنچا ہی نہیں تو نماز کا وقت بھی نہیں ہوا اور جب وقت نہ پایا گیا تو نماز کیسے فرض ہوجائے گی؟۔

مذکورہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ دجال کے حکم پر بارش ہوگی۔ اس کا یہ سارا نظام جادو کا نظام ہوگا یا پھر اس کے پاس جدید ٹیکنالوجی ہوگی۔ آج کل بارش کے لئے سازگار بادلوں پر نمک کے پانی کے چھڑکاؤ یا دیگر کیمیکلز کے چھڑکاؤ کے ذریعے مصنوعی بارش برسالینا عام ہوچکا ہے۔

مذکورہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لد کے دروازے پر دیکھیں گے۔ لد اسرائیل کا اہم ترین شہر ہے جو تل ابیب کے جنوب میں شیرون نامی میدانی علاقے میں واقع ہے۔ اسے ''لدا'' یعنی Lydda بھی کہا جاتا ہے۔ بائبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ ہے۔ اقوام متحدہ کی 29 نومبر 1947ء کی ایک قرارداد کے مطابق اسے فلسطین کا

---

»الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی ' بیروت)( سنن الترمذی باب ماجاء فی فتنة الدجال ' رقم الحدیث2240رقم الصفحة 510 رقم الصفحة 537الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب العلمیة ' بیروت) (السنن الکبریٰ مایجیر من الدجال رقم الحدیث 783رقم الصفحة235 الجزء السادس مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)(مسند احمد ' رقم الصفحة181الجزء الرابع مطبوعة موسة قرطبة' مصر) (مسندالشامیین' رقم الحدیث 614رقم الصفحة 355الجزء الاول مطبوعة 221الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة ' بیروت)(سنن ابن ماجة' باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم ' رقم الحدیث4075رقم الصفحة 1356الجزء الثانی مطبوعة دارالفکر بیروت)( الایمان لابن مندة' ذکر وجوب الایمان بخروج الدجال ویاجوج وماجوج' رقم الحدیث 1027رقم الصفحة932الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة' بیروت.

حصہ قرار دیا گیا تھا لیکن 12 جولائی 1948ء کو اسرائیل نے حملہ کر کے اس شہر پر قبضہ کرلیا۔ جب سے یہ اسکے قبضہ میں ہے اور اب یہ اسرائیل کا اہم ترین شہر ہے۔ اس شہر میں یہودیوں کی بہت بڑی آبادی ہے۔ یہاں اسرائیل کا اہم ترین صنعتی علاقہ ہے جہاں کاغذ اور بجلی کے آلات بھی بنائے جاتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک ڈیوڈ بن گورین انٹرنیشنل ایئرپورٹ بھی ہے (''لیڈوے'' نام سے بھی ایک ائیرپورٹ ہے)۔ یہ شہر اسرائیل کے دوسرے شہروں تک آمدورفت کے لئے بھی بہت اہم ہے اسی لئے یہاں ریل اور شاہراہوں کا بڑا مربوط واہم نظام قائم ہے جہاں سے رات دن آمدورفت جاری رہتی ہے۔ اس کی اہم صنعت میں ذاتی وتجارتی مقاصد کے لئے استعمال کیے جانے والے ہوائی جہاز تک بنائے جاتے ہیں۔ اب یہاں فوجی مقاصد کے لئے بھی ہوائی جہاز بنائے جارہے ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر یہاں سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ دجال کو چونکہ یہودیوں کی مکمل حمایت وسرپرستی حاصل ہوگی اس لئے ممکن ہے کہ وہ پناہ لینے کی غرض سے دمشق سے بھاگتا ہوا یہاں آئے لیکن شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مارا جائے اور جہنم رسید ہو۔

مذکورہ حدیث میں ہے کہ جوج ماجوج کی پہلی جماعت کے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گیا۔ بحیرہ طبریہ کو اب ''طبریاز'' کہتے ہیں۔ یہ اسرائیل میں ایک جھیل ہے اور اس میں پانی ہمیشہ وافر مقدار میں موجود رہتا ہے۔ یہ سطح سمندر سے 686 فٹ نیچے ہے اور اس کا رقبہ 64 مربع میل ہے۔ اس کی آب وہوا عمدہ اور زمین بہت زرخیز ہے۔ ایک یہودی مورخ نے لکھا ہے کہ 2000ء قبل مسیح میں اس جھیل کے اردگرد نو شہر آباد تھے لیکن ان سب میں صرف طبریاز باقی رہ گیا ہے۔ یہ یہودیوں کے مقدس شہروں میں چوتھا شہر ہے۔ طبریہ گلیلی پہاڑ سے نکلا ہوا چشمہ ہے اور اسی نام کا سمندر بھی اس کے ساتھ ہے۔ یہاں سے اور بھی چشمے نکلتے ہیں۔ یہاں نمی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اس کا پانی قدرے نمکین ہو جاتا ہے۔ اس میں مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ تفریحی مقام بھی ہے۔ کشتی میں بیٹھ کر مچھلی کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ سردیوں میں اس جھیل میں نہانا اسرائیل کے لئے بہت اہم ہے۔ اس جھیل کے جنوبی کنارے پر بھی نہانے کے خوبصورت مقامات پائے جاتے ہیں۔

② حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی وہ مرجائے گا اور ان کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نگاہ پہنچتی ہوگی۔ آپ کی سانس دجال کو اس وقت لگے گی جب وہ (آپ کے خوف کی وجہ سے بھاگتے ہوئے) مقام لد سے صرف ایک بالشت بھر دور رہ جائے گا۔ وہ اس وقت پانی پینے کے لئے ایک چشمہ پر آیا ہوگا جو ایک گھاٹی کے بالکل نیچے ہوگا (مگر اس کو پانی پینا نصیب نہ ہوگا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے وہاں جالیں گے) اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی وجہ سے شمع کی طرح پگھلتے ہوئے مرجائے گا۔''[1]

③ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عیسیٰ بن مریم دجال کو لُد (Lydda / Lod) کے دروازہ پر قتل کریں گے۔''[2]

لد ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کے سروے کے لُد میں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس ائیر پورٹ بنایا ہے اور وہیں وہ جہاز بھی رکھا ہے جو تیز ترین جہاز ہے۔ اس کی شکل وشباہت گدھے سے ملتی جلتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ دجال وہاں سے بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی ائیر پورٹ پر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن اور یہودیوں کے خدا کانے دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

④ حضرت امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب دجال شکست کھا کر بھاگنے لگے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کرتے ہوئے لد شہر کے مشرقی دروازے پر اسے جالیں گے اور وہیں اسے قتل کر دیں گے۔''[3]

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1564 رقم الصفحة 860 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② مسند احمد ' جلدنمبر:3' صفحه نمبر:420)(سنن ترمذی: حدیث نمبر:2244. ③ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 2 6 5 1 رقم الصفحة 9 5 5 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

⑤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی ہے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مرچکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: '' کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھادوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟'' وہ (دیہاتی) کہے گا: '' کیوں نہیں۔'' دجال دو شیطانوں سے کہے گا: '' اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کردو۔'' چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہوجائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: '' اے بیٹے! اس کے ساتھ ہوجا یہ تیرا رب ہے۔'' وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (پہلے لُد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے)''[1]

⑥ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے دجال بیت المقدس کا سخت محاصرہ کیے ہوئے ہوگا' آپ ظہر کی نماز کے بعد اس کی طرف بڑھیں گے (اور آپ اس کا پیچھا کرتے ہوئے جب اس کے پاس پہنچیں گے تو چونکہ وہ آپ کی سانس کی گرمی کی وجہ سے پہلے ہی پگھل رہا ہوگا اور سخت اذیت میں مبتلا ہوگا) اس وقت دجال میں زندگی کی تھوڑی سی رمق باقی ہوگی تو آپ علیہ السلام آگے بڑھ کر اسے قتل کردیں گے۔''[2]

---

① السنن الواردة في الفتن، جلدنمبر: 5، صفحہ نمبر: 110۔

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1563 رقم الصفحة 559 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

**باب نمبر2:**

# امام مہدی رحمۃ اللہ کے بیان میں

## امام مہدی رضی اللہ عنہ

### ابتدائی تعارف وکردار:

حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی محمد ہوگا،آپ کے والد بزرگوار کا نام عبداللہ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت آمنہ ہوگا۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی ،سلسلۂ نسب آپ کا سادات سے ہے، فاطمی ہوں گے،حسنی ہوں گے اور حسینی ہوں گے۔ جائے پیدائش مدینہ طیبہ،ہجرت گاہ بیت المقدس،آپ کا رنگ گندمی،جسم مبارک دبلا،قد درمیانہ ،کشادہ پیشانی ،اونچی ناک، پتلا بانسہ ،دونوں بھنووں میں فاصلہ، آنکھیں سرمگیں ،دانت مبارک چمکدار اور الگ الگ (یعنی سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان کچھ خلا) داہنے گال پر کالا تل، چہرہ ایسا روشن جیسے چمکتا ہوا ستارہ، گھنی داڑھی ،ہاتھ کی ہتھیلیاں چوڑی، زبان مبارک میں لکنت اور اتنی زیادہ لکنت کے بعض اوقات بات کرنے میں دیر ہوگی تو گھبرا کر بائیں ران پر سیدھا ہاتھ ماریں گے۔عوام الناس میں ظہور کے وقت عمر مبارک چالیس سال ہوگی۔لباس آپ کا سفید ہوگا،آپ کے پاس حضور ﷺ کی قمیص اطہر' آپ ﷺ کی تلوار مبارک اور جھنڈا بھی (بطور نشانی) ہوگا۔آپ کی بیعت کی جگہ مکہ معظمہ خانہ کعبہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کی کشادہ جگہ ہے جہاں بڑے اطمینان وسکون سے آپ کی بیعت کی تقریب مکمل ہوگی۔باوجود اس کے کہ اس سے باہر عظیم فتنہ وفساد برپا ہوگا۔

آپ اخلاق وسیرت میں حضور نبی کریم ﷺ جیسے ہوں گے۔مسلمانوں سے انتہائی

الفت ومحبت سے پیش آئیں گے، زمین کوعدل وانصاف سے بھر دیں گے، دنیا میں جد سے زیادہ امن وامان قائم ہو جائے گا، ایک عورت چار پانچ عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر دور دراز راستہ سے حج کے لئے جائے گی اور عورتیں ہر طرح سے سلامت رہ کر واپس اپنے وطن پہنچ جائیں گی۔ مال ودولت بے شمار تقسیم فرمائیں گے، زمین وآسمان کے فرشتے، ہوا کے پرندے، جنگل کے وحشی جانور اور دریا کی مچھلیاں سب آپ سے خوش ہوں گے۔ آپ کے زمانے میں ساری امت چین وسکون پائے گی، آسمان سے متواتر بارش ہوگی، زمین سے پیداوار بکثرت ہوگی، زمین میں ایک سیر بیج بویا جائے گا تو سات سو سیر تک غلہ پیدا ہوگا، عمریں بڑھ جائیں گی، آپ کے ساتھی دن میں مجاہد اور رات میں عابد ہوں گے، کفار ومشرکین سے آپ کی بڑی بڑی جنگیں ہوں گی، دشمنوں کو شکست ہوگی، آپ شہر کے شہر فتح کر ڈالیں گے، حتیٰ کہ مشرق ومغرب سب آپ کے زیر نگیں ہو جائیں گے، بیت المقدس کا آرائشی سامان آپ کا خزانہ ہوگا، لوگ آپ کی طرف اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کی طرف جاتی ہیں، حق تعالیٰ ہزار فرشتوں کے ساتھ آپ کی مدد فرمائے گا، ہرن اور بکریاں شیر وبھیڑیوں کے ساتھ چرتی پھریں گی، چھوٹے بچے سانپ اور بچھوؤں سے کھیلیں گے لیکن وہ انہیں کوئی گزند نہ پہنچائیں گے۔

## قرآن مجید میں ذکر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**"ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمه وسعی فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم"**

"اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے روکے اُن میں نام خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے، اُن کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے

ہوئے اُن کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور اُن کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔"[1]

تفسیر قرطبی میں: "لهم فی الدنیا خزی" کا مطلب حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ "دنیا میں اُن کی رسوائی" یہ ہوگی کہ قرب قیامت حضرت امام مہدی t کے زمانے میں عموریہ، قسطنطنیہ، روم اور ان کے دیگر ممالک مسلمان فتح کرلیں گے۔

تفسیر طبری میں اسی آیت کے تحت حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عیسائی ممالک کا فتح ہونا اور (جو اسلام کے خلاف ہتھیار اٹھائیں گے) اُن کا قتل عام کیا جانا ہی اُن کی رسوائی ہے۔

## حضرت مہدی کا انکار کفر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے دجال کا انکار کیا وہ بھی کافر اور جس نے مہدی کا انکار کیا وہ بھی کافر۔"[2]

## امت محمدیہ کی امامت:

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم (علیہما السلام) نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (اس وقت کی نماز کی امامت امام مہدی t فرمائیں گے)"[3]

---

① القرآن المجید، پارہ نمبر 1، سورة البقرة، آیت نمبر: 114.

② الحاوی للفتاوی، رقم الصفحة 83 الجزء الثانی مطبوعة دار الباز للنشر والتوزیع، مكة المكرمة.

③ صحیح بخاری، باب نزول عیسیٰ بن مریم علیهما السلام، رقم الحدیث 3265 رقم الصفحة 1272 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن كثیر، یمامة، بیروت)( صحیح مسلم، باب نزول عیسیٰ بن مریم، رقم الحدیث 55 رقم الصفحة 136 الجزء الاول مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت)( صحیح بن حبان، رقم الحدیث 682 رقم الصفحة 216 الجزء 15 مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت)( المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، باب كیف انتم اذا نزل بكم ابن مریم، رقم الحدیث 393 رقم الصفحة 99 الجزء الاول مطبوعة دار المعرفة، بیروت)( المعجم الاوسط، رقم الحدیث 92.3 رقم الصفحة 86 الجزء »

② اس امت میں مہدی ہی وہ شخصیت ہیں جو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی امامت فرمائیں گے۔[1]

③ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال بیت المقدس میں مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوگا اور اس وقت مسلمان شدید قحط میں مبتلا ہوں گے حتی کہ وہ بھوک کی وجہ سے اپنی کمانوں، تیروں یا نیزوں کا نرم حصہ کھانے لگیں گے۔ اس حال میں کچھ دن گزاریں گے کہ یہ لوگ ایک دن صبح کے وقت جبکہ ابھی کچھ اندھیرا ہی ہوگا ایک آواز سنیں گے۔ یہ آواز سن کر یہ لوگ کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے شخص کی آواز ہے۔ وہ اس شخص کی جستجو کریں گے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ پھر نماز قائم ہوگی اور مسلمانوں کے امام سیدنا مہدی نماز پڑھانے کے لئے مصلیٰ پہ جاچکے ہوں گے۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کے امام مہدی پیچھے ہٹیں گے (تاکہ وہ آگے آکر نماز کی امامت فرمائیں) لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ نماز آپ ہی پڑھایئے کیونکہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کے امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار پائیں گے۔''[2]

---

«التاسع 336، الجزء الثانی مطبوعة موسسة قرطبة مصر)( الایمان لابن مندة ' رقم الحدیث 413رقم الصفحة 515الجزء الاول مطبوعة موسسة الرسالة ' بیروت)( السنن الواردة فی الفتن' رقم الخطاب ' رقم الحدیث4882' رقم الصفحة 294الجزء الثالث مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت)( عون المعبود' رقم الحدیث309الجزء 11مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت)( تغلیق التعلیق' باب نزول عیسیٰ رقم الصفحة 40الجزء الرابع مطبوعة دارلمکتب الاسلامی' بیروت ودار عمار' عمان اردن.

① مصنف ابن ابی شیبة ' رقم الحدیث34649رقم الصفحة 513الجزء السابع' مطبوعة مکتبة الرشد' الریاض)( الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1107 رقم الصفحة 373 الجزء الاول' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② الفتن لعنیم بن حماد' رقم الحدیث 3 1 6 1رقم الصفهة 7 7 5 الجزء الثانی' مطبوعة کتبة التوحید' القاهرة.

## فاتح ہند:

حضرت ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جس یمنی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا، اسی کے ہاتھ پر روم فتح ہوگا، اسی زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا، اسی کے زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، وہ ہاشمی شخص ہوگا اور اسی کے ہاتھوں ہند فتح ہوگا۔ یہ غزوۂ ہند وہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' ایک یمنی بادشاہ بیت المقدس سے ہند ایک لشکر بھیجے گا تو وہ ارض ہند کو فتح کرلیں گے اور وہاں کے خزانے بیت المقدس لے جائیں گے۔ وہ بادشاہ ہند کے بادشاہوں کو زنجیریں پہنا کر اپنے دربار میں حاضر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر والوں کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر وہ لشکر واپس بیت المقدس جائے گا (جب وہ وہاں پہنچیں گے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالیں گے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اگر میں نے اس غزوہ ہند کو پالیا اور جب ہم وہاں سے فتحیاب ہوکر واپس لوٹیں گے تو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ضرور بالضرور ملوں گا اور ان کو یارسول اللہ! میں بتاؤں گا کہ میں آپ کی خدمت میں رہا ہوں۔'' حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا: ''وہ وقت تم سے دور ہے۔''[1]

## کل عرب کا حاکم:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص جو کہ میرا ہمنام ہوگا پورے عرب کا حاکم نہ بن جائے۔''[2]

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1235'1236'1238رقم الصفحة 409الجزء الاول' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② سنن الترمذی' باب ماجاء فی المهدی' رقم الحدیث' 2230رقم الصفحة 505 الجزء الرابع' مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)( سنن ابی دائود' کتاب المهدی' رقم الحدیث 4282رقم الصفحة 106الجزء الرابع' مطبوعة دارالفکر)( مسندالبزار4-9' زربن حبیش عن عبدالله' رقم الحدیث1804رقم »

## عادل خلیفہ:

① حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا طویل فرما دے گا کہ اس وقت میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کے والد کا نام بھی وہی ہوگا جو میرے والد کا ہے۔ وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے ایسا بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔''[①]

② حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہدی ہم (اہل بیت) میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان میں خلافت اور مہدیت کی صلاحیت پیدا فرما دے گا۔''[②]

---

»الصفحة 204 الجزء الخامس' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' المدينة)(مسند احمد' مسندعبدالله مسعود)' رقم الحديث3572رقم الصفحة 376الجزء الاول' مطبوعة موسسة قرطبة' مصر)( المعجم الكبير' رقم الحديث10218رقم الصفحة134الجزء العاشر' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' الموصل)( السنن الواردة فى الفتن' رقم الحديث 568رقم الصفحة 1052الجزء الخامس ' مطبوعة دارالعاصمة' رياض)( تذكرة الحفاظ ' رقم الحديث 502رقم الصفحة 488الجزء الثانى' مطبوعة دار الصميعى' الرياض)( سير اعلام النبلا' الفلاس ع' رقم الصفحة472الجزء 11' مطبوعة موسسة الرسالة' بيروت)( العلل المتناهية' حديث فى خروج المهدى' رقم الحديث1435رقم الصفحة 857الجزء الثانى' مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( المحدث الفاصل' رقم الصفحة 329الجزء الاول ' مطبوعة دارالفكر' بيروت.

① سنن ابوداود' كتاب المهدى' رقم الحديث 4282رقم الصفحة102الجزء الرابع' مطبوعة دارالفكر' بيروت)( المعجم الاوسط' رقم الحديث1233رقم الصفحة 55الجزء الثانى مطبوعة دارالحرمين ' قاهره) ( المعجم الكبير' رقم الحديث 10222رقم الصفحة 135الجزء10 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' موصل) (السنن الواردة فى الفتن' رقم الحديث 571رقم الصفحة 1054 الجزء الخامس مطبوعة دارالعاصمة' رياض)( المنارالمنيف' رقم الحديث328رقم الصفحة 143الجزء الاول مطبوعة مكتب المطبوعات الاسلامية ' حلب.

② سنن ابن ماجة' باب خروج المهدى ' رقم الحديث4085رقم الصفحة 1367الجزء الجانى مطبوعة دارالفكر' بيروت)( مصباح الزجاجة' رقم الصفحة 204الجزء الرابع مطبوعة دارالعربية بيروت) (مصنف ابن ابى شيبه' رقم الحديث 37644رقم الصفحة 513الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد' رياض)«

③ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مغرب کا بادشاہ مشرق کے بادشاہ کی طرف پیش قدمی کر کے اسے قتل کر ڈالے گا۔ وہ ایک لشکر مدینہ منوہ کی طرف روانہ کرے گا جسے دھنسا دیا جائے گا' پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کرے گا جس سے مقابلہ کے لئے مدینہ منورہ کے بعض لوگ تیاری کریں گے۔ ایک شخص حرم شریف میں آ کر پناہ لے گا' لوگ اس کے اردگرد اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے آئے ہوئے متفرق پرندے' یہاں تک کہ اس کے پاس تین سو چودہ آدمی جمع ہو جائیں گے جن میں کچھ عورتیں بھی ہوں گی' وہ ہر جبار (زورآور' طاقتور) اور جبار کے بیٹے پر غالب آ جائے گا اور ایسا عدل ظاہر کرے گا جس کی وجہ سے زندہ لوگ اپنے مردوں کی تمنا کریں گے۔ اس طرح وہ سات سال تک زندہ رہے گا پھر اس کے بعد زمین کے نیچے کا حصہ اس کے اوپر کے حصے سے بہتر ہوگا۔''[①]

④ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

( مسند البزار' رقم الحديث644رقم الصفحة 243الجزء الثانی مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' مدينة منورة)( مسند احمد' رقم الحديث 645رقم الصفحة 84الجزء الاول مطبوعةموسة قرطبة مصر)( مسند ابی يعلی' رقم الحديث465رقم الفتن' رقم الحديث579رقم الصفحة 1059الجزء الخامس مطبوعة دار العاصمة رياض)( الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث1053رقم الصفحة361الجزء الاول مطبوعةمكتبة التوحيذ قاهره)(فردوس بماثور الخطاب رقم الحديث 6669رقم الصفحة 222الجزء الرابع مطبوعة دارالكتاب العربی' بيروت)(ميزان الاعتدال فی نقد الرجال ' رقم الحديث9452رقم الصفحة 155الجزء السابع مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت)(الكامل فی ضعفاء الرجال رقم الحديث2.95رقم الصفحة 185الجزء السابع مطبوعة دار الفكر' بيروت)( ضعفاء العقيلی' رقم الحديث 2100رقم الصفحة 465الجزء الرابع مطبوعةدارالمكتبة العلمية' بيروت) (تهذيب التهذيب ' رقم الحديث294 رقم الصفحة 152الجزء 110مطبوعة دارالفكر' بيروت) (تهذيب الكمال ' رقم الحديث 6773 رقم الصفحة 181الجزء 31مطبوعة موسة الرسالة' بيروت) (العلل المتناهية' رقم الحديث 1432 رقم الصفحة 856الجزء الثانی مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت.

① مجمع الزوائد ' رقم الصفحة 314الجزء السابع دارالريان للتراث' القاهره)( المعجم الاوسط' رقم الحديث5473رقم الصفحة 334الجزء الخامس' مطبوعة دارالحرمين' القاهرة.

''میری امت میں ایک شخص ظاہر ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا جس کی عادات میری عادات کے موافق ہوں گی' وہ زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔''[1]

⑤ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا جو میری سنت کی بات کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین کی برکت اُگائے گا۔ اس کی وجہ سے زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی جس طرح کہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال حکومت کرے گا اور بیت المقدس کی طرف ہجرت کرے گا۔''[2]

## امام مہدی کی سخاوت:

① حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی باتیں نہ پیدا ہو جائیں، اس لئے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو تک زندہ رہے گا (یہ شک روای کو ہے)''

ہم نے پوچھا:

''اس تعداد سے کیا مراد ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سال۔''

---

① صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6825 رقم الصفحة 237 الجزء 15 مطبوعة موسسة الرسالة' بیروت.

② مجمع الزوائد' رقم الصفحة 317 الجزء السابع دارالکتاب العربی' بیروت. المعجم الاوسط' رقم الحدیث 1075 رقم الصفحة 15 الجزء الثانی مطبوعة دارالحرمین' القاهرة)( فضائل بیت المقدس' باب ذکران المهدی ینزل بیت المقدس ' رقم الحدیث 44 رقم الصفحة 72 الجزء الاول' مطبوعة دارالفکر' سوریة.

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا: ''اے مہدی مجھے عطا کیجئے! مجھے عطا کیجئے!'' تو امام مہدی اس کے دامن کو مال و دولت سے اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکے گا۔''[1]

② حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں مہدی پیدا ہوں گے۔ اگر وہ دنیا میں بہت کم عرصہ بھی رہے تو سات برس ورنہ نو برس تو ضرور رہیں گے۔ ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوش ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ زمین کا ان کے زمانہ میں یہ حال ہوگا کہ جس قدر اس میں پھل پیدا کرنے کی صلاحیت ہوگی سب پیدا کرے گی کچھ بھی باقی نہ رکھے گی۔ مال کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ ان کے سامنے ڈھیر لگا ہوگا' لوگ ان سے کہیں گے: ''جناب مہدی! ہمیں دیجئے۔'' وہ کہیں گے: ''ہاں جتنا جی چاہے لے جاؤ۔''[2]

## سیاہ جھنڈے والوں کے امام:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے

---

① سنن الترمذی ' باب' رقم الحدیث 2232رقم الصفحة505الجزء الرابع' مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( مسند احمد' رقم الحدیث 11179رقم الصفحة21الجزء الثالث' مطبوعة موسسة قرطبة' مصر)( العلل المتناھیة' رقم الحدیث1440رقم الصفحة858 الجزء الثانی' مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت.

② سنن ابن ماجة' باب خروج المھدی' رقم الحدیث4083رقم الصفحة 1366 الجزء الثانی مطبوعة دارالفکر' بیروت)( المستدرک علی الصحیحین ' رقم الحدیث8675رقم الصفحة 601الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1048 رقم الصفحة 360الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید قاھرہ)( الکامل فی ضعفاء الرجال ' رقم الصفحة رقم الحدیث 201الجزء الثالث مطبوعة دار الکفر' بیروت)( العلل المتناھیة رقم الحدیث 1441رقم الصفحة 859الجزء الثانی مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت)( السنن الواردة فی الفتن ' رقم الحدیث 0 5 5رقم الصفحة 2035الجزء الخامس مطبوعة دارالعاصمة' ریاض)( الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8737رقم الصفحة 457الجزء الخامس مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت.

کہ اتنے میں چند ہاشمی جوان آئے جنہیں دیکھ کر حضور نبی کریم ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں۔
ہم نے عرض کیا:
''یارسول اللہ! ہم آپ میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور دیکھتے ہیں جس سے ہمیں دکھ ہوتا ہے۔''
آپ ﷺ نے فرمایا:
''ہم وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے دنیا کے بدلے آخرت عطا کی ہے۔ بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے کہ میرے اہل بیت نہایت تکلیف اور سختی میں مبتلا ہوں گے، ان پر بڑی مصیبتیں آئیں گی حتی کہ مشرق اور مغرب سے کچھ لوگ آئیں گے جن کے ہمراہ سیاہ جھنڈے ہوں گے، ان کا مقصد دنیا کے خزانوں پر قبضہ کرنا نہ ہوگا لیکن لوگ ان کی راہ روکیں گے اس لئے وہ لوگوں سے جنگ کریں گے۔ اللہ انہیں فتح عنایت فرمائے گا اور جس کام کا ارادہ کیا ہوگا وہ پورا ہوگا۔ اس وقت یہ لوگ اپنی حکومت کو پسند نہ کریں گے، بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کریں گے اور وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا ہوگا۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان کا ساتھ دے، اگر چہ اسے برف پر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ گھسٹ کر جانا پڑے۔''[1]

---

① سنن ابن ماجة' باب خروج المهدی' رقم الحديث4082رقم الصفحة 1266الجزء الثانی مطبوعة دارالفكر' بيروت)( المستدرک علی الصحيحين' رقم الحديث 8434 رقم الصفحة 511الجزء الرابع مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( مصباح الزجاجة' باب خروج المهدی ' رقم الحديث202الجزء الرابع مطبوعة دارالعربية' بيروت)(مصنف ابن ابی شيبه' رقم الحديث 37727رقم الصفحة 1556رقم الصفحة 354الجزء الرابع مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' الحديث1556رقم الحديث 10031رقم الصفحة 85الجزء 10مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' موصل)( السنة لابن ابی عاصم' رقم الحديث 1499رقم الصفحة633الجزء الثانی مطبوعة المكتب الاسلامی' بيروت)( السنن الواردة فی الفتن' باب ماجاء فی المهدی' رقم الحديث546 رقم الصفحة 1029' الجزء الخامس مطبوعة دارالعاصمة' رياض)( الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 895رقم الصفحة 310الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' قاهره)( المنار المنيف ' رقم الحديث 341رقم الصفحة 149الجزء الاول مطبوعة مكتب المطبوعات الاسلامية' حلب)( دلائل النبوة للاصبهانی' رقم الحديث 327رقم الصفحة 226الجزء الاول مطبوعة دارطيبه ' رياض.

یہاں سیاہ جھنڈے والوں سے مراد فی الحال یہ طالبان نہیں ہیں کیونکہ ان کا امام اہل بیت میں سے نہیں ہے، ہاں یہ ممکن ہے کہ آگے چل کر یہ بھی اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں۔

## ظہور امام مہدی:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفا کے بیٹے قتل کیے جائیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودار ہوں گے، وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ (راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور ﷺ نے کچھ اور بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا، جب تم اسے ظاہر ہوتے دیکھو تو اگر گھٹنوں کے بل برف پر گھسٹ کر بھی جانا پڑے تو اس کی بیعت کر لینا کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''[1]

## اولاد فاطمہ سے:

① حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ہمارے درمیان مہدی کا تذکرہ شروع ہوگیا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔''[2]

---

① سنن ابن ماجه، باب خروج المهدی، رقم الحديث 4084رقم الصفحة 1367الجزء الثانی مطبوعة دارالفكر، بيروت)( المستدرک على الصحيحين، رقم الحديث 8432 رقم الصفحة510الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت)( مصباح الزجاجة، رقم الصفحة 203الجزء الرابع مطبوعة دارالعربية بيروت)( مسندالرويانی، رقم الحديث 647 رقم الصفحة 417 الجزء الاول مطبوعة موسة قرطبة، قاهره)( السنن الواردة فی الفتن، رقم الحديث 548رقم الصفحة 1032الجزء الخامس مطبوعة دارالعاصمة، رياض.

② سنن ابن ماجة، باب خروج المهدی، رقم الحديث 4086رقم الصفحة 1368الجزء الثانی مطبوعة دارالفكر، بيروت)( المستدرک على الصحيحين، رقم الحديث 8672رقم الصفحة 601الجزء »

② حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''اے فاطمہ! مجھے اُس ذات پاک کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس امت کے مہدی تمہارے دونوں بیٹوں کی نسل میں پیدا ہوں گے۔ جب دنیا میں قتل وغارت اور فتنے بڑھ جائیں گے' چھوٹا اپنے سے بڑے کی عزت نہیں کرے گا' بڑا اپنے سے چھوٹے پر شفقت نہیں کرے گا' ایسے میں وہ مہدی ظاہر ہوں گے اور گمراہوں کے قلعے فتح کرلیں گے۔ اُس آخری دور میں دین کو وہ ایسے ہی پھیلائیں گے جیسے میں نے اس دور اول میں پھیلایا ہے۔ دنیا کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔''[1]

امام مہدی رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین یعنی حسنی حسینی ہوں گے۔ یا تو والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی ہوں گے یا پھر والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی ہوں گے۔

③ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( سنن ابوداؤد' کتاب المھدی ' رقم الحدیث4284رقم الصفحة 107الجزء الرابع' مطبوعة دارالفکر' بیروت)( المعجم الکبیر' رقم الحدیث566رقم الصفحة 267الجزء 23مطبوعة مکتبة العلوم والحکم' موصل)(السنن الواردة فی الفتن' رقم الحدیث565رقم الصفحة 1049الجزء الخامس مطبوعة دارالعاصمة ریاض)( التاریخ الکبیر' رقم الحدیث1171رقم الصفحة 474رقم الصفحة 463الجزء الثانی مطبوعة دار الصمعی ' ریاض)(سیراعلام النبلاء رقم الصفحة 663الجزء الثانی مطبوعة موسسة الرسالة بیروت)( میزان الاعتدال فی نقدالرجال' رقم الحدیث' 293رقم الصفحة 1 2 6الجزء الثالث مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الحدیث697رقم الصفحة 196الجزء الثالث مطبوعة دارالمکتبة العلمیة' بیروت)( الاکمال لابن ماکولا' رقم الصفحة 2 7 6الجزء السابع مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( العلل المتناھیة' رقم الحدیث1446رقم الصفحة 860الجزء الثانی مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( المنار المنیف' رقم الحدیث334رقم الصفحة 146الجزء الاول مطبوعة مکتب المجموعات الاسلامیة' حلب.

[1] المعجم الاوسط' رقم الحدیث6540رقم الصفحة 327الجزء الثانی' مطبوعة دارالباز للنشر و التوزیع ، مکة المکرمة.

''مہدی میری نسل سے ہوں گے' کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے، زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھردیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھرگئی ہوگی اور سات سال تک حکومت کریں گے۔''[1]

## صفات مہدی:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف واقع ہوگا اس وقت اہل مدینہ میں سے ایک صاحب مکہ مکرمہ کی طرف چھپ کر کوچ کر جائیں گے۔ اہل مکہ سے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور انہیں اپنا امیر بنانا چاہیں گے لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ آخرکار حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی جائے گی۔ بعدازاں ملک شام سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ ایسا دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے لشکر حاضر ہوکر ان کی بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قریش سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو بنی کلب کا بھائی ہوگا' وہ ایک لشکر بھیجے گا جس پر مہدی فتح پائیں گے۔ بنی کلب کی فوج یہی ہوگی۔ اس پر افسوس ہے جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شامل نہ ہوا۔ پھر مال تقسیم کردیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے نبی کی سنت رائج کردی جائے گی۔

---

① سنن ابوداؤد' کتاب المهدی رقم الحديث4285رقم الصفحة 107الجزء الرابع مطبوعة دارالفكر' بيروت)( المعجم الاوسط' رقم الحديث9460رقم الصفحة 176الجزء التاسع مطبوعة دارالحرمين' قاهره)( العلل المتناهية' رقم الحديث1443رقم الصفحة 859 الجزء الثانى مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( المنارالمنيف' رقم الحديث330رقم الصفحة 144 الجزء الاول مطبوعة مكتب المطبوعات الاسلامية' حلب)(صحيح ابن حبان' رقم الحديث 6826 رقم الصفحة 238الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( مجمع الزوائد' باب ماجاء فى المهدى' رقم الصفحة 314الجزء السابع مطبوعة دارالريان للتراث قاهره)( مسند ابى يعلى ' رقم الحديث 1128رقم الصفحة367الجزء الثانى مطبوعة دارالمامون للتراث، دمشق.

اسلام اپنا غلبہ ظاہر کرے گا۔ وہ امام مہدی سات سال رہنے کے بعد وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"①

## ظہور سے قبل کی نشانیاں:

① محمد بن علی سے روایت ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے لیکر اب تک ظہور نہیں ہوئی ہیں۔ اول یہ کہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور دوسرے یہ کہ (اسی ماہ کے) نصف میں سورج کو بھی گرہن لگے گا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے ہیں' چاند سورج کو اس طرح کا گرہن کبھی نہیں لگا۔"②

② حضرت ولید کہتے ہیں کہ مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی گئی ہے کہ مہدی کے نکلنے سے پہلے رمضان کے مہینہ میں دو دفعہ سورج کو گرہن لگے گا۔"③

③ حضرت ولید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ظہور مہدی سے پہلے مشرق سے ایک ایسا ستارہ نکلے گا جس کی کئی دُمیں ہوں گی۔④

---

① سنن ابوداؤد' کتاب المهدی' رقم الحدیث4286رقم الصفحة 107الجزء الرابع مطبوعة دارالفكر ' بیروت)( صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6757رقم الصفحة 158الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(مواردالظمان' رقم الحدیث1881رقم الصفحة 464الجزء الاول مطبوعة دارالکتب العلمیة ' بیروت)( مجمع الزوائد' رقم الصفحة 315الجزء السابع مطبوعة دارالريان للتراث' قاهره) (المعجم الاوسط' رقم الحدیث 1153رقم الصفحة 35الجزء الثانی مطبوعة دارالحرمین، قاهره)( مسند احمد' رقم الحدیث 26731رقم الصفحة 316الجزء السادس مطبوعة ومکتبه قرطبة ' مصر)( مسندابی یعلی ' رقم الحدیث 6940رقم الصفحة 369الجزء 120 مطبوعة دارالمامون للتراث' دمشق)( المعجم الکبیر' رقم الحدیث931رقم الصفحة 390الجزء 230مطبوعة مکتبة العلوم والحکم' موصل)( السنن الواردة فی الفتن' رقم الحدیث595رقم الصفحة 1083الجزء الخامس مطبوعة دارالعاصمة' ریاض.

② سنن دارقطنی' رقم الحدیث10رقم الصفحة 65الجزء الثانی مطبوعة دارالمعرفة' بیروت)( کشف الخفاء رقم الحدیث 2661رقم الصفحة381الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة ' بیروت.

③ الفتن لنعیم بن حماد'رقم الحدیث 642رقم الصفحة 229الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

④ الفتن لنعیم بن حماد'رقم الحدیث 642رقم الصفحة 229الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

④ حضرت ولید سے روایت ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا:

''امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک ستارہ نکلے گا۔ وہ ایسا ستارہ ہے جو مشرق سے نکلے گا اور زمین والوں کے لئے ایسی روشنی کرے گا جیسے چودھویں رات کے چاند کی روشنی ہوتی ہے۔''[1]

⑤ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب ایک فتنہ ہوگا۔ لوگ ایک ساتھ نماز پڑھیں گے، ایک ساتھ حج کریں گے، ایک ساتھ عرفہ جائیں گے، ایک ساتھ قربانی کریں گے لیکن ان میں کتے کے کاٹے جیسی دیوانگی پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے۔ اتنی زیادہ خونریزی ہوگی کہ عقبہ تک خون بہہ جائے گا یہاں تک کہ بری ہونے والا سمجھے گا کہ اس کی علیحدگی اسے نفع نہیں پہنچائے گی۔ پھر وہ ایک نوجوان آدمی کو مجبور کریں گے جو اپنی پیٹھ کو رکن سے لگائے ہوئے ہوگا، اس کے اعضاء کانپ رہے ہوں گے، وہ زمین میں مہدی کہلاتا ہوگا اور آسمان میں بھی وہ ہی مہدی ہوگا تو جو شخص ان کو پائے وہ ان کی اتباع کرے۔[2]

## پرندوں کی خوشی:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہدی میری اولاد میں سے ایک شخص ہیں۔ ان کا رنگ عربوں کے رنگ کی طرح ہوگا اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا۔ ان کے داہنے رخسار پہ ایک تل ہوگا جو روشن ستارے کی طرح ہوگا' وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسا ہی بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ ان کے دور خلافت میں زمین وآسمان والے سب ان سے خوش ہوں گے حتیٰ کہ فضا میں محو پرواز پرندے بھی ان سے خوش ہوں گے۔''[3]

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث' 64رقم الصفحة 229الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرہ.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث993رقم الصفحة 343الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد'القاهرة.

③ كشف الخفاء رقم الحديث 1 6 6 2رقم الصفحة 1 8 3الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة بيروت)(الفردوس بمالورالخطاب' رقم الحديث 6667رقم الصفحة 221الجزء الرابع مطبوعة «

## فتنوں کی بر مار:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس کے ایک طرف سکون ہوگا تو دوسری طرف ہنگامہ ہوگا۔ اس وقت آسمان سے ندا کی جائے گی: ''خبردار تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔''[1]

## عمامہ پہنے:

(1) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''مہدی نکلیں گے اس حال میں کہ ان کے سر پر ایک عمامہ ہوگا جس پر ایک منادی ہوگا جو پکار رہا ہوگا: ''یہ مہدی اللہ کے خلیفہ ہیں تم ان کی اتباع کرو۔''[2]

(2) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''مہدی ایک گاؤں سے ظاہر ہوں گے جس کو کرعہ کہا جاتا ہے۔ ان کے سر پر ایک عمامہ ہوگا جس کے ایک طرف سے ایک غیبی منادی یہ ندا کر رہا ہوگا: ''لوگو سنو! یہ مہدی ہیں

---

›› دارالکتب العلمیة' بیروت)( العلل المتناهیة' رقم الحدیث1439رقم الصفحة 858 الجزء الثانی مطبوعة دارالکتب الطمعة' بیروت.

(1) مجمع الزوائد' رقم الصفحة 316 الجزء السابع مطبوعة دارالکتاب العربی ' بیروت)( المعجم الاوسط' رقم الصفحة 60 الجزء الخامس مطبوعة دارالکتاب العربی ' بیروت)( علل الدار قطنی ' رقم الصفحة 213 الجزء الرابع مطبوعة دارالکتاب العربی' بیروت)( میزان الاعتدال فی نقدالرجال ' رقم الحدیث 761 رقم الصفحه 214 الجزء الثامن مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت.

(2) میزان الاعتدال فی نقد الرجال' رقم الحدیث 5321 رقم الصفحة 433 الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت. لسان المیزان ' رقم الحدیث 313 رقم الصفحة 105 الجزء الاول مطبوعة موسة الاعلمی للمطبوعات' بیروت. الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الصفحة 295 الجزء الخامس مطبوعة دارالفکر' بیروت. الفردوس بماثور الخطاب' رقم الحدیث 8920 رقم الصفحة 510 الجزء الخامس مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت.

ان کی اتباع کرو۔"[1]

## اہل بدر کی بیعت:

① حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان مقام بدر کے رہنے والے چند لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر اس کے پاس اہل عراق کی جماعتیں اور شام کے ابدال آئیں گے۔ اس کے بعد اہل شام کا ایک لشکر اس سے لڑنے کے لئے نکلے گا یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء (جگہ کا نام) پر ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر اس سے لڑنے کے لئے قریش کا ایک آدمی نکلے گا جس کے ماموں کلب (قبیلہ) کے ہوں گے۔ ان کی جنگ ہو جائے گی' اللہ تعالیٰ ان کو شکست دے گا تو محروم وہی ہوگا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔"[2]

② حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ لوگوں میں ناامیدی پھیل جانے کے بعد مہدی کو بھیجے گا۔ یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھ بیٹھیں گے کہ کوئی مہدی نہیں آئے گا۔ ان کے انصار و مددگار اہل شام کے کچھ لوگ ہوں گے جن کی تعداد تین سو پندرہ آدمی یعنی اصحاب بدر کی تعداد کے قریب ہوگی۔ وہ ملک شام سے ان کے پاس آئیں گے اور انہیں مکہ معظمہ کے مرکزی گھر کے ایک گھر میں پالیں گے۔ وہاں سے انہیں صفا کے مقام پر لائیں گے' پھر ان کی ناگواری کے باوجود ان

---

① الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الحدیث 1435 الجزء الخامس مطبوعة دارالفکر' بیروت) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال' رقم الحدیث 5321 رقم الصفحة 433 الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( معجم البلدان' رقم الصفحة 452 الجزء الرابع مطبوعة دارالفکر' بیروت.

② المعجم الاوسط' رقم الحدیث 9459 رقم الصفحة 176 الجزء التاسع مطبوعة دارالحرمین' قاهره) ( مجمع الزوائد' رقم الصفحة 314 الجزء السابع مطبوعة دارالریان للتراث ' قاهره)( مصنف ابن ابی شیبه' رقم الحدیث 37223 رقم الصفحة 460 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد' ریاض)( المعجم الکبیر' رقم الحدیث 656 رقم الصفحة 295 الجزء 230 مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' موصل)( المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8328 رقم الصفحة 478 الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت.

کے ہاتھ پر بیعت کریں گے وہ ان کو دو رکعتیں سفر والی نماز پڑھائیں گے پھر مقام ابراہیم پر جائیں گے منبر پر چڑھیں گے۔"[1]

③ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ذی القعدہ میں قبائل آپس میں گروہ بندیاں کریں گے اور اسی سال حاجی لوٹ مار کریں گے۔ منیٰ میں گھمسان کی لڑائی ہوگی جس میں بہت سے لوگ قتل ہوں گے اور خون بہائے جائیں گے یہاں تک کہ ان کے خون عقبہ جمرہ پر بہہ جائیں گے۔ جنگ کرنے والے بھاگ جائیں گے' پھر ایک شخص کو رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے درمیان لایا جائے گا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی جبکہ وہ اس امر کو ناپسند کرتا ہوگا' اس سے کہا جائے گا کہ اگر اب بھی انکار کریں گے تو ہم آپ کی گردن اڑا دیں گے' اس کے بعد اس کے ہاتھ پر اہل بدر کی تعداد جتنے لوگ بیعت کریں گے جن سے آسمان وزمین کے رہنے والے سب ہی خوش ہوں گے۔"[2]

یہ کتنی عجیب وغریب پیش گوئی ہے، منی میں گھمسان کی لڑائی وہ بھی حاجیوں کے درمیان؟ اللہ اکبر۔! مشاہدہ میں یہ بات آرہی ہے کہ اُس مقدس سرزمین پہ آج کل شرپسند عناصر کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں جیسا کہ اخبارات میں آپ حضرات ملاحظہ فرمارہے ہوں گے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جلد یا بدیر یہ بھی ہوکر رہے گا کیونکہ حالات اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔

④ ارطاۃ سے روایت ہے کہ لوگ جب منیٰ اور عرفات میں جمع ہوجائیں گے اور قبائل بھی ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے جمع ہوجائیں تو اس وقت آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی: "خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔" (اس کے بعد ایک دوسری آواز آئے گی کہ) اس

---

① الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 990 رقم الصفحة 342 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 986 رقم الصفحة 341 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

نے جھوٹ بولا ہے (اس کے بعد پھر آواز آئے گی) خبردار ہو کہ اس پہلے نے ہی سچ کہا ہے ۔ وہ شدید جنگ لڑیں گے۔ ان کا سب سے بڑا ہتھیار براذغ ہوگا اور یہ براذغ کا لشکر ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی تم آسمان میں ایک دُمدار ستارہ دیکھو گے۔ جنگ شدید ہو جائے گی یہاں تک کہ حق کے مددگاروں میں سے صرف چند (وہ بھی) اہل بدر کی تعداد کے برابر رہ جائیں گے۔ وہ جائیں گے اور اپنے امیر (مہدی) کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔''[1]

⑤ ابوجعفر سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں مہدی عشاء کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا' آپ ﷺ کی قمیص' آپ ﷺ کی تلوار' کچھ علامات اور نور دبیان کی قوت ہوگی۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیں گے تو با آواز بلند کہیں گے: ''اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اپنے رب کے سامنے (حساب کے لئے) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ بیشک اس نے حجت بتائی ہے اور انبیاء کو مبعوث فرمایا اور کتاب کو نازل کیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور یہ کہ تم زندہ چھوڑ دو جس کو قرآن نے زندہ رکھنا چاہا ہے اور اسے قتل کرو جسے قرآن نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہدایت پر (آپس میں) مددگار اور تقویٰ پر (باعث) تقویت بنو کیونکہ دنیا کی فنا اور زوال کا وقت قریب آ چکا ہے اور اس کے رخصت ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف' اس کی کتاب پر عمل کی طرف' باطل کو ختم کرنے اور آپ ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔'' پھر وہ اہل بدر کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ آدمیوں میں (اپنی شعلہ بیانی اور جوشیلی تقریر سے) خزاں کی سی کھڑکھڑاہٹ پیدا کریں گے۔ وہ رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہدی کو سرزمین حجاز پر فتحیاب فرمائے گا اور وہاں کی جیلوں میں جو بنی ہاشم قید ہوں گے ان کو آزاد کرائیں گے۔ کوفہ میں کالے جھنڈے والے اتریں گے جو مہدی کی بیعت کرنے آئیں گے' مہدی اپنی فوجوں کو ہر طرف بھیجیں گے' ظالموں کو ماریں گے' شہر

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 985 رقم الصفحة 340 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

ان کے لئے سیدھے ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ کو فتح فرمائے گا۔[1]

## بیعت امن:

① حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ساتھی بہترین لوگ ہوں گے' ان کے مددگار اور ان سے بیعت کرنے والے کوفہ و بصرہ اور یمن و شام کے ابدال ہوں گے' اگلے حصہ پر حضرت جبرائیل ہوں گے اور پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہما السلام۔ حضرت میکائیل بعد میں واپس چلے جائیں گے۔ وہ مہدی مخلوق میں محبوب ہوں گے' ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اندھے فتنوں کو بجھادے گا اور زمین پر امن ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرے گی جن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا' وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے نہ ڈریں گی۔ زمین اپنی پیداوار کو اور آسمان اپنی برکت کو ظاہر کر دے گا۔[2]

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ہاتھ پر رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے درمیان بیعت کی جائے گی' وہ نہ کسی سونے والے کو جگائیں گے اور نہ ہی کسی کا خون بہائیں گے۔[3]

لوگوں کو ان سے بیعت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ لوگ خود ہی ان سے بیعت کریں گے۔ اُس وقت دنیا کی تباہی و بربادی اور ہر طرف قتل و غارتگری اور افراتفری کے باوجود امام مہدی صاحب کی بیعت اتنے سکون و اطمینان اور اس شان و وقار سے ہوگی کہ بیت اللہ میں کسی حاجی و آمر کو کوئی تکلیف یا پریشانی نہیں ہوگی۔

## اہل شام اور تین جھنڈے:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 999 رقم الصفحہ 345 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاہرۃ۔

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1030 رقم الصفحہ 356 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاہرۃ۔

③ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 991 رقم الصفحہ 342 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاہرۃ۔

نے فرمایا:

''آخر زمانہ میں ایک فتنہ ہوگا جو لوگوں میں اس طرح رچ بس جائے گا جیسے سونا اپنے معدن میں حل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تم لوگ اہل شام کو گالی نہ دو کیونکہ ان میں ابدال بھی ہیں لیکن ان کے بُروں کو گالی دو۔ عنقریب اہل شام پر زوردار بارش برسائی جائے گی جو ان کی جماعت کو متفرق کر دے گی یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیاں بھی لڑیں تو وہ بھی ان پر غالب آ جائیں۔ اس وقت میرے اہل بیت میں سے ایک شخص تین جھنڈوں کی جماعت کے ساتھ نکلے گا۔ ان کو زیادہ سمجھنے والا پندرہ ہزار اور کم سمجھنے والا بارہ ہزار سمجھے گا۔ وہ سات جھنڈوں سے لڑیں گے جن میں سے ہر ایک جھنڈے کے نیچے ایک آدمی ہوگا جو حکومت کا طالب ہوگا' اللہ تعالیٰ ان سب کو قتل کر دے گا اور مسلمانوں کو ان کی الفت و نعمت اور ان کا دور و نزدیک لوٹا دے گا۔ یعنی مسلمانوں کو ہر قسم کی نعمتیں اور سکون دوبارہ میسر آ جائے گا۔''[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستقبل میں ملک شام پر بھی زبردست بمباری ہوگی جس سے تباہ و برباد ہو کر اہل شام بھی بے دست و پا ہو جائیں گے اور اس کے بعد وہ بھی یہود و نصاریٰ کے لئے تر نوالہ ثابت ہوں گے۔

## قسطنطنیہ کے حاکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا کا صرف ایک بھی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ عزوجل اسے اتنا طویل فرما دے گا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جبل دیلم اور قسطنطنیہ کا مالک ہو جائے گا۔''[2]

---

(1) مجمع الزوائد ' رقم الصفحه 317الجزء السابع دارالكتاب العربی' بیروت)( المستدرک علی الصحیحین ' رقم الحدیث8658رقم الصفحة 596الجزء الرابع' مطبوعة دار الکتب العلمیة ' بیروت)( المعجم الاوسط' رقم الحدیث 3906رقم الصفحة 176الجزء الرابع' مطبوعة دار الحرمین' القاهرة.

(2) سنن ابن ماجة' رقم الحدیث 2779رقم الصفحة 928الجز الثانی دارالفکر' بیروت)(مصباح الزجاجة' رقم الصفحة 160الجزء الثالث مطبوعة دارالعربی' بیروت.

دیکھیں ماوراء النہر کا ایک علاقہ ہے جو کہ آج کل روس کی آزاد ریاستوں میں شامل ہے۔

## فتنہ سفیانی:

① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''میں تمہیں سات ایسے فتنوں سے باخبر کرتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ ایک فتنہ مدینہ سے اٹھے گا، ایک فتنہ مکہ سے، ایک فتنہ یمن سے، ایک فتنہ شام سے، ایک فتنہ مشرق سے، ایک فتنہ مغرب سے، ایک فتنہ شام کے مرکز سے اور یہی فتنہ سفیانی کا فتنہ ہوگا۔''[1]

② سفیانی کے ظہور کی ابتداء ملک شام کے مغربی حصہ کے ایک گاؤں اندرایا یابس سے ہوگی جہاں شروع شروع میں اس کے ساتھ صرف سات افراد ہوں گے۔[2]

③ سلیمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ سفیانی کی حکومت ساڑھے تین سال رہے گی۔[3]

④ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ہوگا، اس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہوں گے' اس کی آنکھ میں سفید نکتہ ہوگا' دمشق کی مضافاتی بستی ''یابس'' سے نکلے گا، ابتدا میں اس کے ساتھ صرف سات آدمی ہوں گے۔''[4]

⑤ حارث بن عبداللہ سے روایت ہے:
''ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص خشک وادی میں لال جھنڈے لیکر نکلے گا جس کی کلائیاں پتلی اور گردن مضبوط ہوگی' گردن رنگت میں پیلی یا سیاہی مائل ہوگی' اس کی

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 87رقم الصفحة 55الجزء الاول ' مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة)( مصباح الزجاجة' رقم الصفحة 160الجزء الثالث مطبوعة دار العربی' بیروت.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 802رقم الصفحة 278الجزء الاول' مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 807رقم الصفحة 278الجزء الاول' مطبوعة التوحيد' القاهرة.

④ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 812رقم الصفحة 279الجزء الاول' مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

پیشانی پر عبادت کا نشان ہوگا۔''[1]

جھنڈے کی سرخی سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ شاید اسے روس کی پشت پناہی حاصل ہو کیونکہ سرخ انقلاب روس ہی کی اصطلاح ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کوئی نیا ہی فتنہ ہو۔

⑥ سفیانی وادی یابس سے نکلے گا اور جب اس کا فتنہ بڑھے گا تو دمشق کا حکمران اس کی سرکوبی کے لئے اس کے پاس آئے گا تو وہ سفیانی کا جھنڈا (لشکر) دیکھ کر ہی شکست تسلیم کرلے گا۔ عبدالقدوس کہتے ہیں کہ اس وقت دمشق کا سربراہ کوئی عباسی شخص ہوگا۔[2]

⑦ ضمرہ کہتے ہیں:

''سفیانی گورا چٹا اور گھنگھریالے بالوں والا آدمی ہوگا۔ جو کوئی بھی اس سے مال میں سے کچھ لے گا قیامت کے دن وہ اس کے پیٹ میں آگ کا گولہ بنے گا۔''[3]

⑧ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔''[4]

⑨ ابوقبیل فرماتے ہیں:

''سفیانی بہت شریر سربراہ ہوگا۔ علماء ومعززین کو قتل کرے گا اور انہیں بالکل فنا کردے گا۔ وہ ان حضرات سے مدد چاہے گا اور انکار پر انہیں قتل کرادے گا۔''[5]

⑩ حضرت علی فرماتے ہیں:

''خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی نسل سے ایک شخص سات افراد کی معیت میں سامنے آئے گا۔''[6]

---

① الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 815 رقم الصفحة 280 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 813 رقم الصفحة 280 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 814 رقم الصفحة 280 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

④ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 820 رقم الصفحة 281 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

⑤ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 825 رقم الصفحة 283 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

⑥ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 827 رقم الصفحة 283 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

⑪ ایک حدیث کا آخری حصہ ہے:

''اہل عرب سفیانی کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک شام میں جمع ہوں گے جہاں ان کے درمیان جنگ ہوگی۔ یہ جنگ ہوتے ہوتے مدینہ منورہ تک پہنچ جائے گا پھر بقیع غرقد کے پاس شدید جنگ ہوگی۔''[1]

⑫ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جب سفیانی کے گھوڑے کوفہ کی طرف اہل خراسان کی تلاش میں اور اہل خراسان مہدی کی طلب میں نکلیں تو وہ اور کالے جھنڈوں کے ساتھ ہاشمی جس کا سردار شعیب بن صالح ہوگا ملیں گے۔ وہ اور سفیانی کے ساتھی باب اصطخر پر ملیں گے' ان کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوگی' کالے جھنڈے والے غائب ہو جائیں گے اور سفیانی کے گھوڑے بھاگ جائیں گے' اس وقت لوگ مہدی کی تمنا کریں گے اور ان کی تلاش کریں گے۔[2]

⑬ ابو جعفر سے روایت ہے:

''سفیانی کوفہ اور بغداد میں داخل ہونے کے بعد اپنے لشکر کو چاروں طرف پھیلا دے گا اور نہر کی دوسری طرف سے اہل خراسان والے اُسے مدد پہنچائیں گے۔ اہل مشرق اپنے لشکر لائیں گے اور قتل کے لئے ان پر حملہ کریں گے۔ جب اسے یہ خبر پہنچے گی تو وہ ایک عظیم لشکر اصطخر بھیجے گا جس پر بنی امیہ کا ایک آدمی امیر ہوگا، ان کا ایک حادثہ قومس میں ہوگا، ایک حادثہ رے شہر کے مضافات میں اور ایک حادثہ تخوم زرتج میں پیش آئے گا۔ اس کے بعد سفیانی اہل کوفہ اور دیگر شہر والوں کے قتل کا حکم دے گا۔ اس وقت کالے جھنڈے خراسان سے آئیں گے، ان سب لوگوں پر بنی ہاشم کا ایک نوجوان جس کی دائیں ہتھیلی پر ایک تل ہوگا حاکم ہوگا۔ اللہ اس کا کام اور طریقہ آسان کر دے گا۔ پھر تخوم خراسان میں ایک حادثہ ہوگا اور ہاشمی رے کے راستے چلے گا تو بنی تمیم کے غلاموں میں سے ایک آدمی جس کا نام شعیب

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 857 رقم الصفحة 293 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 912 رقم الصفحة 316 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

بن صالح ہوگا اصطخر میں اموی کے پاس جائے گا جہاں شعیب بن صالح ومہدی اور ہاشمی بیضاء اصطخر میں ملیں گے۔ یہاں اُس اموی اور ان کے لشکروں کے درمیان ایسی گھسان کی جنگ ہوگی کہ گھوڑے خون اپنے گٹوں تک روندڈالیں گے۔ پھر ان کے پاس سجستان سے عظیم لشکر آئیں گے جن پر بنی عدی کا ایک آدمی امیر ہوگا جس سے اللہ اپنے انصار اور جنود کو غالب فرمائے گا۔ پھر رے کے دو واقعوں کے بعد مدائن میں ایک حادثہ ہوگا اور عاقر قوفا میں ہر چیز تباہ کر دینے والی جنگ ہوگی جس کے بارے میں ہر نجات پانے والا خبر دے گا۔ اس کے بعد بابل میں ایک تباہ کن واقعہ ہوگا۔ ایک واقعہ نصیبین کے علاقے میں کسی جگہ ہوگا۔ پھر ایک قوم اخوص پر ان کے سرداروں کی نکلے گی وہ عزت دار لوگ ہوں گے، ان کے عام لوگ کوفہ اور بصرہ کے ہوں گے یہ لوگ کوفہ کے قیدیوں کو چھڑالیں گے۔ ①

## سفیانیوں کا دھنسایا جانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے بعد ایک آدمی جو سفیانی کہلائے گا دمشق کی گہرائی یعنی اس کے ایک نشیبی علاقے سے نکلے گا اور عام لوگ جو اس کی اتباع کریں گے وہ کلب سے ہوں گے۔ وہ اتنا زیادہ قتل عام کرے گا کہ حاملہ عورتوں کے پیٹوں کو بھی پھاڑے گا۔ اس سے مقابلہ کے لئے قیس (قبیلہ کے افراد) جمع ہوں گے تو انہیں بھی وہ قتل کر دے گا۔ وہ کسی کو کسی گناہ سے نہیں روکے گا۔ ایک آدمی میرے اہل بیت میں سے مقام حرہ میں نکلے گا جس کی خبر سفیانی کو پہنچے گی تو اپنے لشکروں میں سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا جو ان کو شکست دے گا۔ پھر سفیانی اپنے دوسرے سپاہیوں کے ساتھ ان کی طرف آئے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے بیابان (مقام بیداء) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا اور ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے

① الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 913 رقم الصفحة 316 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاهرة

گا سوائے اس شخص کے جو واپس جا کر انہیں اس واقعہ کی خبر دے۔''[1]

## سفیانی کا قریش پر ظلم و ستم:

① ابو قبیل سے روایت ہے کہ سفیانی ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف بھیج کر یہ حکم دے گا کہ وہاں بنی ہاشم کا جو بھی شخص ملے اسے قتل کر دیا جائے یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کو بھی۔ وہ قتل کریں گے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں ان میں سے کوئی نہ پہچانا جائے گا۔ لوگ اس کے ڈر سے صحراؤں پہاڑوں اور مکہ معظمہ کی طرف بھاگ کر منتشر ہو جائیں گے' یہاں تک کہ ان کی عورتیں بھی۔ اس کا لشکر ان میں کچھ دن تک لوٹ مار کرے گا اور بہت قتل و غارت کے بعد لوٹ جائے گا' لیکن اس کے بعد بھی اسکی دہشت کی وجہ سے ان میں سے کوئی شخص نظر نہ آئے گا سوائے ڈرے سہمے لوگوں کے' یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں مہدی کا امر ظاہر ہو جائے اور جب وہ ظاہر ہوں گے تو ان میں سے ہر ہدایت چاہنے والا مکہ معظمہ میں ان کے پاس چلا آئے گا۔''[2]

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب سفیانی دریائے فرات عبور کر کے ایک جگہ پہنچے گا جو ''عاقرقوفا'' کہلاتا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان محو فرما دے گا وہ وہاں ''دجیل'' (شاید دریائے دجلہ) نامی نہر تک ستر ہزار آدمی قتل کرے گا جو اپنی تلواروں کو سونتے ہوئے ہوں گے۔ وہ بیت الذہب پر غالب ہو جائیں گے اور جنگ کرنے والوں اور بہادروں کو قتل کریں گے۔ عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑیں گے۔ کہیں گے: ''کہیں ایسا نہ ہو کہ اس عورت کے پیٹ میں کوئی لڑکا پرورش پا رہا ہو (جو بعد میں بڑا ہو کر ہمارے مقابل آجائے)'' قریش کی کچھ عورتیں (غالباً وہ سیدزادیاں ہوں گی) ''دجلہ'' کے کنارے کشتی والوں سے فریاد کریں گی کہ ہمیں ہمارے

---

[1] المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8586 رقم الصفحة 565 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت۔

[2] الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 931 ،رقم الصفحه 326 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة۔

لوگوں تک پہنچادو لیکن وہ بنی ہاشم سے بغض رکھنے کی وجہ سے انہیں کشتی میں نہیں بیٹھائیں گے۔ اس لیے تم بنو ہاشم سے بغض مت رکھو کیونکہ انہی میں سے نبی رحمت ہیں اور انہی میں سے (حضرت جعفر) طیار ہیں جو جنت میں ہیں۔ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو جب رات آئے گی تو وہ فساق کے ڈر سے سب سے پست جگہ (کسی سرنگ یا خندق) میں پناہ لیں گی، پھر لوگوں (مسلمانوں) کو اللہ کی مدد آپہنچے گی یہاں تک کہ بغداد اور کوفہ کے جو بچے اور عورتیں سفیانی کے پاس قید ہوں گی وہ انہیں بھی چھڑا لیں گے۔"[1]

## سفیانی اور ہاشمی:

① حضرت ضمرہ بن حبیب نے فرمایا:

"سفیانی اپنے گھوڑوں اور لشکروں کو بھیجے گا تو وہ ارض خراسان اور ارض فارس کے اکثر شہری علاقوں پر حملہ کریں گے جس کی وجہ سے اہل مشرق ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان سے جنگ کریں گے (اس کے علاوہ بھی) ان کے درمیان کئی واقعات ہوں گے۔ جب اہل مشرق کو اس سے لڑتے ہوئے بہت عرصہ ہو جائے گا تو وہ ایک ہاشمی شخص کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے جو اس دن مشرق کے آخر میں ہوگا وہ اہل خراسان کو لے کر چلے گا جن کا سردار بنی تمیم کا ایک غلام شخص ہوگا۔ وہ زرد رنگ اور کم داڑھی والا ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں پانچ ہزار سپاہیوں کو لے کر نکلے گا جب اسے اس بات کی خبر پہنچے گی تو وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرلے گا جس کے بعد یہ اس کو لشکر پر امیر بنادے گا (اور یہ اتنا بہادر ہوگا کہ) اگر پہاڑ بھی اس کے سامنے آجائیں تو یہ ان کو بھی گرا دے۔ اس کا اور سفیانی کے گھوڑوں کا آمنا سامنا ہوگا۔ یہ ان کو شکست دے گا اور ان کے بہت سے سپاہی قتل کردے گا۔ ان کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک مسلسل پسپا کرتا رہے گا حتی کہ

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 885رقم الصفحة 304الجزء الاول مطبوعةمکتبہ التوحید' القاهرة)( تاریخ بغداد' رقم الصفحة 39الجزء الاول مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت.

عراق تک ان کا پیچھا کرے گا۔''[1]

② زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سفیانی سے اہل شام بیعت کریں گے اور وہ اہل مشرق سے قتال کر کے انہیں فلسطین سے پسپا کر کے ایک بنجر چراگاہ میں ٹھہر جائیں گے۔ پھر آمنے سامنے مقابلہ ہوگا اور شکست اہل مشرق کی ہوگی یہاں تک کہ وہ حمص پہنچ جائیں گے۔ پھر دوبارہ جنگ کریں گے، اس وقت بھی شکست اہل مشرق کی ہوگی اور اب کی دفعہ وہ ایک ویران شہر یعنی قرقیسیا پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ کریں گے اور اس مرتبہ بھی اہل مشرق شکست کھائیں گے اور بھاگتے ہوئے عاقرقوفا پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ کریں گے تو اس وقت بھی شکست اہل مشرق کی ہوگی اور سفیانی ان کے اموال کو لوٹ لے گا۔ اس کے بعد سفیانی کے حلق میں ایک پھوڑا نکلے گا۔ وہ صبح کے وقت کوفہ میں داخل ہوگا اور شام کو اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے نکلے گا۔ جب وہ لوگ ملک شام کے قریب پہنچیں گے تو وہ فوت ہو جائے گا۔ پھر اہل شام بغاوت کر کے ابن کلبیہ کے ہاتھ بیعت کرلیں گے جس کا نام عبداللہ بن یزید بن کلبیہ ہوگا' جو دھنسی آنکھوں والا اور بدشکل ہوگا۔ اہل مشرق کو سفیانی کی موت کی خبر پہنچے گی تو وہ کہیں گے: ''اہل شام کی حکومت چلی گئی۔'' اس پر وہ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے یعنی بغاوت کردیں گے۔ جب ابن کلبیہ کو اس واقعہ کا پتہ چلے گا تو وہ ایک جماعت کے ساتھ ان پر حملہ کرے گا، الویہ کے مقام پر لڑائی ہوگی اور شکست اہل مشرق کی ہوگی۔ ابن کلبیہ کا لشکر کوفہ میں داخل ہو جائے گا لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا، بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور کوفہ کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے ایک لشکر حجاز کی طرف روانہ کرے گا۔[2]

③ حضرت ارطاۃ سے روایت ہے کہ سفیانی کوفہ میں داخل ہو کر تین روز تک اسے مقید محصور رکھے گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا' پھر اٹھارہ راتیں اس شہر میں رہ کر اس کے

---

[1] الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 915 رقم الصفحة 321 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

[2] الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 860 رقم الصفحة 294 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

اموال تقسیم کرتا رہے گا۔ مکہ معظمہ میں اس کا داخل ہونا قرقیسیا میں ترکوں اور رومیوں سے جنگ کرنے کے بعد ہوگا۔ پھر ان میں انتشار پیدا ہوگا' ایک گروہ ان میں سے خراسان لوٹے گا اور سفیانی کے گھڑ سوار دستوں کو قتل کرے گا، قلعوں کو منہدم کر ڈالے گا یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہو جائے گا اور اس کا ارادہ اہل خراسان پر حملہ کرنے کا ہوگا۔ خراسان میں ایک جماعت ظاہر ہوگی جو لوگوں کو مہدی کی حمایت ونصرت کی ترغیب دے گی۔ پھر سفیانی کچھ سپاہی شہر میں بھیجے گا جو آل محمد کے کچھ لوگوں کو پکڑ کر کوفہ لیجائیں گے۔ اس وقت مہدی اور منصور کوفہ سے جان بچاتے ہوئے نکلیں گے' سفیانی ان کی تلاش میں کچھ لوگوں کو روانہ کرے گا' جس وقت مہدی اور منصور مکہ معظمہ پہنچیں گے اُس وقت سفیانی کا لشکر مقام بیداء (ایک صحرا) میں پڑاؤ ڈالے گا جسے وہیں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر مہدی کوفہ پہنچیں گے اور وہاں جتنے بنی ہاشم قید ہوں گے انہیں چھڑا لیں گے۔ بعد ازاں ایک گروہ نکلے گا جنہوں نے کوفہ چھوڑ دیا ہوگا، انہیں قوم کا سردار کہا جاتا ہے' ان کے پاس بہت کم اسلحہ ہوگا اور ان میں اہل بصرہ کے کچھ افراد ہوں گے' وہ سفیانی کے ساتھیوں سے مقابلہ کریں گے اور ان کے پاس کوفہ کے جو قیدی ہوں گے انہیں چھڑا لیں گے اور مطیع وفرمانبردار کالے جھنڈے مہدی کے پاس بھیجے جائیں گے۔"[1]

جس طرح آج کے مسلم حکمران مجاہدین اسلام کے دشمن ہو گئے ہیں اسی طرح اُس وقت کے حکمران امام مہدی صاحب کے بھی دشمن ہو جائیں گے' لیکن آخر کار خود ہی نیست و نابود ہوں گے۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ آج کے حکمران یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جس طرح کل وہ کامیاب نہیں ہوں گے اسی طرح آج یہ بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہاں مسلمانوں اور مجاہدین کی تکالیف میں وہ کچھ اضافہ ضرور کر دیں گے بس۔

---

[1] الفتن لنعيم بن حماد ' رقم الحديث 893 رقم الصفحة 308 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد ' القاهرة.

## دمشق کی تباہی:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب سفیانی واپس ہوجائے گا تو اہل مغرب کو دعوت دے گا اور وہ لوگ اس طرح اس کے پاس جمع ہوں گے کہ اس طرح کبھی کسی کے حکم پر جمع نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے ہے۔ پھر وہ کوفۃ الانبار سے ایک فوج بھیجے گا، دونوں جماعتیں قرقیسیا کے مقام پر اکٹھی ہوجائیں گی، ان دونوں پر صبر اتارا جائے گا، مدد ان سے اٹھالی جائے گی جس کی وجہ سے دونوں فنا ہوجائیں گی۔ اگر وہ لشکر مغرب کی طرف سے ہو جو چھوٹی لڑائی میں تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کی تباہی ہوگی۔ جو حمص پر حملہ کرے گا وہ شخص سب سے برا اور مکار شخص ہوگا۔ یہ شخص دمشق کو جلا کر تباہ کردے گا اور اسی کے ہاتھوں مشرق والوں کی تباہی ہے۔''[1]

## اہل مشرق اور سفیانی لشکر:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سفیانی اپنے گھوڑوں اور لشکریوں کو بھیجے گا جو مشرق کے اکثر لوگوں جن میں سے اکثر کا تعلق خراسان اور فارس سے ہوگا سے جنگ کریں گے اور وہ اہل مشرق بھی ان سے جنگ کریں گے۔ ان دونوں کے درمیان کئی مقامات پر معرکے ہوں گے۔ جب اہل مشرق کو سفیانی سے جنگ کرتے ہوئے لمبا عرصہ گزر جائے گا تو وہ بنو ہاشم کے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور وہ شخص اُن دنوں مشرق کے آخری علاقوں میں ہوگا۔ اس کے بعد وہ ہاشمی اہل خراسان کا لشکر لے کر نکلے گا جس کے ہراول دستہ کا سردار بنو تمیم کا ایک غلام ہوگا' پیلی رنگت اور کم داڑھی والا۔ اس تمیم کو جب ہاشمی کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ اس کے پاس آئے گا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنے پچاس ہزار سپاہیوں کے ساتھ اس ہاشمی

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 862 رقم الصفحة 295 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

کے لشکر میں شامل ہو جائے گا۔ پھر وہ ہاشمی اس تمیمی شخص کو اپنے ہراول دستہ کا سردار بنا دے گا۔ اب ان کا لشکر اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ ان کی راہ میں اگر کوئی مضبوط پہاڑ بھی آیا تو یہ اسے پاش پاش کر دیں گے۔ پھر ان کی سفیانی سے جنگ ہو گی، اس جنگ میں سفیانی کو شکست ہو گی اور اس کے بے شمار آدمی مارے جائیں گے۔ ہاشمی کا لشکر سفیانی کے لشکر کو شکست دیتے ہوئے انہیں ایک شہر سے دوسرے شہر میں دھکیلتا جائے گا حتی کہ انہیں عراق تک دھکیل دے گا۔ اس کے بعد ایک معرکہ میں سفیانی غالب ہو جائے گا اور یہ ہاشمی شکست کے بعد جان بچاتے ہوئے بھاگ جائے گا۔ اس دوران شعیب بن صالح خفیہ طور پر بیت المقدس جائے گا جہاں وہ لوگوں کو امام مہدی کی حمایت پر ابھارے گا کیونکہ اسے معلوم ہو چکا ہو گا کہ امام مہدی ظہور فرما کر ملک شام جا چکے ہیں۔''

ولید نے بیان کیا:

''یہ ہاشمی امام مہدی کا علاتی بھائی ہو گا اور بعض نے کہا یہ ان کا چچا زاد بھائی ہو گا۔''

ولید کہتے ہیں:

''بعض مشائخ نے یہ بتایا کہ ہاشمی اس معرکہ میں شہید نہیں ہو گا بلکہ وہ شکست کھانے کے بعد مکہ معظمہ جائے گا اور جب امام مہدی ظہور فرمائیں گے تو یہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔''[1]

مشرق کے آخری علاقے سے مراد افغانستان ہے۔

## انسانی گوشت کڑاہیوں میں:

حضرت ارطاۃ فرماتے ہیں:

''سفیانی ہر اس شخص کو جو اس کا کہنا نہیں مانے گا قتل کرا دے گا، آرے سے کٹوا دے گا، کڑاہیوں میں پکوا دے گا اور اس کا یہ فتنہ چھ ماہ تک رہے گا۔''[2]

---

① الفتن لنعیم بن حماد ' رقم الحدیث 915 رقم الصفحة 321 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد ' القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 223' رقم الصفحة ۹۴ الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

## سیاہ اور زرد جھنڈے والے:

① ابو جعفر سے روایت ہے کہ کالے جھنڈے والے جو خراسان سے نکلیں گے چلتے چلتے کوفہ پہنچیں گے۔ پھر جیسے ہی مکہ مکرمہ میں امام مہدی کا ظہور ہوگا یہ ان کی بیعت کرلیں گے۔[1]

② عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے والے مشرق سے، زرد جھنڈے والے مغرب سے آجائیں اور دمشق میں ان کا آمنا سامنا ہو تو یہ بہت ہی مصیبت و ابتلا کا وقت ہوگا۔[2]

③ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم بنو عباس کی ہلاکت دیکھو اور کالے جھنڈے والوں کا اپنے گھوڑے شام کے زیتونوں سے باندھنا دیکھو۔ اللہ ان کے لئے اصہب کو ہلاک کردے گا اور انکے ہاتھوں پر اکثر اہل بیت ہلاک ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی اموی باقی نہیں رہے گا مگر وہ نقصان پہنچانے والے گروہوں (بنو جعفر و بنو عباس) سے بھاگنے والا اور چھپ جانے والا۔ جگروں کو کھانے والی کا بیٹا دمشق کے منبر پر بیٹھے گا اور بربر قبیلہ اپنے لشکر شام لے آئے گا تو یہی مہدی کے نکلنے کی علامت ہے۔[3]

## سفیانی کے خروج سے پہلے:

جناب زہری سے روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے والوں کے درمیان آپس کے کسی معاملہ پر اختلاف ہوجائے گا، ان پر زرد جھنڈے والے چڑھ دوڑیں گے اور ان کی مڈبھیڑ اہل مصر کے ایک پل کے پاس ہوگی جہاں ان اہل مشرق و اہل مغرب کے درمیان سات جھڑپیں ہوں گی۔ بالآخر اہل مشرق شکست کھا کے رملہ چلے جائیں گے۔ پھر اہل شام اور اہل مغرب کے درمیان کوئی مسئلہ پیدا ہوجائے گا' اس موقع پر اہل مغرب شامیوں کی قلت کے باعث انہیں دھمکی آمیز الفاظ میں کہیں گے کہ ہم یہاں تمہاری مدد کے لئے آئے

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 909 رقم الصفحة 314 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 783 رقم الصفحة 272 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 910 رقم الصفحة 314 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

ہیں اور تم لوگ ہمارے ساتھ یہ سلوک کررہے ہو؟ اگر ایسی بات ہے تو ہم درمیان سے ہٹ جاتے ہیں تم خود ہی ان مشرقیوں سے نمٹ لو۔ یہ وہ وقت ہوگا جب سفیانی ظاہر ہوگا۔ اہل شام اس کی پیروی کریں گے اور پھر یہ خود ہی مشرقیوں سے نمٹ لیں گے۔ [1]

## قبائل کی لڑائیاں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اکھٹے حج کریں گے اور اکھٹے ہی امام کے ساتھ عرفہ میں جمع ہوں گے، پھر جب وہ منیٰ پہنچیں گے تو اچانک ان لوگوں پر دیوانگی جیسی کیفیت طاری ہو جائے گی اور قبائل ایک دوسرے سے ناراض ہو کر آپس میں لڑ پڑیں گے یہاں تک کہ عقبہ سے خون بہہ اُٹھے گا۔ اس وقت لوگ اپنے سب سے بہتر آدمی سے فریادرسی کے لئے اس کے پاس جائیں گے جبکہ وہ اپنے چہرے کو کعبہ سے لگائے رو رہا ہوگا۔ گویا کہ میں اسے اور اس کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ آگے بڑھیئے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہے گا: ''تمہارا ناس جائے کتنے وعدے تم لوگوں نے توڑے ہیں اور کتنا خون تم نے بہایا ہے؟'' (یہ سب باتیں ہوں گی مگر بعد ازاں ) وہ ناگواری کے ساتھ بیعت کرلیں گے۔ لہٰذا اگر تم لوگ ان کو پالو تو ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کیونکہ وہی مہدی ہیں زمین میں اور وہی مہدی ہیں آسمان میں۔ [2]

## ابن صالح:

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک کالا جھنڈا بنی عباس کا نکلے گا۔ پھر خراسان سے ایک دوسرا کالا جھنڈا نکلے گا۔

---

① الفتن لنعيم بن حماد، رقم الحديث 772رقم الصفحة 270الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد، رقم الحديث 987، رقم الصفهة 341الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة)( المستدرك على الصحيحين ، رقم الحديث8537 الجزء الرابع مطبوعة دارالكتب العلمية، بيروت)(السنن الواردة في الفتن ،رقم الحديث 560رقم الصفحة 1044 الجزء الخامس، مطبوعة دار العاصمة، الرياض..

ان لوگوں کی ٹوپیاں کالی ہوں گی اور ان کے کپڑے سفید ہوں گے۔ ان کے آگے ایک آدمی ہوگا جو شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کہلائے گا جو کہ بنی تمیم سے ہوگا یہ لوگ سفیانی کے ساتھیوں کو شکست دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص بیت المقدس آئے گا اور مہدی صاحب کو حکمران بنانے کی تیاری کرے گا۔ اس کے بعد مہدی کی مدد کے لئے ملک شام سے تین سو آدمی آئیں گے اس کے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد کیے جانے کے درمیان بہتر مہینے ہوں گے۔"[1]

## رومیوں سے چار بار صلح:

① حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی، چوتھی صلح اہل ہرقل میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر ہوگی جو سات سال تک قائم رہے گی۔"

عبدآلاف میں سے ایک آدمی جس کو مستورد بن خیلان کہا جاتا تھا نے کہا:

"یارسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام کون ہوگا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری اولاد میں سے چالیس سال کی عمر والا ایک شخص جس کا چہرہ گویا کہ چمکتا ہوا ستارہ ہے، جس کے دائیں رخسار پہ کالا تل ہوگا، دو لمبے قطوانی جبوں میں ملبوس ہوگا گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی شخص ہے، بیس سال تک حکومت کرے گا، خزانوں کو نکالے گا اور شرک کے شہروں کو فتح کرے گا۔"[2]

② حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

① الفتن لنعيم بن حماد، رقم الحديث 894 رقم الصفحة 310 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة.

② مجمع الزوائد، رقم الصفحة 318 الجزء السابع دارالكتاب العربي، بيروت. مسند الشامين، رقم الحديث 1600 رقم الصفحة 410 الجزء الثاني، مطبوعة موسة الرسالة، بيروت)( المعجم الكبير، رقم الحديث 7495 رقم الصفحة 101 الجزء الثامن، مطبوعة مكتبة العلوم والحكم، الموصل)( لسان الميزان رقم الحديث 3 1 5 1 رقم الصفحة 3 8 3 الجزء الرابع، مطبوعة موسة الاعلمي للمطبوعات، بيروت)(الاصابة، رقم الحديث 7933 رقم الصفحة 89 الجزء السادس، مطبوعة دارالجيل، بيروت.

''تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح اہل ہرقل کے ایک آدمی کے ساتھ ہوگی جو سات سال قائم رہے گی۔''

عبدآلاف کے ایک شخص نے جو مستورد بن خیلان کہلاتا تھا نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام (حاکم یا بادشاہ) کون ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایک چالیس سالہ شخص گویا کہ اس کا چہرہ ایک روشن ستارہ ہے جس کے دائیں رخسار پر کالا تل ہوگا اور وہ روئی سے بنے ہوئے دو لمبے جبے (چوغے) پہنے ہوئے ہوگا (دیکھنے میں وہ ایسا لگے گا) گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی شخص ہے بیس سال حکومت کرے گا، خزانوں کو نکالے گا اور شرک کے شہروں کو فتح کرے گا۔''[1]

## فاتح روم:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''روم میرے ایک شہزادے کے خلاف لشکر کشی کرے گا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔ دونوں کے لشکر اعماق میں جنگ کریں گے' نتیجہ میں کم وبیش ایک تہائی مسلمان شہید ہوجائیں گے۔ دوسرے دن (یا کچھ عرصہ بعد دوبارہ) پھر ان کے درمیان جنگ ہوگی اور اس موقع پر بھی کم وبیش اتنے ہی مسلمان شہید ہوجائیں گے۔ تیسرے دن (یا کچھ عرصہ بعد تیسری دفعہ) ان کے درمیان پھر جنگ ہوگی لیکن اس دفعہ رومیوں کو شکست ہوگی۔ اس کے بعد مسلمانوں پر فتوحات کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ مسلمان قسطنطنیہ فتح کرلیں گے۔ پھر اس دوران کہ مسلمان ابھی آپس میں مال غنیمت تقسیم ہی کررہے ہوں

---

[1] المعجم اکبیر' رقم الحدیث 7495رقم الصفحة 101الجزء الثامن مطبوعة العلوم والحکم' الموصل' طبع دوم)( لسان المیزان' رقم الحدیث1153رقم الصفحة383الجزء الرابع مطبوعة موسة الاعلمی للمطبوعات ' بیروت' طبع سوم)( الاصابة' رقم الحدیث7933رقم الصفحة89الجزء السادس مطبوعة دارالجیل ' بیروت.

گے کہ کوئی پکارنے والا چیخ چیخ کر کہے گا کہ تمہاری غیر موجودگی میں دجال تمہارے گھروں میں نکل چکا ہے۔"[1]

## رومیوں کا عجیب بادشاہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں فتحیاب ہوئے اور ایسی فتح ہوئی کہ اس سے پہلے ایسی فتح نہیں ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! آپ کو مبارک ہو اب جنگ ختم ہو گئی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابھی تو معاملہ بہت دور ہے۔ اے حذیفہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ابھی اس کے علاوہ چھ واقعات اور بھی ہیں جو وقوع پذیر ہوں گی۔ ان میں سے پہلا واقعہ میرا وصال ہے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

"پھر بیت المقدس فتح ہوگا۔ پھر دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں گے جس سے قتل و غارتگری بہت ہوگی اور ان دونوں گروہوں کا مقصد ایک ہی ہوگا (حکومت)۔ پھر تم پر موت مسلط ہوگی تو تم ایسے مرو گے جیسے جانور مرتے ہیں۔ پھر مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی دوسرے کو (صدقہ کے) سو دینار دینا چاہے گا تو وہ نہیں لے گا۔ پھر کچھ عرصہ بعد روم کا لڑکا ان کے بادشاہوں کی اولاد میں سے پیدا ہوگا، وہ ایک دن میں اتنا بڑھے گا جتنا ایک بچہ ایک ماہ میں بڑھتا ہے اور ایک ماہ میں اتنا بڑھے گا جتنا کہ بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے۔ لوگ اس کو پسند کرنے لگیں گے اور اسے اتنا چاہیں گے کہ اس سے پہلے کسی اور کو اتنا نہ چاہا ہوگا۔ پھر وہ اس کو بادشاہ بنالیں گے۔ ایک دن وہ کہے گا: "ہم کب تک عربوں کو یہ زمین دیتے رہیں

---

[1] الحاوی للفتاوی، رقم الصفحة 67 الجزء الثانی، مطبوعة دار الباز للنشر والتوزیع، مکة المکرمة.

گے؟ وہ تو تم سے یہ علاقے آہستہ آہستہ حاصل کرتے جا رہے ہیں حالانکہ ہم ان سے زیادہ ہیں اور سمندر و خشکی میں ہماری تعداد ان سے کہیں زیادہ ہے لہٰذا اس سلسلہ میں تم مجھے مشورہ دو۔'' چنانچہ قوم کے سردار اسکے پاس آئیں گے اور کہیں گے: ''آپ صحیح کہتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔'' وہ بادشاہ کہے گا: ''اسی کی قسم جس کی قسم ہم کھاتے ہیں! اب ہم ان کو (مسلمانوں کو) ختم کر کے ہی دم لیں گے۔'' اس کے بعد وہ روم کے جزائر کی طرف پیغامات بھیجے گا' جواب میں وہ لوگ اس کی معاونت کے لئے اسی (80) جھنڈے بھیجیں گے' ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ ہوتے ہوتے اس کے پاس سات لاکھ چھ سو فوجی جمع ہو جائیں گے۔ اس کے بعد (وہ روم سے زادِ راہ بھی مانگے گا) اور ہر جزیرہ سے تین سو بحری جہاز اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ بعد ازاں وہ بادشاہ بھی ایک کشتی میں ان کے ساتھ سوار ہوگا۔ اس روز اس کی فوج ایک بہت بڑے حصے میں پھیلی ہوئی ہوگی حتیٰ کہ انطاکیہ اور عریش کے درمیان کا علاقہ ان ہی لوگوں سے بھر جائے گا۔ چنانچہ اس دن (مسلمانوں کا) خلیفہ گھوڑوں اور پیادوں کا ایک بڑا لشکر تیار کرے گا جس کا شمار نہ ہوگا اور وہ بھی اپنے لوگوں سے مشورہ کرے گا اور کہے گا کہ اس بارے میں تم لوگوں کا کیا مشورہ ہے۔ مجھے بتاؤ کیونکہ میں ایک بہت بڑا معاملہ دیکھ رہا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا فرمائے گا اور اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب فرمائے گا' مگر فی الحال (مسلمانوں پر) یہ بڑی مصیبت کا وقت ہے' اس سلسلہ میں میرا خیال ہے کہ فی الوقت میں تم سب کو لیکر مدینہ منورہ چلا جاؤں جو اللہ کے رسول کا شہر ہے۔ پھر وہاں سے میں عربوں اور اہل یمن کی طرف پیغام بھیجوں اور عجم کی طرف بھی کہ جیسے بھی ہو جہاد کی تیاری کرو! بیشک اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کا مددگار ہے۔ اس وقت اگر ہم یہ علاقہ ان کے لئے خالی کر دیں تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ اس شہر میں آئیں گے جو مسلمانوں کا شہر اور ان کی پناہ گاہ ہے۔ وہاں سے وہ عرب کے ہر علاقہ میں پیغام بھیجیں گے، جواب میں وہاں سے بھی لشکر آنے لگیں گے حتیٰ کہ شہر میں جگہ کم پڑ جائے گی۔ پھر وہ

لوگ تیار ہو کر ایک ساتھ نکلیں گے اور اس بات پر اپنے امام کی بیعت کریں گے کہ (ہم اللہ کی راہ میں اتنا جہاد کریں گے) یا تو اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرمائے گا یا پھر ہم شہید ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ ایسا شدید جہاد کریں گے کہ ان کی تلواریں ٹوٹ جائیں گی۔ اختتام جنگ پر وہ لوگ لوٹ آئیں گے۔ رومی سردار کہے گا: ''یہ لوگ اس زمین کی خاطر کٹنے مرنے کے لئے بھی تیار ہیں' یہ تو تم سے اس طرح لڑنے آئے ہیں جیسے یہ زندہ ہی نہیں رہنا چاہتے' میں ان کو لکھتا ہوں کہ عجم کے جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں ہمارے حوالے کر دو تو ہم یہ علاقہ خالی کر دیں گے' کیونکہ اب ہمیں ان سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے' اگر وہ ہماری یہ بات مان لیں تو ٹھیک ورنہ ہم بھی اس وقت تک لڑیں گے جب اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرما دے۔'' یہ پیغام جب مسلمانوں کے سردار تک پہنچے گا تو وہ اپنے لشکر میں موجود عجمیوں کو اجازت دے گا کہ جو لوگ بھی رومی سردار کے پاس جانا چاہتے ہیں چلے جائیں۔ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا کہ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم اسلام کے بجائے کوئی اور دین اختیار کریں۔ لہٰذا وہ سب دوبارہ ویسی ہی بیعت کریں گے جیسی کہ پہلی مرتبہ کی تھی۔ اسکے بعد مسلمانوں اور عیسائیوں کا لشکر دوبارہ آمنے سامنے ہو گا' اور اللہ کے دشمن مسلمانوں کو دیکھ کر اپنی بہادری دکھانے کے لئے خوب لڑائی کی تدبیریں کریں گے اور لڑنے کی بہت خواہش کریں گے۔ اب مسلمان بھی اپنے ہتھیار سونت لیں گے اور اپنی میانیں توڑ دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر غضب فرمائے گا' مسلمان انہیں اتنا قتل کریں گے کہ ان کا خون ان کے گھوڑوں کی رانوں تک پہنچ جائے گا۔ ان کے باقی ماندہ لوگ بھاگ جائیں گے اور بھاگ کر ایسی کھلی فضا میں پہنچ جائیں گے جہاں وہ ایک دن ایک رات بڑے سکون سے گزاریں گے اور سمجھیں گے کہ ہم مسلمانوں کی پہنچ سے دور ہو گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پھر ان پر آندھی بھیجے گا جو انہیں لوٹا کر اسی جگہ لے آئے گی جہاں سے وہ بھاگے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہاجرین کے ہاتھوں ان کو قتل کرائے گا اور اتنا قتل کرائے گا کہ ان میں سے ایک سپاہی بھی نہیں بچے گا جو کم سے کم واپس

جا کر کسی کو کچھ بتا سکے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ اے حذیفہ! تب کہیں جا کے یہ جنگ ختم ہوگی۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا لوگ آرام سے رہیں گے۔ کچھ عرصہ بعد ان کو معلوم ہوگا کہ دجال مشرق کی طرف سے نکل چکا ہے۔''[1]

اہل مغرب عربوں سے تیل لیتے ہیں اور بدلے میں اپنی زمینی پیداوار اور اپنی بہترین مصنوعات عربوں کو دیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ عربوں کے پاس پیسہ بہت ہے اور وہ جس ملک میں جاتے ہیں وہاں کئی کئی سو ایکڑ پر محیط رقبہ خریدتے اور شاہانہ ٹھاٹھ سے رہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ اسلام اپنی نظریاتی قوت کی بنا پر لوگوں کے دلوں میں گھر کرتا جا رہا ہے اور لوگ اس کے گرویدہ ہو کر کثرت سے مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حالیہ مثال روس کے ٹوٹنے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال ہے کہ اس کی بہت سی ریاستوں نے اسلامی نظام اپنانے کا عندیا دیا جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں پر بے انتہا ظلم ڈھائے گئے۔ لوگ بوسینیا کو ابھی بھولے نہیں ہوں گے۔ تو اس مغربی بادشاہ کے کہنے کا مقصد یہ ہوگا کہ ہماری یہ فوجیں یہ اسلحہ کس کام کا؟ اگر ہم اسی طرح ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو یہ مسلمان ایک دن جنگ وجدال کے بغیر ساری دنیا پہ غالب آ جائیں گے اور ہم بیٹھے بیٹھے بتاشے کی طرح پگھل کر ختم ہو جائیں گے۔

> معرکہ صلیب وہلال میں عیسائی حضرات بھی اپنی افواج کو یہ بتاتے ہیں کہ ان مسلمانوں سے جنگ کرتے ہوئے اگر تم قتل ہو گئے تو تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، تم سے باپ (خدایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام) راضی ہو جائے گا اور تم سیدھا جنت میں جاؤ گے۔ اس لیے اپنے طور پر وہ بھی جذبہ شہادت سے سرشار ہو کر خوشی خوشی لڑنے کی تیاری کریں گے۔

## رمضان، شوال، ذی قعد، ذی الحج اور محرم:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1254 رقم الصفحة 422 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

''رمضان میں ایک دھماکہ سنائی دے گا، شوال کے مہینہ میں شوروغوغا ہوگا، ذی قعد میں قبائل آپس میں الجھیں گے، ذی الحج میں خون بہایا جائے گا، رہا محرم کا مہینہ تو اس مہینہ کا کیا کہنا' اس ماہ میں اتنی کثرت سے قتال ہوگا کہ بس۔''

آپ ﷺ نے اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے پوچھا:

''یارسول اللہ! یہ دھماکہ کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ ماہ رمضان میں جمعرات کی نصف شب میں ہوگا' جس سے سونے والا جاگ اٹھے گا اور پردہ دار خواتین گھبراہٹ سے پردہ سے باہر آجائیں گی' اس سال زلزلے بھی بہت آئے ہوں گے۔ جمعہ کی نماز فجر کے بعد اپنے اپنے گھروں میں جا کے دروازے اچھی طرح بند کر لینا' گھر کی تمام کھڑکیاں روشن دان اور ہر طرح کا سوراخ وغیرہ بھی بند کر لینا' اپنے آپ کو چھپا لینا اور اپنے کان بند کر لینا۔ پھر جب اس آواز کو محسوس کرو تو سجدے میں گر کر ''سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس'' کہنا کیونکہ جو شخص یہ عمل کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو یہ عمل نہیں کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔''[1]

علاماتِ مہدی:

① ابو جعفر سے روایت ہے کہ مکہ معظّمہ میں مہدی عشا کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا' آپ ﷺ کی قمیص' آپ ﷺ کی تلوار' کچھ علامات اور نور و بیان کی قوت ہوگی۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیں گے تو با آواز بلند کہیں گے:

''اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اپنے رب کے سامنے (حساب کے لئے) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ بیشک اس نے حجت بتائی ہے اور انبیاء کو مبعوث فرمایا اور کتاب کو نازل کیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت

① الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 638رقم الصفحة 228مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

کرتے رہو اور یہ کہ تم زندہ چھوڑ دو جس کو قرآن نے زندہ رکھنا چاہا ہے اور اسے قتل کرو جسے قرآن نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہدایت پر (آپس میں) مددگار اور تقویٰ پر (باعث) تقویت بنو کیونکہ دنیا کی فنا اور زوال کا وقت قریب آ چکا ہے اور اس کے رخصت ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف' اس کی کتاب پر عمل کی طرف' باطل کو ختم کرنے اور آپ ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔'' پھر وہ اہل بدر کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ آدمیوں میں خزاں کی سی کھڑکھڑاہٹ پیدا کریں گے (شاید اپنی شعلہ بیانی اور جوشیلی تقریر سے) وہ رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہدی کو سرزمین حجاز پر فتحیاب فرمائے گا اور وہاں کی جیلوں میں جو بنی ہاشم قید ہوں گے ان کو آزاد کرائیں گے۔ کوفہ میں کالے جھنڈے اتریں گے جو مہدی کی بیعت کرنے آئیں گے' مہدی اپنی فوجوں کو ہر طرف بھیجیں گے' ظالموں کو ماریں گے' شہر ان کے لئے سیدھے ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ کو فتح فرمائے گا۔[1]

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجارتیں اور راستے منقطع ہو جائیں گے اور فتنے بڑھ جائیں گے تو (اس موقع پر) سات قابل اور باصلاحیت اشخاص مختلف علاقوں سے نکلیں گے جن میں سے ہر شخص کے ہاتھ پر کم وبیش تین سو پندرہ آدمی بیعت کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ سب مکہ معظمہ میں جمع ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم یہاں کیسے آئے ہو؟ (تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟) وہ کہیں گے: ''ہم ایسے شخص کی تلاش میں آئے ہیں جن کے ہاتھ سے یہ فتنے ختم ہو جائیں اور ان کے ذریعہ قسطنطنیہ فتح کرایا جائے، ہمیں اُن کا اور ان کے والدین کا نام معلوم ہے، انہیں ہم ان کے حلیہ سے پہچان لیں گے۔'' جس کے بعد وہ ساتوں اشخاص اس بات پر متفق ہو جائیں گے اور انہیں تلاش کرنا شروع کریں گے۔ بالآخر وہ مکہ معظمہ میں ان تک پہنچ جائیں گے اور ان سے کہیں گے: ''آپ فلاں بن فلاں ہیں؟'' وہ کہیں گے: ''نہیں میں تو

---

① الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 999 رقم الصفحة 345 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

انصار کا ایک آدمی ہوں (وہ اپنے آپ کو چھپائیں گے)'' اور اس بہانے وہ ان سے بچ نکلیں گے لیکن وہ لوگ ان کے جان پہچان والوں اور دیگر لوگوں سے ان کے بارے میں معلومات کرتے رہیں گے۔ آخر انہیں بتایا جائے گا کہ ہاں وہ وہی ہیں جنہیں تم تلاش کر رہے ہو لیکن اس ڈھونڈ اڈھونڈی اور تلاش کے دوران وہ پھر مدینہ منورہ پہنچ چکے ہوں گے۔ لوگ انہیں مدینہ منورہ میں تلاش کریں گے لیکن وہ ان سے بچ کر دوسرے راستے سے دوبارہ مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ لوگ انہیں مکہ معظمہ میں تلاش کریں گے اور یہاں انہیں پالیں گے۔ عرض کریں گے: ''آپ فلاں بن فلاں ہیں، آپ کی والدہ فلانی بنت فلاں ہیں اور آپ میں فلاں فلاں علامات ہیں اور آپ پہلے بھی ایک دفعہ ہمیں غچہ دے کر نکل چکے ہیں، اب آپ اپنا ہاتھ پھیلایئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔'' وہ (بہانہ کرتے ہوئے) کہیں گے: ''میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں' میں فلاں بن فلاں انصاری (غریبوں کی مدد کرنے والا) شخص ہوں' البتہ تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس سے ملاتا ہوں جس کی تمہیں تلاش ہے۔'' یہاں تک کہ وہ دوبارہ ادھر اُدھر ہو کر ان سے بچ نکلیں گے۔ اب لوگ انہیں مدینہ منورہ میں تلاش کریں گے لیکن وہ وہاں سے پھر مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ لوگ بھی ڈھونڈتے مکہ معظمہ پہنچیں گے اور انہیں مکہ معظمہ میں رکن کے پاس پالیں گے۔ اس دفعہ لوگ ان سے عرض کریں گے: ''اگر اب بھی آپ ہم سے بیعت نہ لیں گے تو ہمارا گناہ اور ہمارا خون سب آپ کی گردن پر ہوگا اور دیکھئے یہ سفیانی کا لشکر ہے جو ہماری تلاش میں ہے۔ اس پر ہر (قبیلہ) جرم کا ایک آدمی امیر ہے۔'' یہ سن کر امام مہدی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کشادہ جگہ میں بیٹھ کر اپنا ہاتھ پھیلائیں گے جہاں ان سے بیعت کی جائے گی، اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں میں ان کی محبت ڈال دے گا جس کی وجہ سے وہ ایک ایسی قوم کے ساتھ چلیں گے جو دن میں شیر اور رات میں راہب (عبادت گزار) ہوگی۔''[1]

---

① الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1000 رقم الصفحة 345 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

ایران، عراق، پاکستان، افغانستان اور ان کے علاوہ ان گنت اسلامی ممالک ہیں جن کے خلاف امریکہ ویورپ نے تجارتی واقتصادی پابندیاں لگارکھی ہیں جس کی وجہ سے وہ دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ آزادانہ تجارت نہیں کر سکتے۔ اس کے نتیجہ میں ان ممالک کی اقتصادی اور معاشی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہوتی جارہی ہے اور آہستہ آہستہ اور زوال آتا دکھائی دیتا ہے۔

③ ابو صادق کہتے ہیں:

''مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک سفیانی مستقل فتنے نہ پھیلانے لگے۔''[1]

④ مطر الوراق نے کہا:

''مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کا اعلانیہ انکار نہ کیا جانے لگے۔''[2]

⑤ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:

''مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک مسلمان ایک تہائی قتل نہ کیے جائیں' ایک تہائی مر نہ جائیں اور ایک تہائی باقی نہ رہ جائیں۔''[3]

⑥ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ظہور مہدی کی علامت یہ ہے کہ جب ترک تم پر لوٹ مار کریں (حملہ کریں) اور تمہارا وہ خلیفہ مر جائے جو مالوں کو جمع کرتا ہے اور اس کے بعد ایک کمزور خلیفہ مقرر کیا جائے جس کی بیعت لوگ دو سال بعد توڑ دیں۔ (اس وقت) دمشق کی مسجد کے مغربی حصہ میں ایک دھنساؤ ہوگا۔ ملک شام سے تین افراد نکلیں گے' اہل مغرب مصر کی طرف خروج کریں گے۔ یہی سفیانی کی بھی علامت ہے۔''[4]

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الهديث955رقم الصفهة 333الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حمادرقم الحديث957رقم الصفحة 333الجزء الاول مطبوعة مكتبة لاتوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعيم بن حماد ' رقم الحديث959رقم الصفحة الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

④ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث963رقم الصفحة 334الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

⑦ ابومحمد سے منقول ہے، انہوں نے اہل مغرب کے ایک شخص سے روایت کی کہ مہدی نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی ایک حسین وجمیل لونڈی کو سامنے لاکر کہے گا کہ اسے اس کے وزن کے برابر خوراک کے بدلے کون خریدے گا؟ اس کے بعد مہدی ظاہر ہوں گے۔''[1]

اس وقت قحط اور غربت وافلاس اتنی انتہا کو پہنچ چکی ہوگی کہ جوان بچیاں من ڈیڑھ من اناج کے بدلے فروخت کردی جایا کریں گی۔ اللہ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔

⑧ ابوشہاب سے روایت ہے کہ موسم حج میں آل ابوسفیان ثانی کا ایک شخص امیر مقرر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک وفد بھیجا جائے گا' جب یہ لوگ موسم حج تک پہنچ جائیں گے تو ایک آسمانی آواز سنیں گے: ''خبردار تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔'' اس کے ساتھ ہی ایک آواز زمین سے سنائی دے گی کہ اس نے جھوٹ بولا۔ پھر ایک آواز آسمان سے آئے گی کہ اس نے سچ کہا۔ یہ سلسلہ لمبا ہوجائے گا اور لوگ سمجھ نہیں پائیں گے کہ دونوں میں سے کس کی بات مانیں (لیکن) بیشک آسمان والا اس آواز کی تصدیق کرے گا جو پہلی دفعہ آسمان سے لگائی گئی ہوگی۔ لہٰذا جب تم اس آواز کو سن لو تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بات سب سے بلند ہے اور شیطان کی بات سب سے نیچی ہے۔''[2]

⑨ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''محرم کے مہینہ میں آسمان سے ایک آواز سنی جائے گی کہ خبردار اللہ کا خالص دوست وہ ہے جس نے فلاں شخص کو خلیفۃ اللہ تسلیم کیا، لہٰذا تم لوگ فیصلے کرنے اور فتنوں اور جھگڑوں کو ختم کرنے کے سلسلہ میں ان کی بات سنو اور ان کی اتباع کرو۔''[3]

---

① الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث964رقم الصفحة 334الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث975رقم الصفحة 337الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث980رقم الصفحة338الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

⑩ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ خف (دھنس جانے) کے بعد دن کے شروع میں آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی کہ حق آل محمد میں ہے۔ پھر ایک منادی دن کے آخر میں ندا کرے گا کہ حق عیسیٰ کی اولاد میں ہے لیکن یہ اور اس جیسی بات شیطان کی طرف سے ہوگی۔''[①]

یہ دوسری آواز شیطانی آواز ہوگی اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے لوگو تم عیسائیوں کا ساتھ دو تمہاری کامیابی ان کا ساتھ دینے میں ہے کیونکہ روپیہ پیسہ، دولت و ہتھیار سب کچھ تو ان کے پاس ہے۔

⑪ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی اللہ کے سامنے ایسے خاشع (عاجزی دکھانے والے) ہوں گے جیسے گدھ کا خشوع کہ وہ اپنے پروں کو پھیلا دیتا ہے۔[②]

⑫ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مہدی کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوگی، وہ اہل بیت نبی میں سے ہوں گے، ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور ان کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام ایک جیسا ہوگا۔ ان کی جائے ہجرت بیت المقدس ہوگی۔ گھنی داڑھی اور سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے۔ سامنے اوپر کے دو دانت چمکدار ہوں گے، چہرہ پر تل ہوگا، اونچی ناک اور روشن پیشانی والے ہوں گے اور ان کے کندھے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روئیں دار چادر (شاید مخمل) سے بنے ہوئے کالے جھنڈے کے ساتھ نکلیں گے، ان کے پاس ایک چوکور صندوق ہوگا جس میں پتھر ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت سے لے کر ابھی تک اسے نہیں کھولا گیا اور نہ کھولا جائے گا یہاں تک کہ مہدی کا ظہور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار ملائکہ کے ذریعہ ان کی مدد فرمائے گا جو ان کے مخالفین کے چہروں اور پیٹھوں پہ ماریں گے۔ مہدی تیس سے چالیس سال کی عمر میں ظاہر ہوں گے۔[③]

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 973رقم الصفحة 339الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد'رقم الحدیث 1061رقم الصفحة 364الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

③ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث1073رقم الصفهة 366الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

⑬ حضرت طاؤس سے روایت ہے:

''مہدی کی علامت یہ ہے کہ وہ حاکموں پر سخت ہوں گے، مال خرچ کرنے میں سخی ہوں گے اور مساکین پر بہت رحم کرنے والے ہوں گے۔''[1]

⑭ ابو قبیل فرماتے ہیں کہ ایک ہاشمی شخص اپنی حکومت میں بنوامیہ پہ اتنا ظلم ڈھائے گا کہ ان کے بچوں کے علاوہ سب کو قتل کر دے گا۔ پھر بنوامیہ کا ایک شخص ظاہر ہوگا جو اتنے لوگوں کو قتل کرے گا کہ سوائے عورتوں کے کوئی نہیں بچے گا۔ اس کے بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔[2]

⑮ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقام بیداء پہ ایک لشکر کا دھنسنا امام مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔[3]

⑯ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب سے کچھ جھنڈے آئیں گے جن کا سردار کندہ نامی قبیلہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا' ان کا ظاہر ہونا امام مہدی کے ظہور کی علامتوں میں سے ہے۔[4]

مغرب سے فوجیں آنا تو شروع ہو چکی ہیں' اب ان میں کسی جنرل کرنل کا لنگڑا ہونا امام مہدی کے ظہور کی علامت کے طور پر تو ممکن ہے ورنہ فوج میں لنگڑے لولے آدمی کا کیا کام؟

⑰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب ہر چھوٹا بڑا قتل کیا جانے لگے تو یہ وقت امام مہدی کے ظہور کا ہے۔''[5]

یہ صورت بعینہٖ اس دور میں پیش آ رہی ہے جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ آئے دن گلی کوچوں میں چھوٹے بڑے بے مقصد مارے جا رہے ہیں اور یہ صورت حال کسی ایک شہر یا کسی ایک ملک کی نہیں ہے بلکہ تقریباً ساری دنیا کی یہی

---

① الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1031 رقم الصفحة 356 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 821 رقم الصفحة 282 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 950 رقم الصفحة 322 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

④ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 952 رقم الصفحة 322 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

⑤ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 967 رقم الصفحة 335 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

حالت ہے۔ بچوں کا اغوا برائے تاوان وغیرہ سب اسی زمرہ میں آجاتا ہے۔

⑱ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ نے سوال کرتے ہوئے کہا:

''کیا مہدی کا ظہور حق ہے؟''

انہوں نے فرمایا:

''حق ہے۔''

میں نے کہا:

''کس میں سے ہوں گے؟''

انہوں نے کہا:

''قریش میں سے۔''

میں نے کہا:

''کون سے قریش میں سے؟''

انہوں نے کہا:

''بنی ہاشم سے۔''

میں نے کہا:

''کون سے بنی ہاشم سے؟''

انہوں نے کہا:

''بنی عبدالمطلب سے۔''

میں نے کہا: ''کون سے بنی عبدالمطلب سے؟''

انہوں نے کہا:

''فاطمہ کی اولاد سے۔''[1]

① الفتن لنعيم بن حماد، رقم الحديث 1082 رقم الصفحة 368 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة.

## اہل مشرق ومغرب کی جنگیں:

ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ بربرآئیں گے اور فلسطین واردن کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے' ان کی طرف مشرق اور شام سے جماعتیں آئے گی جو جابیہ میں ٹھہریں گی، صخر کی اولاد میں سے ایک شخص ضعف کی حالت میں نکل کر مغرب کے لشکروں سے ثنیۃ البیان پر مقابلہ کر کے انہیں وہاں سے ہٹادے گا' پھر دوسرے دن ان سے مقابلہ کر کے انہیں وہاں سے ہٹادے گا' وہ اس کے پیچھے کی طرف ہٹ جائیں گے۔ پھر تیسرے دن ان سے دوبارہ مقابلہ کر کے انہیں عین الرجح کی طرف دھکیل دے گا۔ پھر ان کو ان کے رئیس کے مرنے کی خبر پہنچے گی' اس موقع پر وہ تین فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک فرقہ بزدلی دکھا کر واپس چلا جائے گا' ایک فرقہ حجاز چلا جائے گا اور ایک فرقہ صخری کے ساتھ ہو جائے گا۔ صخر کی اولاد میں سے وہ شخص باقی گروہوں کے پاس روانہ ہو جائے گا یہاں تک کہ ثنیۃ فتق میں پہنچے گا جہاں دوبارہ ان کا آمنا سامنا ہو جائے گا' اس موقع پر صخری کو ان پر فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ مشرق اور مغرب کی جماعتوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سے مقابلہ کرے گا اور جابیہ اور خربہ کے درمیان ان پر فتح حاصل کرلے گا یہاں تک کہ گھوڑے خون میں نہا جائیں گے۔ اہل شام اپنے رئیس کو قتل کر کے صخری سے جاملیں گے' وہ دمشق میں قتل وغارت کرے گا۔ مشرق سے کچھ کالے جھنڈے نکل کر کوفہ میں ٹھہریں گے' ان کا رئیس وہاں چھپ جائے گا اور اس کے چھپنے کی جگہ معلوم نہیں ہوگی' اب وہ لشکر انتظار کرے گا۔ پھر ایک شخص جو بطن وادی میں چھپا ہوا ہوگا نکل کر اس لشکر کی قیادت سنبھالے گا اور وہ اصل میں اس غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اسے صخری پر ہوگا کیونکہ صخری نے اس کے خاندان پر بہت ظلم ڈھائے ہوں گے۔ وہ مشرق کی افواج کو ملک شام کی طرف لے جائے گا' صخری کو اس کی روانگی کی خبر پہنچے گی تو وہ اہل مغرب کی فوجوں کے ساتھ اس کا پیچھا کرے گا اور حمص (ملک شام کے ایک شہر) کے پہاڑ پر دونوں فوجیں مل جائیں گی' اس لڑائی میں ایک بڑی مخلوق ہلاک ہو جائے گی۔ مشرقی لوٹ جائے گا۔ صحری اس کا پیچھا کر کے قرقیسیا اور پھر مجمع البحرین

پر اس کو جالے گا جہاں دونوں کا آمنا سامنا ہوگا۔ اس وقت مشرقی لشکر کو صبر دیا جائے گا اور مشرقی کی فوجوں کے ہر دس آدمیوں میں سے سات آدمی قتل ہو جائیں گے۔ پھر صحری کی فوجیں کوفہ میں داخل ہو جائیں گی اور کوفہ والوں کو وہ ذلیل کر دے گا۔ وہ ایک مغربی لشکر کو ایک مشرقی لشکر کے مقابلے کے لئے بھیجے گا جو ان کے قیدیوں کو لے آئیں گے' ابھی یہی حال ہوگا کہ اچانک مکہ معظمہ میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کی خبر آ جائے گی (یہ خبر سن کر) وہ کوفہ سے امام مہدی کے مقابلہ کے لئے ایک فوج (مکہ معظمہ) بھیجے گا جو (راستے ہی میں) دھنسا دی جائے گی۔ اہل مغرب اور اہل مشرق کے درمیان فسطاط کے پل پر سات دن تک جنگ ہوگی۔ پھر وہ عریش پر مقابلہ کریں گے تو شکست اہل مشرق کی ہوگی یہاں تک کہ وہ اردن پہنچ جائیں گے پھر اس کے بعد ان پر سفیانی خروج کرے گا اور وہ رومی جو حمص میں ہوں گے وہ اس کے بارے میں بربر قوم سے ڈریں گے (یا ڈرائیں گے) اور کہیں گے تو ہلاک ہو۔'' ①

## اہل تورات واہل انجیل:

① حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ساتھی بہترین لوگ ہوں گے' ان کے مددگار اور ان سے بیعت کرنے والے کوفہ و بصرہ اور یمن و شام کے ابدال ہوں گے' اگلے حصہ پر حضرت جبرائیل ہوں گے اور پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہما السلام۔ حضرت میکائیل بعد میں واپس چلے جائیں گے۔ وہ مہدی مخلوق میں محبوب ہوں گے' ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اندھے فتنوں کو بجھا دے گا اور زمین پر امن ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرے گی جن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا' وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے نہ ڈریں گی۔ زمین اپنی پیداوار کو اور آسمان اپنی برکت کو ظاہر کر دے گا۔ ②

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 796 رقم الصفحة 275 الجزء الاول مطبوعة مکتوبة التوحید' القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1030 رقم الصفحة 356 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''امام مہدی رومیوں کے قتال کے لئے لشکر لے جائیں گے اور ان کو دس آدمیوں کی عقل وفراست دی جائے گی۔ وہ انطاکیہ (یہ اٹلی کا ایک شہر ہے جو موجودہ عیسائیت کا مرکز ہے) میں ایک غار سے تابوت سکینہ کو نکال لیں گے جس میں وہ تورات ہو گی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی اور وہ انجیل بھی ہو گی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی۔ وہ اہل تورات (یہودیوں) کے درمیان ان کی تورات سے اور اہل انجیل (عیسائیوں) کے درمیان ان کی انجیل سے فیصلے کریں گے۔ ①

## تابوت سکینہ:

سلیمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ مہدی کے ہاتھوں بحیرہ طبریہ سے تابوت سکینہ ظاہر ہو گا، جسے وہاں سے لا کر بیت المقدس میں ان کے سامنے رکھا جائے گا، جب یہود اس کو دیکھیں گے تو سوائے چند ایک یہودیوں کے سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے' اس کے بعد مہدی کی وفات ہو گی۔ ②

## مہدی کا معنیٰ:

① حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کو مہدی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ تورات کے بعض اجزاء کی طرف رہنمائی کریں گے اور انہیں شام کے پہاڑوں سے نکالیں گے' یہودیوں کو اس اصل توریت کی پیروی کی دعوت دیں گے جن میں سے بہت سے لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ پھر انہوں نے تقریباً تیس ہزار کا ذکر کیا (یعنی تیس ہزار یہودی مسلمان ہو جائیں گے)۔ ③

---

① الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1022 رقم الصفحة 355 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1050 رقم الصفحة 360 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1035 رقم الصفحة 357 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ ان پر ایک ایسی پوشیدہ چیز ظاہر کی گئی ہے جو چھپ گئی ہے۔ وہ تورات اور انجیل کو انطاکیہ نامی ایک علاقہ سے نکالیں گے۔[1]

## امام مہدی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا:

نوف بکالی سے روایت ہے کہ حضرت امام مہدی کے جھنڈے پر لکھا ہوگا کہ بیعت اللہ کے لئے ہے۔[2]

## حلیہ امام مہدی:

① حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''مہدی روشن پیشانی والے اور اونچی ناک والے ہوں گے۔''[3]

② حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی (وفات کے وقت) اکیاون یا باون سال کے ہوں گے۔[3]

③ عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ مہدی جس وقت ظاہر ہوں گے اس وقت ان کی عمر چالیس سال ہوگی۔ وہ اپنے حلیہ سے بنی اسرائیل کے ایک شخص لگیں گے۔[4]

④ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کی صفات بتانا شروع کیں تو ان کی زبان میں لکنت کا بھی ذکر فرمایا اور یہ کہ جب گفتگو میں سستی آجائے گی

---

① الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1023 رقم الصفحة 355 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1026 رقم الصفحة 356 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة. السنن الواردة فى الفتن' رقم الحديث 583 رقم الصفحة 1062 الجزء الخامس ' مطبوعة دار العاصمة' الرياض.

③ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1063 رقم الصفحة 364 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1066 رقم الصفحة 365 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

④ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1067 رقم الصفهة 365 الجزى الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

(جب دیر ہو جائے گی اور لفظ منہ سے ادا نہیں ہوگا) تو وہ اپنی بائیں ران پر اپنا سیدھا ہاتھ ماریں گے۔ ان کا نام میرے نام جیسا ہوگا، ان کے اور میرے والد کا نام بھی ایک ہی ہوگا۔[1]

⑤ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:

''وہ (مہدی) گندمی رنگ والے ایک قریشی نوجوان ہیں جو ایک مضبوط اور طاقتور مرد ہیں۔''[2]

⑥ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''پھر مہدی نکلیں گے جن کے سر پر ایک فرشتہ ہوگا جو پکار کر کہے گا کہ یہ مہدی ہیں لہٰذا تم ان کی اتباع کرو۔''[3]

فرشتہ ہوا میں معلق ہوگا اور اُس سے امام مہدی صاحب کے خلیفہ برحق ہونے کو ثابت کرنا مقصود ہوگا۔ یہ بات ان کی کرامت کے طور پر سب لوگ دیکھیں گے۔

☆☆☆

① الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث1069رقم الصفحة 365الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

② الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1074رقم الصفحة 366الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

③ مسند الشامین، رقم الحدیث937رقم الصفحة 71الجزء الثانی ، مطبوعة موسة الرسالة، بیروت) (الفردوس بماثور الخطاب ، رقم الحدیث 8920رقم الصفحة 510الجزء الخامس مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت)( میزان الاعتدال فی نقد الرجال ، رقم الحدیث 198، رقم الصفحة 188الجزء الاول مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت.

**باب نمبر3:**

# سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور جوج ماجوج کے بیان میں

**فصل نمبر1:**

## سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

### دوبارہ تشریف آوری:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو انہیں دیکھ کر ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا۔ آپ علیہ السلام کا قد درمیانہ ہے، گھنگھریالے بال، چوڑا سینہ، سرخی اور سفیدی کے درمیان کھلتا ہوا سانولا رنگ ہوگا۔

### قیامت کی تیسری بڑی نشانی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے تیسری بڑی نشانی ہے۔

### مرزائیوں کو دعوت فکر:

یہاں ہم چونکہ اس مضمون کو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک محدود رکھنا چاہتے ہیں اس لیے دیگر باتوں کے ذکر سے گریز کرتے ہیں لیکن ضمناً اتنا عرض کیے دیتے ہیں کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق وامین مانتے ہیں وہ ان احادیث کو پڑھ کر جھوٹے مدعیان عیسیٰ کو ضرور پہچان جائیں گے۔ خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی کو جو کہ اپنے آپ کو ''مسیح موعود'' سمجھتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

بارے میں واردہ احادیث کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی سعی لاحاصل کرتا تھا۔ اس لیے کہ درج ذیل احادیث پڑھ کر آپ خود جان جائیں گے کہ مرزا قادیانی اُن کاموں اور کارناموں سے کوسوں دور رہا جو کام اور کارنامے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ تشریف لاکر سرانجام دیں گے۔

یہاں میں کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' کا ایک پیراگرام نقل کرتا ہوں جن میں کیے گئے چند سوالات عموماً ہر مسلمان کے لئے نافع اور قادیانی حضرات کے لئے خصوصی طور پر قابل غور ہیں:

''اب ہم قادیانی حضرات سے چند سوالات کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں کیونکہ یہ آخرت کا معاملہ ہے اور ہر آدمی کو اپنی قبر میں جانا ہے۔ ہر آدمی اپنے اعمال کا ذمہ دار خود ہے۔ وہاں نہ کوئی فرد کام آئے گا اور نہ کوئی جماعت۔ اگر وہاں کوئی چیز کام آئے گی تو صرف اور صرف دولت ایمان ہی ہوگی۔ اگر دولت ایمان ہی ہاتھ سے جاتی رہی تو اس شخص کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ لہٰذا آپ لوگ غور کریں اور سوچیں کہ کیا مرزا صاحب کا نام غلام احمد نہیں؟ عیسیٰ ہے؟ کیا ان کی والدہ کا نام چراغ بی بی نہیں؟ مریم ہے؟ آسمان سے دوبارہ زمین پر آنے والے کا نام قرآن وحدیث میں عیسیٰ بن مریم یعنی حضرت مریم علیہا السلام کا بیٹا عیسیٰ آیا ہے۔ کیا مرزا صاحب کے والد کا نام غلام مرتضیٰ نہیں؟ کیا مرزا قادیانی کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی؟ کیا ان کا مقام پیدائش قادیان نہیں؟ کیا وہ دمشق میں آسمان سے اترے تھے؟ کیا ان کو مدینہ منورہ کے بجائے قادیان میں دفن نہیں کیا گیا؟ کیا مرزا صاحب کے نانا عمران اور نانی حنہ ہیں؟ کیا مرزا صاحب نے کسی برص کے مریض یا مادرزاد اندھے کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفا دی ہے؟ کیا مرزا صاحب نے کسی مردہ کو زندہ کیا؟ کیا مرزا صاحب نے کبھی مٹی کی چڑیوں میں بحکم الٰہی جان ڈالی؟ کیا وہ آسمان پر جا کر واپس آئے ہیں؟ کیا وہ دمشق کی جامع مسجد میں کبھی گئے ہیں؟ کیا مرزا صاحب کی آمد سے صلیب پرستی اور نصرانیت (عیسائیت) ختم ہوئی یا مزید ترقی ہوئی ہے؟ کیا ان کی آمد سے مال و دولت اتنی مقدار میں ہوگیا کہ اب کوئی لینے والا نہیں؟ یا مرزا صاحب کی آمد سے فقر و فاقہ میں اضافہ ہوا ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی

جماعت تو خود چندوں پر چل رہی ہے۔ کیا مرزا صاحب کو حج یا عمرہ یا دونوں کرنا نصیب ہوا ہے؟ کیا مرزا صاحب کو مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی؟''

لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قیامت سے پہلے وہ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور یہ دوبارہ تشریف آوری کسی چراغ بی بی کے بطن سے پیدا ہو کر نہیں ہوگی بلکہ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

یہ عقیدہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

''ویکلم الناس فی المھد و کھلا''[1]

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے جھولے اور پکی عمر میں گفتگو فرمائیں گے۔''

چنانچہ قرآن کریم ہی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جھولے میں لیٹے ہوئے یہ گفتگو فرمائی:

''میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔''[2]

چنانچہ آپ کا جھولے میں رہ کر یہ گفتگو فرمانا ایک معجزہ تھا اور پکی عمر میں پہنچ کر یعنی بڑھاپے میں پہنچ کر گفتگو فرمانا یہ بھی ایک معجزہ ہوگا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس صفت کو قرآن کریم میں بطور خصوصیت بیان فرمایا ہے۔ ورنہ ہر بوڑھا باتیں کرتا ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کون سی خصوصیت ہے کہ وہ بڑھاپے میں گفتگو کریں گے۔؟ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بڑھاپے میں باتیں کرنا تب ہی معجزہ ہوسکتا ہے کہ اب آپ آسمان سے اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں اور اپنی بقیہ زندگی اس زمین پہ گزاریں بوڑھے ہوں اور ''گفتگو فرمائیں''

## کڑیل جوان:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان

---

① القرآن المجید، سورت آل عمران، آیت نمبر: 46.

② سورت مریم' آیت نمبر: 30.

پر لے جائے گئے تھے اس وقت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک صرف بتیس سال چھ ماہ تھی۔ اس عمر میں آدمی ایک کڑیل جوان ہوتا ہے۔ اور یہ اس دور کی عمر ہے جس دور میں لوگوں کی عمروں کا سو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ ہونا عام بات تھی۔

## مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بارے میں عیسائی اور مسلمان دونوں متفق ہیں مگر عقائد مختلف ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ تشریف لا کر پوری دنیا پہ عیسائیت کو غالب فرما دیں گے جبکہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ غلبہ اسلام کے لئے کام کریں گے۔

## غالب قوت:

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکین"**

"وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، اگر چہ برا مانیں مشرک۔"

اس آیت میں جو دین اسلام کے تمام ادیان پر غالب آنے کی بات کی گئی ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بعد ہوگا کیونکہ ابتدائے اسلام سے اب تک دنیا میں بہت سے دیگر مذاہب باقی ہیں اور جب تک وہ تمام کے تمام مذاہب ختم ہو کر ساری دنیا میں صرف ایک دین اسلام نہ رہ جائے تب تک اس آیت کا مفہوم مکمل طور پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک کا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوگا کیونکہ اُس وقت پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو یا تو دین اسلام قبول نہ کرلے یا انہیں جزیہ نے دے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ مہدی تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ بھائیو! یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث میں یہ خبر موجود ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے خاندان سے ہوں گے۔ اس لیے اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرنا مناسب نہیں ہے۔

## سیدنا عیسیٰ کا حلیہ:

① حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شب معراج میں نے حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم (علیہم السلام) کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔'' [1]

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تمام انبیائے کرام آپس میں علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں (شریعتیں) مختلف ہیں لیکن دین ایک ہی ہے۔ میں دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ ضرور نازل ہوں گے جب تم انہیں دیکھو تو ایسے پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ ان کا سرخی وسفیدی کے درمیان ہے، ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لئے لڑیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا، وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد

---

[1] صحیح البخاری، باب واذکر فی الکتاب الخ، رقم الحدیث3255رقم الصفحة1269الجزء الثالث، مطبوعة دارابن کثیر، الیمامة، بیروت)( المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11057، رقم الصفحة64الجزء الحادی العشر، مطبوعة مکتبة العلوم والحکم، الموصل)( الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحدیث 3191، رقم الصفحة 256الجزء الثانی، مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت)( الطبقات الکبری رقم الصفحة 417الجزء الاول، مطبوعة دار صادر، بیروت.

وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔''[1]

شب معراج حضور نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا حلیہ اس طرح بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نہا کر نکلے ہیں۔''[2]

## سیدنا عیسیٰ اور اہل کتاب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے۔ وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔''

---

① مصنف ابن ابی شیبة' رقم الحدیث37526رقم الصفحة 499 الجزء السابع' مطبوعة مكتبة الرشد' الرياض)( صحيح ابن حبان' ذكر البيان عيسىٰ بن مريم اذانزل يقاتل الناس على الاسلام' رقم الحديث 6821 رقم الصفحة 233الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( مسند احمد ' رقم الحديث9259رقم الصفحة 406الجزء الثاني ' مبطوعة موسة قرطبة' مصر.

② صحيح بخارى' باب واذكرفي الكتاب مريم' رقم الحديث3254رقم الصفحة 1264الجزء الثالث مطبوعةدارابن كثير ' اليمامة بيروت)( صحيح مسلم باب 'رقم الحدث 168 رقم الصفحة 154الجزء الاول مطبوعة دار احياء التراث العربي' بيروت)( صحيح ابن حبان' رقم الحديث 51رقم الصفحة647الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( المسندالمستخرج على صحيح الامام مسلم' رقم الحديث467رقم الصفحة237الجزء الاول مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( مسندابي عوانه' رقم الحديث 347رقم الصفحة116الجزء الاول مطبوعة دارالمعرفة' بيروت)( سنن الترمذى ' باب' رقم الحديث3130رقم الصفحة 300الجزء الخامس مطبوعة داراحياء التراث العربي' بيروت)( مصنف عبدالرزاق' رقم الصفحة 329الجزء الخامس مطبوعة المكتب الاسلامي' بيروت)( الايمان لابن مسندة' رقم الحديث728رقم الصفحة 740 الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة ' بيروت)( الاصابة رقم الصفحة 765الجزء الرابع مطبوعة دارالجبل بيروت)(تهذيب الاسماء رقم الصفحة358الجزء2مطبوعة دارالفكر' بيروت)( السيرة النبوية' رقم الصفحة 247الجزء الثاني مطبوعة دارالجبل ' بيروت.

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

**''اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:''وان من اهل الكتاب الاليومنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا''** (سورۃ النساء، آیت نمبر 159) ''کوئی کتابی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔''[1]

## مدفن روضۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم:

① عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبین رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ وہاں ان کی چوتھی قبر ہوگی۔''[2]

② محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

''تورات میں محمد اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام دونوں کی صفات لکھی ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔''[3]

③ یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

---

① صحیح بخاری' باب نزول عیسیٰ بن مریم علیهما السلام رقم الحديث 3264 رقم الصفحة 1272 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن كثير' اليمامة بيروت)(صحيح مسلم' باب نزول عيسیٰ بن مريم' رقم الحديث155رقم الصفحة135 الجزء الاول ' مطبوعةداراحياء التراث العربی ' بيروت)( مسندابی عوانه رقم الحديث 2رقم الصفحة105الجزء الاول مطبوعة دارالمعرفةبيروت)( التمهيد لامن عبدالبر' رقم الصفحة202الجزء 140مطبوعة وزارة عموم الاوقاف والشوق الاسلامية' المغرب)( سنن البيهقی الكبری' رقم الصفحة 180الجزء التاسع مطبوعة مكتبة دار الباز' مكة المكرمة)( عون المعجود' رقم الصفحة309الجزء 11مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( تهذيب الاسماء رقم الصفحة 358الجزء الثانی مطبوعة دار الفكر' بيروت)( الجامع لمعمربن راشد' رقم الصفحة 399الجزء 11مطبوعة المكتب الاسلامی ' بيروت)

② مجمع الزوائد' رقم الصفحه:206،الجزء الثامن، مطبوعة دارالريان للتراث، القاهرة .

③ سنن الترمذی ' رقم الحديث 3617،رقم الصفحه:588 ،الجزء الخامس، مطبوعة دار احياء التراث العربی، بيروت.

انہوں نے فرمایا:

''ہم تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نبی خاتم محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔''[1]

④ حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تینوں کی قبریں عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں واقع ہیں، ابھی وہاں قبر کی جگہ باقی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔[2]

لہٰذا اس ضمن میں بعض اوقات ایسے بھی گزرے ہیں کہ بعض بزرگوں کے وصال کے موقع پر کچھ صحابہ کرام نے انہیں یہاں دفنانے کا مشورہ دیا لیکن کسی نہ کسی طرح صحابہ کرام نے اس بات سے اختلاف کیا اور وہ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت بھی یہی تھی کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خالی رہے۔

مثلاً: جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو بعض لوگوں نے آپ کو وہاں دفن کرنا چاہا جس پر بنی امیہ نے مخالفت کی اور آپ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ ان کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کے لئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت بھی دیدی تھی لیکن اس کے باوجود یہ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ پھر خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وصال سے قبل لوگوں نے آپ سے کہا:

''کیا آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارکہ میں دفن کیا جائے؟ کیونکہ یہ آپ ہی کا کمرہ ہے۔''

انہوں نے کہا:

''مجھے میری باقی سہیلیوں یعنی حضور ﷺ کی دوسری ازواج مطہرات کے ساتھ جنت البقیع میں ہی دفن کر دیا جائے۔''

---

1 الفتن لنعيم بن حماد رقم الحديث: 1621، رقم الصفحه: 580 الجزء الثاني، مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة.

2 فتح الباري: رقم الصفحه: 66، الجزء السابع، مطبوعة دار المعرفة بيروت.

گویا یہ حکمت الٰہیہ تھی کہ وہاں کوئی اور دفن نہ ہوتا کہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ جگہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لئے مخصوص رہے اور وہی وہاں دفن ہوں۔

⑤ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ہم چار صالحین قیامت کے دن اپنے مقبرے سے اٹھیں گے، جن کے درمیان دو نبی اور دائیں بائیں ایک ابوبکر صدیق اور دوسرے حضرت عمر فاروق شہید (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔''

بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا' دجال کو واصل جہنم کرنا اور دین اسلام کی عالمی سطح پر تبلیغ کرنا برحق ہے۔

## زکوۃ لینے والا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔''[1]

[1] صحیح البخاری' باب قتل الخنزیر وقال جابرحرم النبی بیع الخنزیر' رقم الحدیث: 2109،رقم الصفحہ: 774،الجزء الثانی' مطبوعة دار ابن کثیر' الیمامة' بیروت)( صحیح مسلم' باب نزول عیسی بن مریم حاکما بشریعة رآه محمد ' رقم الحدیث:155،رقم الصفحہ:135، الجزء الاول' مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)( سنن الترمذی' باب ماجاء فی نزول عیسی بن مریم علیه السلام ' رقم الحدیث233رقم الصفحة 506الجزء الرابع' مطبوعة داراحیاء التراث العربی ' بیروت)( صحیح ابن حبان ذکر الاخبارعن رفع التباغض والتحاسد والشحناء ثم نزول عیسی بن مریم صلوات الله علیه' رقم الحدیث 6816رقم الصفحة227الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' باب ذکر قوله لیوشکن ان ابن مریم حکما' رقم الحدیث 388 رقم الصفحة217 الجزء الاول' مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)( مسند ابی عوانة1' رقم الحدیث310رقم الصفحة 98الجزء الاول ' مطبوعة دارالمعرفة' بیروت)( سنن البیهقی الکبری ' باب الدلیل علی ان الخنزیر اسواحالامن الکلب قال الشافعی لانه سبحانه وتعالی نصه فسماه نجسا' رقم الحدیث 1 0 8 7رقم الصفحة244الجزء الاول ' مطبوعة مکتبة دارالباز' مکة المکرمة)( سنن ابن ماجة' باب فتنة الدجال وخروج ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث4078رقم الصفحة 1363الجزء الثانی'»

## علم قیامت اور سیدنا عیسیٰ:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم وموسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا۔ سب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا۔ پھر سب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے قیامت سے پہلے دنیا میں نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ''میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا (اس کے بعد) جب لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹیں گے تو یاجوج ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کردیں گے۔ خدا کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا، جس سے وہ سب مرجائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبودار ہوجائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے اور میں دعا کروں

---

«مطبوعة دارالفكر' بيروت)( مصنف ابن ابی شیبه' رقم الحديث37495رقم الصفحة 494الجزء السابع' مطبوعة مكتبة الرشد' الرياض) (مسند احمد' رقم الحديث 10409رقم الصفحة 493الجزء الثاني' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( مسند الشامين' ماروى بن ثوبان عن المدنيين رقم الحديث 113' رقم الصفحة84الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( الايمان لابن مندة' باب ذكر وجوب الايمان بنزول عيسى بن مريم عليه السلام وايمانه بالمصطفىٰ عليه السلام وبشريعة' رقم الحديث407رقم الصفحة512الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة ' بيروت)( عون المعبود' رقم الصفحة 308الجزء 110مطبوعة دار الكتب العلمية ' بيروت) (تهذيب الاسماء' رقم الصفحة358 الجزء الثاني مطبوعة دارالفكر' بيروت. علل الدارقطني' رقم الحديث 1709رقم الصفحة189الجزء التاسع ' مطبوعة دار طيبة' الرياض)( تحفة المحتاج ' باب النجاسة' رقم الحديث119رقم الصفحة 213الجزء الاول ' مطبوعة دار جزاء' مكة المكرمة)( المحلى ' كتاب الاطعمة ما يحل اكله ومايحرم اكله' رقم الصفحة 391 الجزء السابع' مطبوعة دارالافاق الجديدة' بيروت.

گا تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہہ کر سمندر میں چلی جائیں گی اور بدبو ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے، زمین کھچ کر چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور صاف ہموار ہو کر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو اور لوگ اس انتظار میں ہوں کہ کب ولادت کا وقت آئے گا۔ چونکہ اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہوگا اس لیے لوگ کہتے ہوں گے اب ہو کہ اب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: ''وهم من كل حدب ينسلون''[1]

## قوم شعیب میں شادی:

حضرت سلیمان بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر کے بیت المقدس لوٹ آئیں گے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں شادی کریں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سسرال ہے۔ ان لوگوں کو جذام ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں انیس سال رہیں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ ان کے دور میں ان کے علاوہ دوسرا کوئی سربراہ نہ ہوگا' نہ ہی کوئی سپاہی اور نہ ہی کوئی بادشاہ۔''[2]

---

① سنن ابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم وخروج ياجوج وماجوج ' رقم الحديث 1 8 0 4رقم الصفحة 8 6 3 1الجزء الثانی مطبوعةدارالفكر' بيروت)( المستدرک على الصحيحين' رقم الحديث3448رقم الصفحة 416 الجزء الثاني مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت) (مصباح الزجاجة' رقم الصفحةرقم الحديث201الجزء الرابع مطبوعة دارالعربية ' بيروت)( مصنف ابن ابی شيبه' رقم الحديث37525رقم الصفحة498الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد' رياض)( مسند الشاشی' رقم الحديث845رقم الصفحة271الجزء الثانی' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' مدينة منورة) (مسندابی يعلی' رقم الحديث 5294رقم الصفحة 1 9 6الجزء التاسع مطبوعة دارالماعون للتراث' دمشق)( السنن الواردة فی الفتن' رقم الحديث 1 7 6رقم الصفحة 2 1 2 1الجزء السادس' مطبوعة دارالعاصمة رياض.

② الفتن لنعيم بن حماد' قدربقاء عيسىٰ بن مريم عليه السلام بعد نزوله' رقم الحديث 1 6 1 6رقم الصفحة578الجزء الثانی مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت.

## حج وعمرہ اور مدینہ منورہ حاضری:

① حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پھر عیسیٰ بن مریم حکم جاری کرنے والے عادل اور منصف بادشاہ کے طور پر اتریں گے، عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت سے میقات کو طے کریں گے اور میری قبر پہ آ کے مجھ سے سلام کریں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

''اے میرے بھتیجو! اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لو تو کہہ دینا کہ ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا تھا۔''[1]

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابن مریم مقام روحاء کے درے سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پڑھیں گے (یعنی احرام باندھیں گے)۔''[2]

---

① المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث4162رقم الصفحة651الجزء الثانی مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت.

② صحیح مسلم' باب اھلال النبی وھدیہ' رقم الحدیث1252رقم الصفحة915 الجزء الثانی' مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6820رقم الصفحة232 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( المسندالمستخرج علی صحیح الامام مسلم' رقم الحدیث2894رقم الصفحة347 الجزء الثالث'مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)(سنن البیهقی الکبری' رقم الحدیث 8585رقم الصفحة2الجزء الخامس' مطبوعة مکتبة دارالباز' مکة المکرمة)( مصنف ابن ابی شیبة' رقم الحدیث37495رقم الصفحة 494الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد' الریاض)( مسند احمد' رقم الحدیث 7 2 7 1رقم الصفحة 2 4 0الجزء الثانی' مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)( مسند الحمیدی' رقم الحدیث1005رقم الصفحة440 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة المتنبی' القاهرة)( مسند ابن الجعد' رقم الحدیث2888رقم الصفحة422الجزء الاول مطبوعة موسة نادر' بیروت)( الایمان لابن مندة' رقم الحدیث419رقم الصفحة517الجزء الاول ' مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)( حجة الوداع' رقم الصفحة 390الجزء الاول مطبوعة بیت الافکار الدولیة للنشروالتوزیع' الریاض)( معجم مااستعجم، رقم الصفحة 682 الجزء الثانی' مطبوعة عالم الکتب،بیروت.

③ حضرت ارطاۃ سے روایت ہے کہ دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیس سال اس دنیا میں مزید ٹھہریں گے۔ اس دوران ہر سال وہ مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے جہاں وہ نماز تلبیہ پڑھیں گے (حج کریں گے)۔[1]

## عدل سیدنا عیسیٰ اور وفات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یاد رکھو کہ سارے انبیاء علاتی بھائی ہیں جن کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن دین سب کا ایک ہی ہے۔ میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ وہ عنقریب نازل ہونے والے ہیں۔ چنانچہ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں، سرخی اور سفیدی مائل سانولے سے رنگ کے ہیں گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں، اگر چہ ان کے بال گیلے نہیں ہوں گے۔ وہ لوگوں سے اسلام کے حق میں قتال کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ساقط کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا ساری ملتوں کو ختم فرما دے گا۔ وہ مسیح دجال کو ہلاک کر دیں گے۔ زمین پر امن قائم ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ جنگل میں چریں گے مگر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وہ چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز ادا کریں گے۔"[2]

☆☆☆

① الفتن لنعیم بن حما د' رقم الحدیث 1625 رقم الصفحة 581 الجزء الثانی' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6821، رقم الصفحه :233، الجزء 15، مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت.

**فصل نمبر2:**

# یاجوج ماجوج کا بیان

## قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کا تذکرہ:

قرآن کریم میں حضرت ذوالقرنین کے بارے میں اس طرح ارشاد خداوندی ہے:

**"حتی اذابلغ بین السدین وجد من دونہا قوما لایکادون یفقہون قولا. قالوایاذالقرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض فہل نجعل لک خرجا علی ان تجعل بیننا وبینہم سدا"**

''یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا، اس نے اُدھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا: ''اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج و ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنادیں۔''

خیال رہے کہ یہ سکندر ذوالقرنین اور سکندراعظم دونوں الگ الگ شخصیت ہیں۔ ذوالقرنین مومن موحد جبکہ سکندراعظم عیسائی تھا۔ حضرت ذوالقرنین کی عمر ہزار سال سے زائد جبکہ سکندراعظم جوانی میں مرا۔ ①

اوردوسری جگہ ان کا ذکر اس طرح ہے:

**"حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون"**

''یہاں تک کہ جب کھولے جائیں یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے

---

① تفسیر قرطبی)(تفسیر جمل)(حاشیہ الجلالین.

ہوں گے۔''

## تعارف:

یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ دو قومیں ہیں۔ یہ یافث بن نوح کی اولاد میں سے فسادی گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ زمین میں فساد کرتے تھے۔ بہار کے موسم میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں اپنے ساتھ اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آدمیوں کو بھی کھانے کے ساتھ ساتھ درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔

چنانچہ یہ قوم فتنہ وفساد پھیلانے کے لئے ایک مرتبہ اور ظاہر ہوگی۔ ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فتنہ دجال و یہود کو مٹا کر فارغ ہی ہوئے ہوں گے کہ یہ فتنہ ظہور پذیر ہو جائے گا۔

## برائی کے ستر حصے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

'' برائی کے ستر حصے کیے گئے۔ اس میں سے انہتر حصے قوم بربر(یاجوج ماجوج) کو دیئے گئے اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں کو۔''[1]

## نبی کے قاتل:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک بربری نوکر بھی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھ سے پہلے اس قوم میں ایک نبی تشریف لائے تھے جنہیں ان لوگوں نے ذبح کیا، اُن کا گوشت پکا کر کھا گئے اور (ہڈیوں کی یخنی بنا کر) ان کا شوربا پی گئے۔''[2]

---

① الفتن لنعيم بن حماد، رقم الحديث760رقم الصفحة265الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد، رقم الحديث762رقم الصفحة266الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة.

## دیوار میں سوراخ:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ میرے پاس خوف و ہراس کی حالت میں تشریف لائے، آپ ﷺ فرما رہے تھے:

''لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو نزدیک آ گیا، دیوار میں یاجوج و ماجوج نے اتنا سوراخ کرلیا ہے۔''

پھر آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔

میں عرض گزار ہوئی:

''یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں! جب برائی بڑھ جائے گی تو ہلاک ہوں گے۔''[1]

---

[1] صحیح بخاری' باب علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث3403 رقم الصفحة 1317 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن کثیر' یمامة' بیروت)( صحیح مسلم' رقم الحدیث2880 رقم الصفحة 2208 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( صحیح بن حبان ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من ترک الاتکال علی الصالحین فی زمان دون السعی فیما یکدون فیه من الطاعات' رقم الهدیث 327 رقم الصفحة34الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( موارد الظمان باب فی یاجوج ماجوج ' رقم الحدیث1906 رقم الصفخ 470الجزء الاول مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( سنن البیهقی الکبریٰ' رقم الصفحة 3 9الجزء 1 0مطبوعة دار الباز' مکة)( السنن الکبریٰ' رقم الحدیث 3 3 3 1 1رقم الصفحة407الجزء السادس مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( سنن ابن ماجة' باب مایکون من الفتن' رقم الحدیث 3 9 5 3' 5 0 3 1الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر' بیروت)( مصنف ابن ابی شیبه رقم الحدیث37214رقم الصفحة 459 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشید' الریاض)( مسند احمد' رقم الحدیث27453 رقم الصفحة428 الجزء السادس مطبوعة موسة قرطبة مصر)( مسند الحمیدی' رقم الحدیث308 رقم الصفحة 147 الجزء الاول مطبوعة مکتبة المنتبی' قاهره)( مسند ابی یعلی ' رقم الهدیث7155رقم الصفحة82الجزء 13 مطبوعة دار المامون للتراث دمشق)( الاحادوالمثانی' رقم الحدیث3092 رقم الصفحة 329الجزء الخامس مطبوعة دارالرایة ' ریاض)( المعجم الکبیر' 137 ««

## تیر وکمان کی کثرت:

حضرت ابن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
'' مسلمان یاجوج ماجوج کے تیر وکمان (اسلحہ) کی لکڑیاں سات سال تک جلائیں گے۔ ''[1]

## فتنہ یاجوج ماجوج کا اختتام:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وھم من کل حدب ینسلون'' وہ زمین پر پھیل جائیں گے اور مسلمان ان سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لیکر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ یاجوج ماجوج کا ایک گروہ پانی (کے ایک ذخیرہ) سے گزرے گا تو وہاں کا سارا پانی پی کر ختم کر دے گا۔ جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ شاید یہاں کسی زمانے میں پانی تھا۔ جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے: ''ان اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے ہی باقی رہ گئے ہیں۔'' تو ان میں سے ایک شخص اپنا تیر آسمان

---

››رقم الصفحة 2 5الجزء 4 6 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' الموصل)( شعب الايمان' رقم الحديث7598 رقم الصفحة 98 الجزء السادس مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)( الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث1644 رقم الصفحة 591 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيدة' بيروت)( الترغيب والترهيب رقم الحديث 3486 رقم الصفحة159 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت) (الروجة الريافيمن دفن بداريا' رقم الصفحة 113الجزء الاول مطبوغة دار المامون للتراث دمشق) (تدريب الراوی رقم الصفحة387الجزء الثاني مطبوعة مكتبة الرياض الحديثة' الرياض.

[1] سنن ابن ماجة' باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم وخروج ياجوج ماجوج،رقم الحديث4076 رقم الصفحة 1359الجزء الثاني مطبوعة دارالفكر' بيروت)(الاحادوالمثانی،رقم الحديث 1495رقم الصفحة165الجزء الثالث مطبوعة دارالراية رياض)(الفردوس بما ثور الخطاب: رقم الحديث 3463رقم الصفحة 222الجزء الثاني مطبوعة دارالكتب العلميةبيروت.

کی طرف پھینکے گا جو خون میں لت پت واپس آئے گا (جسے دیکھ کر) وہ بولیں گے: ''ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا۔'' اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے جس کی اذیت سے یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مر جائیں گے۔ جب مسلمان صبح کو اٹھیں گے اور انہیں یاجوج ماجوج کی موجودگی کا احساس نہ ہوگا تو آپس میں کہیں گے: ''کوئی ایسا ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر جائے اور انہیں دیکھ کر آئے؟'' ایک شخص پہاڑ سے ان کا حال جاننے کے لئے نیچے اترے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ میں موت کے منہ میں جا رہا ہوں لیکن جب وہ نیچے آ کر دیکھے گا اور انہیں مردہ پائے گا تو خوشی سے چیخ کر کہے گا: ''خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا۔'' اس کے بعد لوگ نکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑیں گے، جہاں یاجوج ماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لئے نہ ملے گی۔ اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔''[1]

☆☆☆

---

① سنن ابن ماجة باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم وخروج ياجوج وماجوج ' رقم الحديث4079رقم الصفحة 1363الجزء الثانى' مطبوعة دارالفكر' بيروت)( صحيح ابن حبان ' رقم الهديث 0 3 8 6رقم الصفحة 4 4 2الجزء 1 5 مطبوعة موسة الرسالة بيروت)( المستدرک على الصحيحين' رقم الحديث8504رقم الصفحة 1909رقم الصفحة 470الجزء الاول مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( مصباح الزجاجة' باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم وخروج ياجوج وماجوج ' رقم الصفحة 199الجزء الرابع مطبوعة دارالعربية' بيروت)( مسنداحمد رقم الحديث 11749رقم الصفحة 77الجزء الثالث مطبوعة موسة قرطبة مصر)( مسند ابى يعلى ' رقم الحديث1351رقم الصفحة 503الجزء الثانى مطبوعة دارالمامون للتراث' دمشق.

**باب نمبر4:**

# دجالی فتنے

## دجالی فتنے اور دور حاضر

① حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے، گویا کہ ان کے چہرے چپٹی ڈھالوں جیسے ہوں گے، بالوں کے جوتے پہنیں گے، ڈھالیں پاس رکھیں گے اور درختوں کی جڑوں سے گھوڑے باندھیں گے۔''①

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو جن کے چہرے سرخ ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں، ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔''②

---

① سنن ابن ماجة' باب الملاحم' رقم الحديث4099رقم الصفحة1372 الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر' بيروت)( صحيح ابن حبان' ذكر الاخبار عن وصف موضع الذى يكون ابتداء قتال المسلمين اياهم فيه رقم الحديث 7 4 7 6رقم الصفحة 7 4 1الجزء 5 1مطبوعه موسة الرسالة بيروت)(مواردالظمان رقم الحديث1872رقم الصفحة462الجزء الاول مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)(مصباح الزجاجة' باب الترك' رقم الصفحة 8 0 2' الجزء الرابع مطبوعة دار العربية' بيروت)( مسند احمد' رقم الحديث11279رقم الصفحة31الجزء الثالث مطبوعة موسة قرطبة' مصر.

② صحيح بخارى' باب علامات النبوة فى الاسلام رقم الحديث3395رقم الصفحة 1315 الجزء الثالث مطبوعة دارابن كثير' اليمامة' بيروت)( صحيح بن حبان الاخبار عن قتال المسلمين العجم من اهل »

③ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان چوڑے سر والوں کو چھوڑ دو جب تک یہ تم کو چھوڑے رکھیں۔ خدا کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ ہمارے اور ان کے درمیان ایک عبور نہ ہونے والا دریا ہوتا۔"[2]

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ یہی بارز ہیں۔"[3]

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں۔ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑلو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔"[4]

⑥ حضرت حذیفہ ابن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں، مغرب سے

---

خوزو کرمان' رقم الحدیث 6743رقم الصفحة 144 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8470رقم الصفحة 523 الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( تغلیق التعلیق رقم الحدیث 3590رقم الصفحة 55 الجزء الرابع' مطبوعة دارعمار' عمان' اردن.

② مصنف ابن ابی شیبة' رقم الحدیث 37747رقم الصفحة 530الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشید' الریاض.

③ صحیح بخاری' باب علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث 3396رقم الصفحة 1315الجزء الثالث مطبوعة دار ابن کثیر' الیمامة بیروت. التدوین فی اخبار القزوین' رقم الصفحة 39الجزء الاول مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت.

④ صحیح بخاری' باب قتال الترک رقم الحدیث 2770رقم الصفحة 1070 الجزء الثالث مطبوعة دارابن کثیر' الیمامة بیروت)(سنن الترمذی ' باب ماجاء فی قتال الترک رقم الحدیث 2215رقم الصفحة 497الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی ' بیروت.

سورج کا طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی آمد اور تین بار زمین کا دھنسنا۔ ایک خسف مشرق میں ہوگا، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔ ایک آگ عدن کے ایک گاؤں ''ابین'' کے ایک کنویں سے ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدان کی جانب دھکیلے گی، جب یہ لوگ سوئیں گے تو وہ بھی رک جائے گی اور جب یہ لوگ چلیں گے تو وہ بھی چلے گی۔''[1]

عدن ملک یمن کا ایک مشہور و معروف شہر ہے جہاں ایک بڑی بندرگاہ بھی ہے۔

⑦ حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہوگی، میری امت میں

---

[1] سنن الترمذی' باب ماجاء في الخسف' رقم الحديث2183الجزء الرابع ' رقم الصفحة477مطبوعة دار احياء التراث العربی' بيروت)(سنن ابی دانود' باب امارات الساعة' رقم الحديث 1 1 3 4رقم الصفحة 4 1 1الجزء الرابع' مطبوعة دارالفكر' بيروت)(سنن ابن ماجة باب الايات' رقم الحديث 4055رقم الصفحة 1347الجزء الثانی مطبوعة دارالفكر' بيروت)( صحيح بن حبان' ذكر الخصال التی يتوقع كونهاقبل قيام الساعة' رقم الحديث6843رقم الصفحة 257الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( السنن الكبریٰ' سورة النمل بسم اللهالرحمن الرحيم قوله تعالی اذاوقع القول عليهم اخرجنالهم دابة من الارض ' رقم الحديث11380رقم الصفحة424الجزء السادس' مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)(بيروت مصنف ابن ابی شيبة' الرياض. معتصرالمختصر' فی الفرق والقباب رقم الصفحة277الجزء الثانی مطبوعة مكتبة المتنبی 'القاهرة)( مسند احمد' رقم الصفحة7الجزء الرابع' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( مسندالحميدی' رقم الحديث827 رقم الصفحة 364الجزء الثانی' مطبوعة مكتبة المتنبی ' القاهرة)(مسندالطيالسی ' حذيفه بن اسيدالغفاری' رقم الحديث1067رقم الصفحة 143الجزء الاول مطبوعة دارالمعرفة' بيروت)(الاحادوالمثانی' ذكر حذيفة بن اسيد ابوسريحة الغفاری' رقم الحديث1012رقم الصفحة258الجزء الثانی' مطبوعة دارالراية' الرياض)( المعجم الكبير' رقم الحديث3028رقم الصفحة 170الجزء الثالث' مطبوعة مكتبة العلم والحكم' الموصل)(الايمان لابن مندة ذكر وجوب الايمان بالايات العشرالتی اخبربها رسول اللهالتی تكون قبل الساعة' رقم الحديث 1001 رقم الصفحة917الجزء الثانی' مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( عون المعبود' رقم الصفحة 11290 الجزء 11مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( حلية الاولياء رقم الصفحة355 الجزء الاول مطبوعة دار الكتاب العربی' بيروت)( موضع اوهام الجمع والتفريق' باب الفاء 2 9 3 ذكر فرات القزاز' رقم الصفحة358الجزء الثانی' مطبوعة دار المعرفة' بيروت.

ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''[1]

⑧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ میں جا کے خیمے کے صحن میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عوف! اندر آ جاؤ۔''

میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! کیا پورا آ جاؤں (یہ جملہ بطور مزاح تھا)۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہاں پورے آ جاؤ۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عوف! یاد رکھنا قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ اول میری وفات، دوم بیت المقدس کا فتح ہونا، سوم تم میں ایک بیماری ظاہر ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو شہادت عطا فرمائے گا اور اس کے ذریعہ تمہارے اعمال کو پاک وصاف کرے گا، چہارم تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ آدمی سو دینار ملنے پر بھی خوش نہ ہوگا، پنجم تمہارے درمیان آپس میں فتنہ وفساد برپا ہوگا جس کے شر سے کوئی گھر محفوظ نہیں رہے گا ششم تم میں اور روم (کے عیسائیوں) میں صلح ہوگی لیکن وہ تم سے دغا کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر اسی (80) جھنڈوں کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے

---

[1] سنن الترمذی باب ماجاء فی اهل الشام رقم الحدیث 2192 رقم الصفحة 485 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی ' بیروت. الثقات' رقم الحدیث 13688 رقم الصفحة 319 الجزء الثامن مطبوعة دار الفکر' بیروت. صحیح ابن حبان ذکر اثبات النصرة لاصحاب الحدیث الی قیام الساعة' رقم الحدیث 61 رقم الصفحة 261 الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بیروت.

نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔‘‘[1]

⑨ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
’’قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل دے تو جو شخص اس کے پاس جائے وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ دریائے فرات تو سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔‘‘[2]

---

① صحیح بخاری' باب ما یحذرمن الغدر' رقم الحدیث3005رقم الصفحة 1159 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن كثير اليمامة' بيروت)( سنن ابن ماجة' باب اشراط الساعة' رقم الحديث4042رقم الصفحة 1341الجزء الثانی مطبوعة دارالفكر ' بيروت)( سنن البيهقي الكبرىٰ' باب المزاج لاترديه الشهادة' رقم الصفحة 248الجزء 100مطبوعة مكتبة دارالباز' مكة)( صحيح ابن حبان' ذكر الاخبار عن فتح المسلمين بيت المقدس بعده' رقم الحديث6675رقم الصفحة 66 الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( مصنف ابن ابی شيبه رقم الحديث37382 رقم الصفحة 480 الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد' رياض)( المعجم الاوسط ' رقم الحديث58رقم الصفحة 23 الجزء الاول مطبوعة دارالحرمين القاهرة)( مسند احمد رقم الحديث 24017رقم الصفحة 22 الجزء السادس مطبوعة موسة قرطبة ' مصر) (مسندالشامين' رقم الحديث 212رقم الصفحة 133 الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت) (المعجم الكبير' رقم الحديث71 رقم الصفحة41 الجزء 18 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' موصل)( الايمان لابن مسنده ' ذكر وجوب الايمان بما يكون بعده من الايات ' رقم الحديث999رقم الصفحة 914الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( المستدرك علي الصحيحين' رقم الحديث8655رقم الصفحة 594الجزء الرابع ' مطبوعة 123' الجزء الخامس' مطبوعة دارالراية الرياض)( السنن الواردة فی الفتن رقم الحديث 427رقم الصفحة837الجزء الرابع ' مطبوعة دار العاصمة الرياض)(الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث104رقم الصفحة60الجزء الاول مطبوعةمكتبة التوحيد القاهرة.

② صحيح بخاری' باب خروج النار' رقم الحديث6702رقم الصفحة2605الجزء السادس مطبوعة دارابن كثير' يمامة' بيروت)( صحيح مسلم' باب لا تقوم الساعة الجزء السادس مطبوعة دار ابن كثير' يمامة ' بيروت)(صحيح مسلم ' باب لا تقوم الساعة حتى يحسرالفرات عن جبل من ذهب' رقم الحديث2894رقم الصفحة 2219الجزء الرابع مطبوعة داراحياء التراث العربی' بيروت)( سنن الترمذی' باب رقم الحديث2569رقم الصفحة698الجزء الرابع مطبوعة دار احياء التراث العربی' بيروت)( سنن ابی دائود باب حسرالفرات عن كنز ' رقم الحديث4313 رقم الصفحة115الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر' بيروت)( صحيح ابن حبان ذكر الزجرعن اخذالمرء من كنزالذهب الذی يحسر الفرات عنه' رقم الحديث6693 رقم الصفحة87الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( مصباح الزجاجة باب اشراط الساعة' رقم الصفحة 193الجزء الرابع ' مطبوعة دارالعربية' بيروت.

⑩ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرات کا وہ کنارہ جو شام میں ہے یا اس سے تھوڑا آگے وہاں لوگوں کا ایک عظیم گروہ جمع ہوگا، وہ اموال پر لڑیں گے اور ہر نو میں سے سات آدمی قتل ہو جائیں گے اور یہ ماہ رمضان میں دھماکے اور واہیہ (شگاف پڑنے) کے بعد ہوگا۔ تین جھنڈوں کے جدا ہونے کے بعد جن میں سے ہر ایک اپنے لیے حکومت مانگے گا ان میں ایک آدمی کا نام عبداللہ ہوگا۔''[1]

اس حدیث میں تین باتوں کا ذکر ہے جنہیں ہم اس زاویے سے دیکھیں تو ایک حد تک مطابقت ملتی ہے۔ نمبر ایک فرات کے کنارے لوگوں (امریکی و دیگر اتحادی) کا جمع ہونا اور مال و دولت (پیٹرول وغیرہ) پر لڑائی جھگڑا، قتال، جنگ، جارحیت کرنا جو بھی کہیں یہ ابھی حال ہی میں شروع ہوئی ہے اور ابھی جاری ہے۔ یہ کہ اس موقع پر لوگ بھی حدیث میں بتائے گئے تناسب سے مارے گئے ہیں۔

فرات کے کنارے یہ قتال ''ماہ رمضان میں دھماکوں اور شگاف کے بعد'' واقع ہونا بتایا گیا ہے۔ چنانچہ امریکہ نے 1190ء عراق پہ جو زبردست بمباری کی تھی جسے ''کارپیٹ بومبنگ'' سے تشبیہ دی گئی تھی اسے ہم ''دھماکوں اور شگاف'' سمجھ سکتے ہیں۔ اور یہ بمباری ماہ رمضان میں ہوئی تھی۔

اس دھماکے اور شگاف سے پہلے جن تین جھنڈوں کے بارے میں بتایا جارہا ہے۔ ان سے مراد تین ملکوں کے وہ کرد ہو سکتے ہیں جو ایران عراق اور ترکی کے علاقوں میں بانٹ دیئے گئے ہیں۔ ان میں ایک بہت اہم جماعت ''کردش ورکرز پارٹی'' (Partiya Karkeran Kurdistan [PKK]) جو کہ 1978ء میں بنی اس کے لیڈر کا نام عبداللہ تھا۔ اس میں پانچ سے دس ہزار مسلح کارکن بھی تھے۔

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 971 رقم الصفحۃ 336 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاھرۃ۔

⑪ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان کے مہینہ میں دو زلزلے ہوں گے تو ایک گھر کے تین اِفْرَادْ اس کی طرف متوجہ ہوں گے، ایک ان میں سے طاقت کے ذریعہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا دوسرا قربانی وسکون اور وقار کے ذریعہ، جبکہ تیسرا قتل کے ذریعہ۔ اس کا نام عبداللہ ہوگا اور فرات کے کنارے لوگوں کا ایک عظیم مجمع ہوگا جو مال پر لڑ رہے ہوں گے اور ہر نو میں سے سات قتل ہو جائیں گے۔ [1]

⑫ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کردے گا، لوگ اس پر لڑیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے۔ اگر تو اس کو پالے تو ان میں سے نہ ہونا جو اس پر لڑیں گے۔'' [2]

اس سے مراد یہ ہے کہ اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جو اس کو لوٹنے کے لئے لڑ رہے ہوں گے۔ یعنی امریکی واتحادیوں کا ساتھ نہ دینا۔ ہاں جن لوگوں کا یہ مال ہے یعنی عراقی عوام تو وہ اگر اس کی حفاظت کے لئے لڑیں اور اپنی جان دیں تو یقیناً وہ شہید ہوں گے۔ یہاں اگر ہم یہ آیت (**تعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان**) (بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور برائی و سرکشی میں معاونت نہ کرو) (**کونوا مع الصادقین**) (سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دیں تو یہ عین اسلامی اور بالکل جائز

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث850رقم الصفحة291الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

② صحیح ابن حبان' رقم الحدیث6691رقم الصفحة85الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد' رقم الصفحة 382 الجزء11مطبوعة المتبة الاسلامی ' بیروت)( مسند احمد' رقم الحدیث8370رقم الصفحة332الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( السنن الواردة فی الفتن' رقم الصفحة 292الجزء الاول مطبوعة دار الفکر ' بیروت)(تاریخ بغداد رقم الصفحة 628الجزء 13مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت.

ہے۔ حیرت ہے کفار آپس کے ہزار اختلافات کے باوجود دنیا سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹانے کے لیے جارحیت کا ارتکاب اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور ہم دفاع میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد نہ کریں! ہاتھ میں تسبیح اور چار سجدے کر کے خدا کی رحمتوں کے حقدار بننا چاہتے ہیں؟ نہیں نہیں قرآن مجید فرماتا ہے: ''ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنوا معه متی نصرالله' الا ان نصرالله قریب'''' کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی' انہیں سختی اور شدت پہنچی اور ہلا دیئے گئے' یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے' کب آئے گا اللہ کی مدد' سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔''

(13) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' قریب ہے کہ فرات سونے کا ایک خزانہ ظاہر کر دے تو اس وقت جو حاضر ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔''[1]

(14) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' فرات میں سونے اور چاندی کا پہاڑ ظاہر ہوگا، اس پر قبضہ کرنے کے لیے ہر

---

[1] صحیح بخاری رقم الحدیث6702رقم الصفحة2605الجزء السادس مطبوعة دار ابن کثیر' بیروت) (صحیح مسلم' باب لاتقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذهب' رقم الهدیث 2894رقم الصفحة 2219 الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)(سنن الترمذی' رقم الحدیث2569رقم الصفحة 698الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( صحیح ابن حبان' رقم الحدیث6693' رقم الصفحة87الجزء15مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(مصباح الزجاجة' رقم الصفحة193 الجزء الرابع مطبوعة دارالعربیة' بیروت)(سنن ابوداؤد' رقم الحدیث4313رقم الصفحة115 الجزء الرابع مطبوعة دارالفکر' بیروت)( السنن الواردة فی الفتن' رقم الصفحة 564الجزء الثالث مطبوعة دارالعاصمة' الریاض.

نوآدمیوں میں سے سات آدمی قتل کردیئے جائیں گے، اگر تم اس کو پالو تو اس کے قریب بھی مت جانا۔"[1]

⑮ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ کھول دے گا جس پر لوگ لڑیں گے ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا کہ شاید نجات پانے والا میں ہی ہوں گا (اور یہ سارا خزانہ مجھ اکیلے کو مل جائے گا)۔"[2]

⑯ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ نہ نکلیں اور لوگ اس پر باہم جنگ نہ کرلیں حتی کہ دس آدمیوں مین سے نو آدمی قتل ہو جائیں گے اور صرف ایک شخص بچے گا۔"[3]

مورخہ 10 جون 2003ء بروز منگل کے روزنامہ "امت" کراچی کے صفحہ نمبر چھ پر موجود خبر جس کی دو کالمی سرخی اس طرح ہے:

---

① الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 969رقم الصفحة335الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید'القاهرة.

② صحیح مسلم' باب لاتقوم الساعة حتی یحسرالفرات عن جبل من ذهب' رقم الحدیث 2894 رقم الصفحة2219الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)( السنن الواردة فی الفتن' رقم الحدیث496 رقم الصفحة 935الجزء الرابع مطبوعة دارالعاصمة' الریاض)( الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث1723رقم الصفحة618الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)( تحفة الاحوذی' رقم الصفحة245الجزء السابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت.

③ صحیح مسلم ' باب لاتقوم الساعة حتی یحسرالقرآن عن جبل من ذهب ' رقم الحدیث 2894 رقم الصفحة 2219الجزء الرابع ' مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت)( سنن ابی ماجة' باب اشراط الساعة' رقم الحدیث4046رقم الصفحة 1343الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر' بیروت)( صحیح ابن حبان ذکر الزجر عن اخذالمرء من کنزالذهب الذی یحسرالفرات عنه' رقم الحدیث 6692 رقم الصفحة 6 8الجزء 5 1مطبوعة موسة الرسالة بیروت)( مصباح الزجاجة باب اشراط الساعة' رقم الصفحة192الجزء الرابع مطبوعة دار العربیة' بیروت)( مسند احمد مسند رقم الحدیث 8540رقم الصفحة 346الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة' مصر.

''ہزاروں عراقی شہداء کی لاشیں اٹھانے سے امریکہ کا انکار۔''

پھر اس میں بتایا گیا ہے کہ بغداد کے صدام انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے معرکہ میں شرکت کرنے والے ایک روپوش عراقی جرنیل نے ''مفکرۃ الاسلام'' نامی ویب سائٹ کو بتایا ہے کہ اس ایئر پورٹ میں عراقی فوج کی ایک ڈویژن فوج میں سے صرف سو فوجی زندہ بچ سکے (اور ڈویژن میں غالباً بارہ سے بیس ہزار فوجی ہوتے ہیں)۔ اللہ اکبر اس ایک واقعہ ہی سے حضور ﷺ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو جاتا ہے کہ دس میں سے نو (یا سو میں سے ننانوے یا نو میں سے سات وغیرہ) قتل ہو جائیں گے اور صرف ایک شخص بچے گا! اور یہ فرات ہی کے اُگلے ہوئے سونے کے معاملہ پر باہم قتال کے وقت ہو رہا ہے! عراق میں ہو رہا ہے اور فرات کے قریب ہو رہا ہے! واضح رہے کہ پیٹرول کو کالا سونا بھی کہا جاتا ہے۔ اس جارحیت یعنی عراق کی تباہی کے بعد سے دنیا بھر کے ٹیلی ویژنوں پر جو خبریں دکھائی جارہی ہیں ان میں مختلف حیلے بہانے سے سونے کے انبار زیادہ دکھائے جارہے ہیں جو عیسائی فوج کے سپاہی عراق میں ادھر ادھر سے نکال رہے ہیں (اور یہ سونا درحقیقت پیٹرول ہی سے حاصل کیا گیا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ پیٹرول کا یہ خزانہ عراق میں دریائے فرات کے نیچے سے ہی نکل رہا ہے) اگرچہ ان کا دکھانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دیکھو صدام حسین کتنا ظالم اور لٹیرا حکمراں تھا کہ اس نے اپنے خزانے میں سونے کی اینٹوں کے ڈھیر لگا رکھے تھے اور عوام دو وقت کی روٹیوں کو ترس رہے تھے۔ لیکن ان حالات وواقعات کو ہم اس زاویے سے دیکھتے ہیں کہ فرات نے سونے کا خزانہ اُگلا ہوا ہے اور لوگ حیلے بہانے سے آپس میں اس کے لئے جھگڑ رہے ہیں۔

مذکورہ احادیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ ''اے مخاطب! اگر تو وہاں موجود ہو تو اُسے لینے کی کوشش مت کرنا''۔ ان الفاظوں کو پڑھتے ہوئے سوچ رہا ہوں کہ آج کل عراقی دینار (جو حال ہی میں نئے چھاپے گئے ہیں) خوب سستے بک رہے ہیں' سستے کیا کوڑیوں کے بھاؤ بک رہے ہیں۔ خریداروں کا غالب گمان یہی ہے کہ مستقبل قریب میں جیسی تیسی

حکومت بن جائے گی تو ان دیناروں کی کچھ نہ کچھ قیمت ضرور مقرر ہوگی اور اس طرح یہ دینار جمع کرنے والے لوگ راتوں رات لاکھوں کروڑوں کا منافع بنالیں گے۔ اب جو حدیث میں کہا گیا ہے کہ اے مخاطب اگر تو وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لینا۔ یہاں دھیان طلب بات یہ ہے کہ جو لوگ یہ دینار خرید رہے ہیں یہ کہیں اس زمرے میں تو نہیں آتے؟ کیا منع کرنے کے باوجود عراقی (سونا) دینار خرید رہے ہیں؟ اور ظاہر ہے اس کا جو کچھ منافع ہوگا وہ بہر حال عراقی فراتی تیل ہی سے حاصل ہوگا۔ اب پتا نہیں ان عراقی دیناروں کی خرید وفروخت لوگوں کے لئے نفع بخش رہے گی یا نہیں؟

ایک حدیث کا مفہوم ہے:

''تم اسے لینے کی کوشش مت کرنا کیونکہ اسے کوئی نہ لے سکے گا۔''

اب یہ بات دعوے سے کہی جاسکتی ہے کہ امریکہ یا اس کے علاوہ دنیا بھر کے سارے لوگ جمع ہوجائیں تب بھی فرات کے اس سونے کو حاصل نہیں کر سکتے! یہ عراقیوں کا ہے عراقیوں کا ہی رہے گا۔ ہاں دنیا والے اس کے لیے لڑ لڑ کے سو میں سے ننانوے ہلاک تو ہو سکتے ہیں تباہ و برباد تو ہو سکتے ہیں لیکن کامیاب ہر گز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا کہ اسے کوئی نہ لے سکے گا پھر کون لے سکے گا اور کیسے لے سکے گا؟

دیگر یہ کہ آج کل مشاہدہ میں یہ بات بھی آرہی ہے کہ عراقی تیل نکالنے کی بہت کوششیں ہو رہی ہیں لیکن عراقی ہر بار تیل کی پائپ لائن اڑا دیتے ہیں جس کی وجہ سے تیل کی ترسیل پھر سے رک جاتی ہے۔ اس طرح کی خبریں ہم آئے دن اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں اور یہ ایک دو دفعہ نہیں بیسیوں دفعہ ہو چکا ہے کہ ان غاصبوں نے جہاں تیل کی ترسیل شروع کی اس کے اگلے ہی روز پائپ لائن دھماکے سے اڑا دی جاتی ہے۔ اسے بھی راقم اسی تناظر میں دیکھتا ہے کہ'' اسے کوئی لے نہ سکے گا۔''

اب اگر یہ سلسلہ اسی طرح طول پکڑتا رہا اور امریکہ بہادر عراقی تیل حسب ضرورت نہ لوٹ سکا تو کامل یقین ہے کہ چند سالوں میں یہ اور اس کے اتحادیوں کی چولیں ہل جائیں گی' تب عزت کے ساتھ ساتھ جان بچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔ یہ لوگ یہاں سے اگر ابھی چلے جائیں تو ان کے حق میں بہتر ہے کہ ابھی تو دنیا والوں کے سامنے صرف تھوڑی سی ناک کٹے گی بعد میں تو انہیں اپنا وجود بھی برقرار رکھنا دشوار ہو جائے گا۔

اسی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکہ کے صدر مسٹر اوبامہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی فوج کو 2013ء تک عراق سے نکال لیں گے۔

غور کریں! روس کو آخر کار افغانستان سے بے آبرو ہو کر کیوں نکلنا پڑا؟ اس لیے کہ وہ معاشی طور پر اپنے آپ کو مستحکم نہ رکھ سکا اور ضرورت سے زائد اخراجات ہو جانے کی بنا پر ایک دن روس کے خاتمے کا اعلان کرنا پڑا۔ اسی ''روسی جارحیت'' اور ''افغان جہاد'' کے تناظر میں راقم الحروف کہتا ہے کہ عراق میں بھی بالکل یہی صورت حال ہے: ''امریکی جارحیت'' اور ''عراقی جہاد'' لہٰذا نتیجہ وہی نکلے گا جو اس سے پہلے نکلتا رہا ہے۔ دنیا میں کبھی کوئی جارح کامیاب نہیں ہوا' بالآخر منہ کی کھانی پڑی اور خیر سے بدھو لوٹ کے گھر کو آئے، لیکن یہاں انشاء اللہ خیر سے لوٹنا بھی نصیب نہ ہوگا۔

عراق یا کہیں بھی امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے فوجی چاہے جتنے مر جائیں اُس کی انہیں پرواہ نہیں ہے لیکن اگر لوٹ مار سے مال نہ حاصل ہوا تو امریکی عوام کے ٹیکسوں سے دنیا بھر میں بدمعاشی زیادہ عرصہ نہیں چل سکے گی اور پھر یہاں تو یہ آئے ہی چند دنوں کے منصوبے کے ساتھ تھے' کہ دو چار دن میں پورے عراق پر قبضہ کر لیں گے اس کے بعد مزے سے ساری زندگی وہاں سے تیل نکالتے رہیں گے، بیچتے رہیں گے اور سونا بناتے رہیں گے لیکن یہاں الٹے بانس بریلی کو ہو گئے ہیں۔ دیکھتے ہیں امریکی معیشت اپنے ناعاقبت اندیش و کوتاہ بین حکمرانوں کے غلط فیصلوں کا بوجھ کب تک برداشت کرتی ہے؟

⑰ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’وہ زمانہ بھی بہت جلد آنے والا ہے کہ روم والوں سے تمہاری صلح ہوگی اور وہ تمہارے ساتھ مل کر ایک دشمن سے لڑیں گے اور تم فتح پاؤ گے اس میں بہت سی غنیمت ہاتھ آئیں گی اور اس مقام سے واپس سب کے سب ایک تروتازہ مقام پر جہاں ٹیلے وغیرہ بھی ہوں گے تم لوگ قیام کروگے وہاں عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کر کے کہے گا کہ اس صلیب کی وجہ سے ہمیں فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص غصہ میں آکر صلیب کو توڑ ڈالے گا۔ اس وقت روم تمہارے خلاف ہو جائے گا اور سب جنگ عظیم کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ نصاریٰ جب مقابلہ پر آئیں گے تو ان کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی اور کل اسی جھنڈے ہوں گے۔‘‘[1]

مذکورہ حدیث میں ہے کہ ایک سپہ سالار کے ماتحت تقریباً بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ دیکھئے اس حدیث کی صداقت کی دلیل کہ ایک سپہ سالار کے ماتحت رہنے والے سپاہیوں کی مذکورہ تعداد ہی ہے۔ ایک ڈویژن میں کم سے کم بارہ ہزار سپاہی کا ہونا یہ تعداد موجودہ فوجی نظم ونسق میں مقرر کی گئی ہے۔ قرون اولیٰ میں فوج کا یہ انداز نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ اسی (80) ڈویژن (جھنڈے) فوج لے کر یہاں ’’جنگ عظیم‘‘ کی نیت سے آئیں گے۔ اس طرح یہ کل تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار بنتی ہے۔ فی الحال رومیوں (عیسائیوں) کی یہاں فوج کی تعداد شاید تین چار لاکھ کے قریب ہے۔

---

① سنن ابن ماجة' باب الملاحم ' رقم الحديث4089رقم الصفحة 1369 الجزء الثانی مطبوعة دار الفكر ' بیروت)( سنن ابوداؤد ' باب مایذكر من ملاحم الروم' رقم الحديث 4292 رقم الصفحة109الجزء الرابع مطبوعة دار الذكر ' بیروت)( مصباح الزجاجة' رقم الصفحة206 الجزء الرابع مطبوعة دار العربية' بیروت)( مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الصفحة218الجزء 40مطبوعة مكتبة الرشد رياض)( سنن البيهقی الكبریٰ' باب مهادنة الائمة' رقم الصفحة223 الجزء التاسع مطبوعة مكتبة الدار' مكة)(مسند احمد' رقم الحديث23205 رقم الصفحة 371 الجزء الخامس مطبوعة دار الراية' رياض)( المعجم الكبير' رقم الحديث 4230 رقم الصفحة235الجزء الرابو مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' موصل)( التدوين فی اخبار قزوين' رقم الصفحة41 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية' بیروت)( صحيح ابن حبان' رقم الحديث6708 رقم الصفحة 101 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت.

چنانچہ اس حدیث کی روشنی میں گمان نہیں بلکہ یقین ہے کہ رومی یہاں سے فی الحال کسی صورت نہ تو واپس جائیں گے نہ ہی اپنی افواج میں کمی کریں گے' تاوقتیکہ نوشتہ تقدیر یعنی "جنگ عظیم" اپنے نتائج ظاہر نہ کردے۔

دوسرے یہ کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق (ویجتمعون للملحمة) کہ اس علاقے میں وہ "عظیم جنگ" کے لئے جمع ہوں گے۔ بالفاظ دیگر اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس خطہ میں مسلمانوں سے آخری اور فیصلہ کن معرکہ کے لئے جمع ہوں گے۔ 1990ء میں امریکہ نے جب عراق پر حملہ کیا تھا اُس وقت کے عراقی صدر صدام حسین نے اس حملہ کو "ام المعارک" (جنگوں کی ماں) کہا تھا۔ یعنی ایسا معرکہ جو دوسرے معرکوں کو جنم دے۔ اُس کا یہ اندازہ بالکل درست تھا۔ اب یہ یہاں سے اتنی آسانی سے جانے والے نہیں۔

(18) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک مسلمانوں کا مورچہ مقام بولا میں نہ ہوجائے۔ تم بہت جلد رومیوں سے جنگ کروگے اور تمہارے بعد جو مسلمان ہوں گے وہ بھی اور جو اسلام کی رونق ہوں گے، وہ بھی جنگ کے لیے نکلیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور قسطنطنیہ تسبیح و تکبیر کے ذریعہ فتح کرلیں گے۔ انہیں وہاں اتنا زیادہ مال غنیمت حاصل ہوگا کہ اتنا کبھی حاصل نہ ہوا ہوگا، وہ ڈھال بھر بھر کر روپیہ تقسیم کریں گے، پھر ایک شخص خبر دے گا کہ دجال ظاہر ہوگیا لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی جس کی وجہ سے مال لینے والا اور مال نہ لینے والا دونوں شرمندہ ہوں گے۔"[1]

---

(1) سنن ابن ابی ماجة' باب الملاحم' رقم الحديث4094رقم الصفحة 1370الجزء الثانی مطبوعة دار الفكر ' بيروت)( مصباح الزجاجة' رقم الصفحة 207 الجزء الرابع مطبوعة دار العربية' بيروت)( المستدرک علی الصحيحين ' رقم الحديث8488 رقم الصفحة530 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)( المعجم الكبير' رقم الحديث 9رقم الصفحة 15 الجزء 170 مطبوعة مكتبة »

⑲ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ لیا تھا۔ اب اگر وہ جہاد میری زندگی میں ہوا تو اپنی جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کروں گا اور اگر شہید ہو گیا تو میں سب سے افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر (اُس جہاد میں) شہید نہ ہو سکا (اور زندہ رہا) تو میں وہ ابو ہریرہ ہوں گا جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہوگا۔ [1]

⑳ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا، ان میں سے ایک وہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔'' [2]

---

»العلوم والحكم ' موصل)( مجمع الزوائد ' باب فتح القسطنطنيه وروميه' رقم الصفحة 218 الجزء السادس' مطبوعة دار الريان لاتراث' القاهرة)(ميزان الاعتدال فى نقد مسند البزار' رقم الحديث3390 رقم الصفحة218 الجزء 80 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' مدينة منورة.

① المستدرك على الصحيحين ' رقم الحديث6177 رقم الصفحة588 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)( سنن البيهقى الكبرىٰ' رقم الصفحة 176 الجزء التاسع مطبوعة مكتبة دارالباز ' مكة) (سنن نسائى مطبوعة المجتبى' باب غزوة الهند' رقم الحديث 3173 رقم الصفحة42 الجزء السادس مطبوعة مكتب المطبوعات الاسلامية' حلب)( كتاب السنن ' رقم الهديث 2374 رقم الصفحة 178 الجزء الثانى مطبوعة دار السلفية' هندوستان)( مسند احمد' رقم الحديث 7128 رقم الصفحة228 الجزء الثانى مطبوعة موسة قرطبة مصر)( الفتن لنعيم بن حماد' غزوة الهند228 الجزء الثانى مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( الفتن لنعيم بن حماد غزوة الهند' رقم الحديث1237 رقم الصفحة409 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد ' القاهرة)( التاريخ الكبير' رقم الحديث2333 رقم الصفحة243 الجزء الثانى مطبوعة دارالفكر' بيروت)( حلية اولياء رقم الصفحة 316 الجزء الثامن مطبوعة دارالكتاب العربى ' بيروت) (تهذيب' رقم الحديث90 رقم الصفحة52 الجزء الثانى مطبوعة دارالفكر بيروت)( تهذيب الكمال' رقم الحديث 893 رقم الصفحة 494 الجزء الرابع مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( تار ح بغداد' رقم الحديث 5291 رقم الصفحة145 الجزء 10 مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت.

② سنن نسائى' غزوة الهند' رقم الحديث 3175 رقم الصفحة 42 الجزء السادس مطبوعة مكتب المطبوعات الاسلامية' حلب)( مجمع الزوائد ' باب غزوالهند ' رقم الصفحة176' الجزء التاسع»

(21) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کا حارث بن حراث کہا جائے گا، اس کے آگے منصور نامی ایک شخص ہوگا جو آل محمد کو تسلط یا پناہ دے گا، جیسے رسول اللہ کو قریش نے جگہ دی تھی۔ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کا حکم ماننا واجب ہوگا۔''[1]

ترکمانستان' تاجکستان' قازقستان' قفقاز' آذربائیجان' آرمینیا' ہرات' چیچنیا اور کرغستان وغیرہ کے علاقے وراء النہر کہلاتے ہیں۔ بعض افغانی علاقے بھی جو روس کے قریب ہیں ماوراء النہر میں داخل ہیں۔

(22) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قریب ہے کہ دیگر اقوام عالم تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکا کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔''

---

مطبوعة مكتبة الدار الباز ' مكة)( السنن الكبرىٰ ' غزوه الهند' رقم الحديث 4348 رقم الصفحة 28 الجزء الثالث مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( المعجم الاوسط' رقم الحديث 6741 رقم الصفحة23 الجزء السابع مطبوعة دار الحرمين' القاهرة)( مسند احمد ' رقم الحديث الصفحة23الجزء السابع مطبوعة دار الحرمين' القاهرة) (مسند احمد' رقم الحديث 22449 رقم الصفحة 278 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة ' مصر) (الفردوس بماثورالخطاب' رقم الحديث4124 رقم الصفحة48 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)(الجهاد' رقم الصفحة 48 الجزء الثالث مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( الجهاد ' رقم الحديث288 رقم الصفحة 665 الجزء الثانى مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' مدينة منورة)( التاريخ الكبير ' رقم الحديث 1747 رقم الصفحة 72الجزء السادس مطبوعة دارالفكر' بيروت)( الكامل فى ضعفاء الرجال رقم الحديث351 رقم الصفحة161الجزء الثانى مطبوعة دار الفكر' بيروت)( تهذيب الكمال' رقم الحديث7261 رقم الصفحة 151الجزء 33مطبوعة موسة الرسالة' بيروت.

[1] سنن ابوداؤد ' كتاب المهدى رقم الحديث4290رقم الصفحة 108الجزء الرابع مطبوعة دارالفكر' بيروت. الفردوس بماثورالخطاب رقم الحديث 8930رقم الصفحة 514 الجزء الخامس مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت

ایک شخص عرض گزار ہوا:

''یارسول اللہ! کیا ایسا ان دنوں ہماری قلت کے باعث ہوگا؟''

فرمایا:

''نہیں! بلکہ تم ان دنوں کثرت سے ہو گے لیکن ایسے بیکار جیسے سمندر کی جھاگ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔''

سائل عرض گزار ہوا:

''یارسول اللہ! بزدلی کیا ہے؟''

فرمایا:

''دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔''

یہ حدیث ہمارے مسلم حکمرانوں کو خاص طور سے پڑھنی چاہیے اور دھیان میں رکھنی چاہیے کہ کیا وجہ ہے آج دنیا بھر کے بے شمار وسائل مہیا ہونے باوجود ہم بزدلی اور غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جبکہ صدیوں پہلے ہم پیٹ پہ پتھر باندھ کے دشمن کا سامنا کرتے تھے اور فتح پاتے تھے۔ ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا دشمن ہمارے لشکر کی آمد کی خبر سن کر لرزنے لگتا تھا؟ اور آج؟ آج دیکھ لیں مسلم ممالک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے' اسلام دشمن ممالک مسلمانوں پر بالکل ایسے ٹوٹ پڑے ہیں جیسے بھوکا کھانے پہ ٹوٹ پڑتا ہے' دشمن ایک ایک برادر مسلم ممالک کو تباہ برباد کر رہا ہے اور ہم ہیں کہ عزت کی موت کے بجائے غلامی کی زندگی کے چند روز بڑھانے کے لیے دشمن کے ہمزبان ہوئے جا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ملک تھا ہی اس قابل۔ [1]

---

[1] سنن ابو دائود ' باب فی تداعی الاعم علی السلام رقم الحدیث 4297 رقم الصفحة 111 الجزء الرابع مطبوعة دارلفکر ' بیروت)( شعب الایمان' رقم الحدیث 10372 رقم الصفحة 297 الجزء السابع مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)( مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث 37247 رقم الصفحة 463 الجزء السابع »

(23) حضرت عبدالرحمٰن بن سلیمان فرماتے ہیں کہ عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سارے شہروں پر غالب آجائے گا سوائے دمشق کے۔[1]

(24) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ پھر روم کی افواج ملک شام میں چالیس دن تک تباہی پھیلائیں گی اور ان کے ہاتھوں سوائے دمشق اور عمان کے کوئی شہر محفوظ نہیں رہے گا۔[2]

(25) حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لڑائی کے روز مسلمانوں کے مورچے غوطہ نامی مقام میں ہوں گے۔ غوطہ اس شہر کے ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے اور دمشق شام کے شہروں میں وہ بہترین شہر ہے۔''[3]

اس حدیث کے مطابق قرب قیامت میں مسلمانوں کا مرکز غوطہ نامی مقام ہوگا۔ غوطہ

مطبوعة مكتبة الرشد' رياض)( مسند الطيالسي ' رقم الحديث 992رقم الصفحة133 الجزء الاول مطبوعة دار المعرفة بيروت)( مسندالشامين رقم الحديث 600رقم الصفحة344الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة ' بيروت)( الزهد لابن حنبل رقم الحديث268رقم الصفحة 134الجزء الاول مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( نزادرالاصول فى احاديث الرسول ' رقم الصفحة 156الجزء الرابع مطبوعة دار الجبل بيروت)(الفردو س بما لور الخطاب رقم الحديث8977رقم الصفحة182الجزء الخامس مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت)( حلية اولياء رقم الصفحة182الجزء الاول مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت) (حلية الاولياء رقم الصفحة 182الجزء الاول مطبوعة دار الكتاب العربى' بيروت)( تهذيب الكمال رقم الحديث46الجزء 13مطبوعة موسة الرسالة' بيروت.

[1] سنن ابوداؤد ' باب فى الخلفاء رقم الحديث 4639رقم الصفحة209الجزء الرابع مطبوعة دارالفكر' بيروت.

[2] سنن ابوداؤد' باب فى الخلفاء رقم الحديث4638رقم الصفحة209الجزء الرابع' مطبوعة دار الفكر' بيروت)( الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث1257رقم الصفحة437الجزء الثانى مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

[3] سنن ابوداؤد ' باب فى المعقل من الملاحم' رقم الحديث4298رقم الصفحة 111 الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر' بيروت)( المغنى رقم الصفحة رقم الحديث169الجزء التاسع مطبوعة دار الفكر ' بيروت) المستدرك على الصحيحين رقم الحديث8496رقم الصفحة532 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)( المعجم الاوسط رقم الحديث 3205رقم الصفحة 296 الجزء الثالث مطبوعة دار الحرمين القاهرة)( مسند احمد رقم الحديث21773 رقم الصفحة 197 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبةمصر) (مسند الشاميين' رقم الحديث 859رقم الصفحة 335 الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت) (الترغيب والترهيب' رقم الحديث 4683 رقم الصفحة33الجزء الرابع مطبوعة دار الكعب العلمية' بيروت.

شام کا مشہور ترین مقام ہے۔

(26) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(وہ وقت) قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ کے اندر محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرح سلاح نامی مقام سے آگے نہیں ہوگی۔''[1]

یہ خیبر کے قریب ایک مقام ہے اور مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو نوے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(27) موسیٰ بن علی اپنے والد سے راوی کہ مستورد قرشی نے عمرو بن عاص سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب نصاریٰ سب سے زیادہ ہوں گے۔ عمرو بن عاص نے کہا: ''تمہیں معلوم ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟'' مستورد بولے کہ میں وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔[2]

(28) حضرت ابو غادیہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عنقریب کچھ بہت سخت اور خونریز فتنے برپا ہوں گے جو لوگوں کے خون اور مال سے ذرا بھی نہ کھیلیں گے۔''[3]

---

① سنن ابوداؤد' رقم الحديث4250رقم الصفحة97الجزء الرابع' مطبوعة دار الفكر' بيروت)( صحيح ابن حبان' رقم الحديث6771رقم الصفحة 174 الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)( المستدرك على الصحيحين' رقم الحديث 8560 رقم الصفحة 556 الجزء الرابع مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)( معجم ماستعجم' رقم الصفحة 744 الجزء الثالث مطبوعة عالم الكتب ' بيروت. معجم ماستعجم رقم الصفحة 6432رقم الصفحة 276الجزء السادس' مطبوعة دار الحرمين ' القاهرة)( المعجم الصغير' رقم الحديث873رقم الصفحة 113 الجزء الثاني مطبوعة دار عمار' عمان)( الكامل في ضعفاء الرجال ' رقم الصفحة 128 الجزء الثاني مطبوعة دارالفكر' بيروت

② صحيح مسلم ' باب تقوم الساعة والروم اكثرالناس' رقم الحديث:2898، رقم الصفحة:2222 ، الجزء الرابع ' مطبوعة داراحياء التراث العربي، بيروت.

③ مجمع الزوائد ،باب مايفعل في الفتن، رقم الصفحة:304،الجزء السابع ،مطبوعة دار الريان للتراث' القاهرة)( المعجم الاوسط ،رقم الحديث:4703،رقم الصفحة:71،الجزء الخامس ' مطبوعة دارالحرمين ' القاهرة)( تكلمة الاكمال ،رقم الحديث 4485،رقم الصفحة:356،الجزء الرابع 'مطبوعة جامعة ام القرى'مكة المكرمة.

(29) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب فتنے ہوں گے' پھر فتنے' خبردار پھر فتنے ہوں گے، پھر وہ فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھا ہوا چلتے ہوئے سے بہتر ہوگا اور چلتا ہوا دوڑتے ہوئے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو! کہ جب وہ فتنے واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اونٹوں سے مل جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین میں پہنچ جائے۔''

ایک صاحب بولے:

''یارسول اللہ! فرمایئے تو جس کے پاس نہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں ہوں اور نہ زمین وہ کیا کرے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ اپنی تلوار کی طرف رخ کرے اور اس کی دھار کو پتھر سے کوٹ دے پھر الگ ہو جائے اگر الگ ہونے کی طاقت رکھے۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا (یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمائے' یعنی میں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی)''

پھر ایک شخص نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! فرمایئے تو اگر مجھے مجبور کیا جائے حتی کہ مجھے دونوں صفوں میں سے ایک صف تک لیجایا جائے پھر مجھے کوئی اپنی تلوار سے مار دے یا آئے کہ مجھے قتل کر دے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ اپنا اور تمہارا گناہ لیکر لوٹے گا اور وہ دوزخی ہوگا۔''[1]

---

[1] صحیح مسلم' باب نزول الفتن مواقع القطر' رقم الحدیث :2887، رقم الصفحة: 2212، الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)( المستدرک علی الصحیحین'رقم الحدیث:8361، رقم الصفحة:487، الجزء الرابع' مطبوعة دار الکتب العلمیة ' بیروت)(سنن البیهقی الکبری' رقم صفحة 190 ،الجزء الثامن' مطبوعة مکتبة الدار الباز' مکة المکرمة)(مسندالبزار: 4 - 9' رقم حدیث 3677،رقم الصفحة: 127،الجزء التاسع 'مطبوعة مکتبة العلوم والحکم المدینة المنورة.

یہ فرمان عالی یا تو ان فتنوں کا تسلسل بیان فرمانے کے لئے ہے کہ وہ فتنے پے در پے مسلسل واقع ہوں گے یا ان کی سختی اور بڑائی بیان کرنے کے لئے کہ وہ فتنے سخت سے سخت ہوں گے' اس سے بھی سخت ہوں گے' اس سے بھی سخت ہوں گے' جو ساری دنیا کو گھیر لیں گے۔ مسلمان ان فتنوں سے جتنا دور رہے گا اتنا ہی اس کے حق میں بہتر ہوگا۔ امن کے زمانہ میں گاؤں اور جنگل سے شہر بہتر ہے کہ شہر میں علم ہے، جمعہ وعیدین بلکہ پنجگانہ کی جماعت ہیں' کبھی جہاد کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ مگر فتنوں کے زمانہ میں شہر سے گاؤں بلکہ جنگل بہتر ہے کہ وہاں امن ہے عافیت ہے اور شہر میں فتنے ہیں۔

(30) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں موجود تھا تو انہوں نے (کسی اور سے) کہا:

''دروازہ بند کردو۔''

پھر حاضرین سے پوچھا:

''کیا ہم لوگوں کے علاوہ یہاں کوئی اور ہے؟''

لوگوں نے کہا:

''نہیں!''

حالانکہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی ایک کونے میں موجود تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں سے کہا:

''جب تم کالے جھنڈے والوں کو مشرق کی طرف سے آتا دیکھو تو ان فارسیوں کی عزت کرنا کیونکہ ہماری حکومت ان ہی کی مدد سے قائم ہوگی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''اس موقع پر (مجھ سے چپ نہ رہا گیا اور) میں بول پڑا: ''اے ابن عباس! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔''

چونکہ میری موجودگی کی انہیں توقع نہ تھی اس لیے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (حیران ہوتے ہوئے بولے:)

''ارے تم! تم بھی یہاں موجود ہو؟''

میں نے کہا:

''جی ہاں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا:

''اچھا سناؤ وہ حدیث۔''

میں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کالے جھنڈے والے ظاہر ہوں گے تو ان کی ابتدا فتنہ ہے یا ان کے پہلے لوگ فتنے ہوں گے، اُن کا درمیانی عرصہ یا درمیانی لوگ گمراہ ہوں گے اور اُن کے آخری لوگ کافر ہوں گے یا اُن کی انتہا کفر پر ہوگی۔''[1]

(31) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص وہ شہر ہے جہاں کا شہید ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔ اہل دمشق جنت میں سبز لباس سے پہچانے جائیں گے۔ اردن کے سپاہی بروز قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جبکہ فلسطینی اُن لوگوں میں سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ روزانہ دو مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے۔''[2]

(32) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے پہلے مصر اور عراق برباد ہوں گے۔ اے ابوذر! جب ان کی عمارتیں تباہ ہونے لگیں تو تم شام چلے جانا۔'' میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اگر وہ لوگ وہاں سے مجھے نکال دیں تو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہی کے ساتھ رہنا جہاں وہ جائیں۔''[3]

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 551 رقم الصفحة 202 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

[2] الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 709، رقم الصفحة 248 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

[3] الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 710 رقم الصفحة 248 الجزء الاول، مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

(33) حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد سے نکلا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے بصرہ کی سرزمین برباد ہوگی اور مصر کی۔ میں نے پوچھا:
''ان کو کون برباد کرے گا حالانکہ اس میں تو انسان اور مال کے دریا بہتے ہیں۔؟''
انہوں نے فرمایا:
''ان کو سرخ موت (قتل و غارت گری) اور قحط کی موت ہلاک کرے گی۔ اس وقت بھی گویا میں بصرہ میں اونٹوں کے ڈھانچوں کے ہڈیوں کے ڈھیر دیکھ رہا ہوں اور دریائے نیل خشک ہو جائے گا' اس طرح مصر کی بربادی شروع ہوگی۔''[1]

(34) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے حمص اور دمشق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا:
''رومیوں کی یلغار کے وقت دمشق مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور وہاں کا بیلوں کا باڑہ حمص کے محل سے بہتر ہے۔ جو شخص دجال سے نجات چاہے تو اس کے لیے نہر ''ابی فرطس'' بہتر ہے۔ اگر تمہارا ارادہ جہد و جہاد کا ہو تو حمص بہتر ہے۔ دور ملاحم میں مسلمانوں کی جائے پناہ دمشق' دجال سے جائے پناہ نہر ابی فرطس اور یاجوج ماجوج سے بچنے کی جگہ کوہ طور ہوگا۔''[2]

(35) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''فتنہ کے زمانہ میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے (اور اسلحہ) کو اپنے ساتھ رکھے' کبھی دشمن اسے خوفزدہ کریں کبھی یہ دشمنوں کو خوفزدہ کرے یا پھر وہ شخص جو بالکل ہی گوشہ نشین ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا رہے (یعنی عبادت الٰہی میں زندگی گزارے)۔''[3]

(36) حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایسے بھی معاملات پیش آئیں گے (جو اللہ کو

---

① السنن الواردة فی الفتن' رقم الحدیث 470 رقم الصفحة 907 الجزء الرابع' مطبوعة دار العاصمة' الریاض.

② الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 713 رقم الصفحة 253 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

③ الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 730 رقم الصفحة 258 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

ناپسند ہوں گے) جن کو اگر کوئی شخص اچھا سمجھے گا تو وہ انہی میں سے شمار ہوگا اگرچہ اس وقت وہ ان میں موجود نہ ہو۔ جو شخص ان معاملات کو برا سمجھے گا تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جو وہاں نہیں ہیں اگرچہ وہ انہی لوگوں میں موجود ہو۔[1]

(37) حبیب بن صالح سے روایت ہے کہ مغرب سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام عبدالرحمٰن ہوگا، وہ حمص آئے گا اور (اتنی جرأت کرے گا کہ مسجد کے) منبر پر چڑھے گا۔"[2]

(38) تبیع سے روایت ہے کہ مغرب سے جو عبدالرحمٰن بن عشون آئے گا اس کے (لشکر کے) آگے ایک شخص ہوگا جس کا شیطانی نام ہوگا یعنی "ویل"۔ اس کا ساتھ دے کر مرنے والے جہنمی ہوں گے۔"[3]

(39) حضرت صقر بن رستم نے مسلمہ بن عبدالملک کو کہتے سنا کہ اہل مغرب حمص پر سولہ مہینہ تک حکومت کریں گے۔ حضرت صقر کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مہاجر وصحابی کو کہتے سنا کہ مغربی فتنہ کے وقت تم یمن چلے جانا کیونکہ تمہیں اس کے علاوہ کہیں اور پناہ نہ ملے گی۔[4]

(40) ابو وہب کلابی سے روایت ہے کہ جب اہل مغرب خروج کریں گے اور ان کا فتنہ شدت اختیار کر جائے گا تو عرب بھی ان سے جنگ کی تیاری کریں گے اور تمام عرب چار گروہ ہو کر ملک شام میں جمع ہو جائیں گے۔ ایک جھنڈا قریش کا ہوگا اس کا جو بھی رنگ ہو ایک جھنڈا قیس کا ہوگا اس کا رنگ بھی جو ہو ایک جھنڈا یمن کا ہوگا اس کا رنگ بھی چاہے جو ہو اور ایک جھنڈا قضاعۃ کا۔ اہل عرب قریش سے کہیں گے: "آگے بڑھو! اور اپنے وطن کے لئے لڑو یا ایک طرف ہو جاؤ۔" قریش آگے بڑھ کر لڑیں گے مگر کامیابی نہ ہوگی۔ پھر قیس لڑیں گے مگر ان سے بھی کچھ نہ ہوگا۔ پھر یمنی لڑیں گے وہ بھی کچھ نہ کرسکیں گے۔ پھر ابو وہب نے حضرت خالد کندھے پہ ہاتھ مار کے کہا: "پھر تمہارا اور تمہاری قوم کا مختلف

---

(1) الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 732 رقم الصفحة 258 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

(2) الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 745 رقم الصفحة 262 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

(3) الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 756 رقم الصفحة 264 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

(4) الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 766 رقم الصفحة 268 الجزء الاول، مطبوعة مکتبة التوحید، القاهرة.

رنگوں والا جھنڈا آگے بڑھے گا اور خدا کی قسم اس روز وہ غالب ہوں گے۔"[1]

(41) نجیب بن سری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب جبل خلیل سے گزرے تو تین دعائیں کیں۔ اے اللہ! اگر کوئی خوفزدہ یہاں آئے تو اسے امن عطا فرمانا، یہاں کے باشندوں پر ساتواں فتنہ مسلط نہ فرمانا اور جب ساری زمین بنجر ہو جائے یہاں کی زمین بنجر نہ ہو۔[2]

(42) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے بعد چار فتنے برپا ہوں گے۔ پہلے فتنے میں خون بہایا جائے گا، دوسرے فتنے میں خون بہانا اور مال لوٹنا دونوں کو جائز سمجھ لیا جائے گا، تیسرے فتنے میں مال وخون کے ساتھ ساتھ فروج کو بھی حلال سمجھا جائے گا، چوتھا فتنہ اندھا اور بہرہ ہوگا اس میں امت چمڑے کی طرح رگڑی جائے گی۔"

امت اتنی بزدل اور بدحال ہو چکی ہوگی کہ اپنا پرایا جو چاہے گا جہاں چاہے گا جیسے چاہے گا ان پہ ظلم وستم ڈھالے گا اور یہ چپ چاپ سہتی رہے گی۔ ایک حدیث میں ہے:

**"والغربية هى العمياء"**

"مغربی ممالک کا فتنہ ہی اندھا فتنہ ہے۔"

ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہے:

**"ولتسلمنكم الرابعة الى الدجال"**

"چوتھا فتنہ تمہیں دجال کے سپرد کردے گا یا دجال سے ملا دے گا۔"[3]

(43) شعیب بن حرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے فتنہ سے پناہ مانگا

---

[1] الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 768 رقم الصفحة 268 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

[2] الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 705 رقم الصفحة 247 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

[3] الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 88 رقم الصفحة 55 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

کرتے تھے۔[1]

(44) حضرت مخول بہزی سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شکار کے لیے مقام ابواء میں کچھ پھندے لگائے۔ ان میں ایک ہرن پھنسا لیکن جب تک میں وہاں پہنچتا وہ پھندے سے کسی طرح نکل گیا۔ میں پھر اس کے پیچھے بھاگا۔ آگے جا کے دیکھا کہ کسی اور نے اسے پکڑ لیا ہے۔ ہم دونوں میں تکرار ہوئی اور پھر فیصلہ کے لئے ہم دونوں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس چلے۔ چنانچہ آپ ﷺ ابواء ہی کی ایک ڈھلوانی جگہ میں ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے۔ ہم نے اپنا معاملہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ ہرن تم دونوں آدھا آدھا بانٹ لو۔''

میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! کبھی کبھی ہمیں جنگل میں کوئی اونٹنی نظر آتی ہے، اس میں دودھ بھی ہوتا ہے لیکن اس کے تھنوں کو ڈوری سے باندھا ہوتا ہے۔ اس وقت ہمیں دودھ کی ضرورت بھی ہوتی ہے (تو کیا ہمیں رخصت ہے کہ ہم اس کا دودھ پی لیں؟)''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''پہلے تین مرتبہ اونٹ والے کو پکارو! اگر آجائے تو اجازت لو! ورنہ! ڈوری کھول کر دودھ پی لو۔ تھوڑا سا دودھ اس میں رہنے دو اور ڈوری دوبارہ باندھ دو۔''

پھر میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! ہمیں گمشدہ اونٹ ملتے ہیں تو کیا انہیں چرانے میں ہمیں ثواب ملے گا۔''

حضور نبی کریم ﷺ ہمیں کچھ دوسری باتیں بتانے لگے۔ یہ بھی فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جو دوحرم (یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ) کے درمیان ہوں گی۔ جو درخت کے پتے کھائیں گی اور پانی پئیں گی۔ بکریوں والا ان کا دودھ و گوشت استعمال کرے گا۔ ان کے اون یا بالوں کا لباس پہنے گا۔ عرب قبائل میں

---

(1) السنن الواردة في الفتن' رقم الحديث: 485، رقم الصفحة: 4925، الجزء الرابع ' مطبوعة دار العاصمة، الرياض.

فتنے ٹوٹ پڑیں گے اور اللہ کی قسم وہ ایک نہ ہوں گے۔ اس جملہ کو تین مرتبہ دہرایا۔ میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! کچھ نصیحت فرمائیے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور ہمیشہ حق کی طرف مائل رہو جس طرف بھی ہو۔''[1]

(45) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ گے' پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے' وہ چاہیں گے کہ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جائیں مگر دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور رہی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔''[2]

(46) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ چنانچہ مسلمان انہیں اتنا قتل کریں گے کہ اگر ان میں سے کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا: ''اے عبداللہ! یہ دیکھ یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر (یعنی اس وقت

---

[1] صحیح ابن حبان' رقم الحدیث5882رقم الصفحة196الجزء 13 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت) (موارد الظمان' باب فی الصید یقع فی الحبل فیفربه' رقم الحدیث1202رقم الصفحة291 الجزء الاول ' مطبوعة دار الکتب العلمية' بیروت)( مسندابی یعلی' رقم الحدیث 1568 رقم الصفحة137الجزء الثالث' مطبوعة دار المامون للتراث' دمشق.

[2] صحیح مسلم' باب فی المدینة حین یترکهااهلها' رقم الحدیث1389رقم الصفحة 1010 الجزء الثانی' مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)(صحیح بخاری' باب من رغب عن المدینة' رقم الحدیث1775رقم الصفحة663الجزء الثانی مطبوعة دار ابن کثیر' الیمامة' بیروت)(المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' رقم الحدیث3210رقم الصفحة53الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب المدینة' بیروت)( مسند احمد' رقم الحدیث7193 رقم الصفحة234الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة' مصر.

یہودیوں کو کہیں جائے پناہ نہ ملے گی)'' مگر ہاں غرقد ایک درخت ہے جو ان کو پناہ دے گا کیونکہ وہ درخت بھی یہودی ہے۔''[1]

(47) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا: اے عبداللہ یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر۔''[2]

(48) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم یہودیوں سے لڑائی کرو گے اور ان پر غالب آجاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: ''اے مسلم یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔''[3]

(49) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم سے یہودی لڑیں گے اور تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی پکاریں

---

[1] مسند احمد ' رقم الحدیث 9387 رقم الصفحة 417 الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة مصر)( السنن الواردة فی الفتن' رقم الحدیث 447 رقم الصفحة 870 الجزء الرابع مطبوعة دار العاصمة الریاض) (تاریخ بغداد' رقم الحدیث 3673 رقم الصفحة 206 الجزء السابع مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت.

[2] صحیح بخاری ' باب قتال الیهود' رقم الحدیث 2767 رقم الصفحة 1070 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن کثیر' الیمامة' بیروت)( صحیح مسلم' باب رقم الحدیث 2921 رقم الصفحة 2239 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء لاتراث العربی' بیروت)( مسند احمد' رقم الحدیث 9161 رقم الصفحة 398 الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)( السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث 446 رقم الصفحة 869 الجزء الرابع مطبوعة دار العاصمة الریاض.

[3] صحیح بخاری' اب علامات النبوة فی الاسلام' رقم الحدیث 3398 رقم الصفحة 1316 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن کثیر' الیمامة' بیروت)( صحیح مسلم' رقم الحدیث 2921 رقم الصفحة 2239 الجزء الرابع' موعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)( سنن الترمذی باب ماجاء فی علامة الدجال ' رقم الحدیث 2236 رقم الصفحة 508 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)(الجامع لمعمربن راشد' رقم الصفحة 9 9 3 الجزء 1 1 مطبوعة المکتب الاسلامی' بیروت)(مسند احمد' رقم الحدیث 6032 رقم الصفحة 121 الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة' مصر)( الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1603 رقم الصفحة 574 الجزء االثانی مطبوعة مکتبة لتوحید' القاهرة.

گے: ''اے مسلمان یہ رہا یہودی ادھر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔''[1]

(50) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم چوڑے منہ والوں سے جن کے چہرے ڈھالوں جیسے ہوں گے جنگ کرو گے، جنہوں نے بالوں کے جوتے پہنے ہوئے ہوں گے۔''[2]

(51) حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم انہیں تین دفعہ دھکیلو گے یہاں تک کہ انہیں جزیرۂ عرب سے باہر نکال دو گے۔ پہلی دفعہ کے دھکیلنے میں بھاگنے والے بچ جائیں گے، دوسری دفعہ کچھ بچیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری دفعہ ان کی جڑ ہی کٹ جائے گی۔''[3]

---

(1) صحیح البخاری' باب علامات النبوۃ فی الاسلام رقم الحدیث3398رقم الصفحۃ1316الجزء الثالث' مطبوعۃ دارابن کثیر' الیمامۃ' بیروت)( صحیح مسلم' باب لاتقوم الساعۃ حتی یمرالرجل بقبرالرجل فتمنی ابن یکون مکان المیت من البلاء' رقم الحدیث2921 رقم الصفحۃ 2239الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(سنن الترمذی ماجاء فی الدجال رقم الحدیث 6 3 2 2رقم الصفحۃ507الجزء الرابع ' مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی ' بیروت)( الجامع لمعمربن راشد ' باب الدجال ' رقم الصفحۃ 399الجزء 11مطبوعۃ المکتب الاسلامی)( مسند احمد ' رقم الحدیث6032رقم الصفحۃ121الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر)( الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1603رقم الصفحۃ 574الجزء الثانی ' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ.

(2) صحیح بخاری' باب قتال الترک' رقم الحدیث2769رقم الصفحۃ1070 الجزء الثالث مطبوعۃ دار ابن کثیر' یمامۃ' بیروت)( سنن ابن ماجۃ' باب الملاحم' رقم الحدیث4098 رقم الصفحۃ1372الجزء الثانی مطبوعۃ دارالفکر' بیروت)( سنن البیھقی الکبریٰ' رقم الصفحۃ176 الجزء التاسع' مطبوعۃ مکتبۃ دار الباز ' مکۃ)(مسنداحمد' رقم الصفحۃ70الجزء الخامس مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ مصر' الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الصفحۃ130الجزء الثانی مطبوعۃ دارالفکر' بیروت)( معجم الصحابۃ' رقم الحدیث713رقم الصفحۃ211الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ' مدینۃ منورۃ.

(3) سنن ابوداؤد باب فی قتل رقم الحدیث4305رقم الصفحۃ 113الجزء الرابع مطبوعۃ دارالفکر' بیروت)( مجمع الزوائد رقم الصفحۃ311 الجزء السابع مطبوعۃ دار الریان للتراث' القاھرۃ)( مسند احمد' رقم الحدیث 23001رقم الصفحۃ348الجزء الخامس مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ مصر)( الفتن لنعیم »

(52) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ترکوں (یاجوج ماجوج) کے دوگروہ ہوں گے۔ ایک آذربائیجان میں ظاہر ہوگا اور دوسرا فرات کے کنارے پر۔''①

(53) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ترک (یاجوج ماجوج) نہر فرات پر آجائیں گے۔ گویا میں (اس وقت بھی) زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہنی ہوئی عورتیں دیکھ رہا ہوں جو نہر فرات پر گھوم رہی ہیں۔''②

(54) حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان کے جسموں پر موت بھیج دے گا یعنی ان کی سواریاں جو انہیں روند ڈالیں گی جس کی وجہ سے ان کے بے شمار لوگ مریں گے۔''

اس سے مراد فوجیوں کے ٹرک، ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں وغیرہ ہوسکتی ہیں کہ جب یہ سب لوگ اپنی اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگیں گے تو سوائے اپنی جان بچانے کے انہیں کچھ سجھائی نہ دے گا اور نتیجہ میں وہ اپنے ہی بے شمار لوگوں کو روند ڈالیں گے۔③

(55) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''گویا کہ میں اس وقت ترکوں (اہل مغرب) کو ترکی گھوڑوں پر سوار دیکھ رہا ہوں' ان گھوڑوں کے کانوں پہ تسمے یا ہار لٹک رہے ہیں' وہ ان پر سوار جارہے ہیں حتیٰ کہ وہ ان گھوڑوں کو فرات کے کنارے باندھیں گے۔''④

(56) حضرت عبداللہ ابوالہذیل فرماتے ہیں:

بن حماد' رقم الحديث1910رقم الصفحة678الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)( مسند الروياني' رقم الحديث36رقم الصفحة 77 الجزء الاول متبوعة موسة قرطبة القاهرة.

① الفتن لنعيم بن حماد ' رقم الحديث :1925 ،رقم الصفحة: 683،الجزء الثاني' مطبوعة مكتبة لتوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث1926رقم الصفحة683الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ الفتن لنعيم بن حماد'رقم الحديث1927رقم الصفحة683الجزء الثاني' مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

④ الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث1928رقم الصفحة683الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد'القاهرة.

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں ہر مومن کوفہ میں اپنا خیمہ لگائے گا۔''[1]

(57) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے کوفہ والو! مہدی کو تمام لوگوں میں سب سے پہلے تم لوگ پاؤ گے۔''[2]

(58) حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حج پر گئے تو عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا:

''کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟''

میں نے کہا:

''عراقی ہوں۔''

فرمایا:

''پھر تو تمہیں کوفہ والوں میں سے ہونا چاہئے؟''

میں نے کہا:

''جی حضور! میرا تعلق وہیں سے ہے۔''

پھر حضرت نے فرمایا:

''تو پھر سنو! امام مہدی کے سلسلہ میں سب سے زیادہ نیک بخت کوفہ والے ہیں۔''[3]

(59) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ میں نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے چچازادوں کا مشرق کی طرف دجلہ اور دجیل اور قطربل اور صراط کے مابین ایک شہر ہوگا جس میں لکڑیوں' اینٹوں' چونے اور سونے سے عمارتیں بلند کی جائیں گی۔ جن میں اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ اور میری امت کے ظالم رہیں گے۔ غور سے سنو ان (عمارتوں) کی تباہی سفیانی کے ہاتھ سے ہوگی۔ خدا کی قسم!

---

(1) مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 32449 رقم الصفحۃ 408 الجزء السادس مطبوعۃ مکتبۃ الرشد الریاض۔

(2) مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37643 رقم الصفحۃ 513 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض۔

(3) السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 578 رقم الصفحۃ 1059 الجزء الخامس ' دار العاصمۃ' الریاض۔

وہ عمارتیں اپنی چھتوں پر اوندھی ہو کر گر چکی ہوں گی۔[1]

(60) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عباس کی ہلاکت ہوگی پھر ایک ستاری بیچ میں ظاہر ہوگا، ایک دھماکہ اور شگاف ہوگا، یہ سب کچھ رمضان کے مہینہ میں ہوگا، سرخی پانچ تا بیس رمضان کے درمیان ہوگی، دھماکہ نصف سے بیس تک کے درمیان میں ہوگا، شگاف بیسویں سے چوبیسویں کے درمیان ہوگا۔ ستارے کو پھینکا جائے گا جو اس طرح روشن ہوگا جیسا کہ چاند روشن ہوتا ہے۔ پھر اسی طرح مڑ جائے گا جیسا کہ سانپ مڑتا ہے یہاں تک کہ اس کے دونوں سر ملنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ ''فسحین'' کی رات دو زلزلے آئیں گے جس ستارے کو پھینکا جائے گا وہ ایک ٹوٹا ہوا تارہ (شہاب) ہے جو آسمان سے ٹوٹے گا، بہت شدید ہوگا، مشرق میں گرے گا اور لوگوں کو اس سے سخت مصیبت پہنچے گی۔[2]

(61) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زوراء میں ایک واقعہ ہوگا۔''

صحابہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مشرق میں نہروں کے درمیان ایک شہر ہے، جس میں اللہ کی بدترین مخلوق اور میری امت کے ظالم لوگ رہیں گے۔ انہیں چار قسم کے عذابوں سے مارا جائے گا۔ تلوار سے دھنسا کر قذف (تیر پھینکنا یعنی بمباری سے) اور مسخ کر کے۔ جب کالے لوگ نکلیں گے (یا کالے جھنڈے والے) تو عرب باہر نکل کر جمع ہونا شروع کریں گے۔ وہ لوگ ظاہر ہو کر زمین کے اندرونی حصے یا فرمایا کہ اردن کے اندرونی حصہ میں پہنچ جائیں گے۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک سفیانی تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ دمشق آجائے گا۔ ابھی ایک

---

[1] تاریخ بغداد، رقم الصفحة 38 الجزء الاول مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت.

[2] الفتن لنعيم بن حماد، رقم الحديث 643 رقم الصفحة 230 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة.

مہینہ بھی نہیں گزرے گا کہ اس کے ہاتھ پر بنو کلب کے تیس ہزار لوگ بیعت کر لیں گے، وہ ایک لشکر عراق روانہ کرے گا اور زرواء میں ایک لاکھ آدمی قتل کرے گا۔ پھر نیچے کوفہ کی طرف اتریں گے تو اسے بھی لوٹ لیں گے۔ اس وقت مشرق سے ایک جانور نکلے گا جس کو بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام شعیب بن صالح ہوگا ہانک رہا ہوگا اور ان کے قبضہ میں جو اہل کوفہ کے قیدی ہوں گے وہ ان کو چھڑا لے گا اور سفیانیوں کو قتل کر ڈالے گا۔ سفیانی کے لشکروں میں سے ایک اور لشکر شہر جا کر اسے تین دن تک لوٹتا رہے گا۔ پھر مکہ معظمہ کا ارادہ کر کے چلیں گے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمائے گا کہ اے جبرائیل! اب انہیں عذاب میں مبتلا کر دو۔ اپنے رب کا حکم پا کر وہ اپنے پاؤں سے ایک زوردار ضرب لگائیں گے جس سے اللہ عزوجل انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچ پائیں گے جو واپس جا کر سفیانی کو اس واقعہ کی خبر دیں گے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اسی دوران قریش کے چند آدمی قسطنطنیہ کی طرف بھاگ رہے ہوں گے کہ یہ سفیانی روم کے سربراہ (بادشاہ) کو پیغام بھیجے گا کہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ وہ ان کو گرفتار کر کے اس کے پاس دمشق بھیج دے گا جہاں شہر کے دروازے پر ان قریشیوں کی گردنیں اڑا دی جائیں گی۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''یہاں تک ہوگا کہ ایک عورت کو دمشق کی مسجد میں کپڑے میں ایک ایک مجلس پر گھمایا جائے گا اس کے بعد وہ سفیانی کے پاس آ کر اس کی ران پہ بیٹھ جائے گا۔ اس وقت وہ محراب میں بیٹھا ہوگا، مسلمانوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر کہے گا: ''تمہارا ناس جائے! کیا تم اپنے ایمان کے بعد اللہ پر کفر کرنے لگے ہو؟ (تم جو کچھ کر رہے ہو) یہ ہرگز ہرگز حلال نہیں۔'' اس پر سفیانی مشتعل ہو جائے گا اور اٹھ کر مسجد ہی میں اس کی گردن اڑا دے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر اس شخص کو قتل کر دے گا جس نے اس سلسلہ میں اس کی حمایت کی ہو گی۔ تب آسمان سے ایک آواز آئے گی: ''اے لوگو! اللہ عزوجل نے اب ظالمین و منافقین اور ان کے

مددگاروں کے ظلم وستم کی مدت ختم کردی اور تم پر محمد کی امت میں سے ایک بہترین شخص کو والی مقرر فرمادیا لہٰذا تم مکہ معظمہ میں اُس سے مل لو وہی مہدی ہیں ان کا نام ''محمد بن عبداللہ'' ہے۔''

(62) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے سب سے زیادہ افضل شہداء ''شہدائے اعماق'' اور ''شہدائے دجال'' ہیں (یعنی وہ مسلمان جو دجال کے ہاتھوں شہید ہوں گے)۔ وہ لوگ ایک دوسرے کے خلاف گرم لوہے کو بطور ہتھیار استعمال کریں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص ایک موٹے اور طاقتور کافر کو لوہے کی سیخ مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا حالانکہ اس کے اوپر زرہ ہوگی پھر تم لوگ انہیں بہت قتل کرو گے یہاں تک کہ گھوڑے خون میں دھنس جائیں گے۔ اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ ان لوگوں پر غضب فرمائے گا۔ پار ہو جانے والے تیز دھار نیزہ سے مارے گا تیز دھار تلوار سے ضرب لگائے گا اور خراسان میں موجود کمان سے فرات پر پتھر پھینکے جائیں گے۔ اس وقت مسلمان دشمن سے چالیس روز تک شدید جنگ کریں گے پھر اللہ عزوجل! اہل مشرق پر مدد نازل فرمائے گا جس سے ان کے نو لاکھ ننانوے ہزار قتل کیے جائیں گے، ان کے باقی لوگ بھی ان کی قبروں سے نظر آرہے ہوں گے جب یہ سب ہوگا تو مشرق میں ایک منادی ندا کرے گا: ''اے لوگو! ملک شام جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی جائے پناہ ہے اور تمہارا امام وہیں ہے۔''[1]

(63) ابن حمیر نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ جب فرات پر شہر بنایا جائے گا تو وہ جلد ختم ہونے والا اور معاملہ طے ہونے والا عرصہ ہے اور جب دمشق سے چھ میل کے فاصلے پر شہر تعمیر کیا جائے گا تو تم خونریز جنگوں کے لئے کمر کس لو (یعنی ہوشیاری اور دوراندیشی سے کام لو)''[2]

ان دونوں مقامات پر شہر تعمیر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ان علاقوں میں یہود ونصاریٰ

---

(1) السنن الواردة في الفتن' باب ماروی فی الوقیعة التی تکون بالزوراء ومایتصل بها من الوقائع والملاحم والایات والطوام' رقم الحدیث 596 رقم الصفحة1089 الجزء الخامس مطبوعة دار العاصمة' ریاض۔

(2) الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 891 رقم الصفحة 307 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة۔

نے ظلم وستم اور آگ وخون کا جو بازار گرم کیا ہے وہ اب اتنی جلدی فرو ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین!

(64) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ برباد ہونے سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ مصر خراب ہو جائے۔ کوفے کو اس طرح رگڑا جائے گا جس طرح کہ چمڑے کو رگڑا جاتا ہے۔ پھر کوفی کے بعد عظیم ترین وخطرناک گھمسان کی جنگ ہوگی۔''[1]

(65) تبیع سے روایت ہے، کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے۔ اس کے ساتھ ضعیف لوگ بھی (کثیر تعداد میں) ہوں گے۔ اللہ اپنی مدد سے ان کی تائید فرمائے گا پھر اس کے بعد اہل مغرب نکلیں گے۔[2]

(66) حضرت عمرو بن مرۃ الجملی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''خراسان سے ایک کالا جھنڈا نکلے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو اس زیتون سے جو کہ ''بیتتھیا وحرستا'' کے درمیان ہے باندھے گا۔ ان کے درمیان زیتون کھڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ یہ جھنڈے والے اس کے پاس اتر کر اپنے گھوڑوں کو اس سے باندھ لیں گے۔''

(67) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ برباد ہونے سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ مصر خراب ہو جائے۔''[3]

(68) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک روز منبر پہ جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی

---

(1) المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8428 رقم الصفحة 509 الجزء الرابع ' مطبوعة دار الکتب العلمية' بیروت)(الفتن لنعیم بن حماد ' دخول السفیانی واصحابه الکوفة' رقم الحدیث 892 رقم الصفحة 308 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)(السنن الواردة فی الفتن ' رقم الحدیث 455 رقم الصفحة 881 الجزء الرابع ' مطبوعة دار العاصمة الریاض.

(2) الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 900 رقم الصفحة 312 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

(3) المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8428 رقم الصفحة 509 الجزء الرابع ' مطبوعة دار الکتب العلمية' بیروت)(الفتن لنعیم بن حماد ' دخول السفیانی واصحابه الکوفة' رقم الحدیث 892 رقم الصفحة 308 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)( السنن الواردة فی الفتن ' رقم الحدیث 455 رقم الصفحة 881 الجزء الرابع ' مطبوعة دار العاصمة الریاض.

حمد وثنا کے بعد فرمایا:

''اے لوگو! میرے وصال سے پہلے مجھ سے پوچھ لو۔''

آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ چنانچہ مجمع میں سے صعصعہ بن صوحان العبدی کھڑے ہوئے اور پوچھا:

''اے امیر المومنین! ہمیں بتائیں کہ دجال کب نکلے گا؟''

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''صعصعہ! بیٹھ جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہاری بات کا مقصد خوب جانتا ہے اور اس بارے میں سائل بھی مسئول سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ! اس کی کچھ نشانیاں ہیں اور کچھ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کے بعد پیش آتی جائیں گی۔ بالکل اسی طرح حدیث کے مطابق ہوں گی جیسے دو جوتے ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو وہ بتا سکتا ہوں؟''

صعصعہ بولے:

''میرا یہ مقصد ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صعصعہ کو ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا:

''اے صعصعہ! جب لوگ نماز پڑھنا چھوڑ دیں، امانتیں ضائع کرنے لگیں، جھوٹ کو حلال جانے لگیں، سود کھانے لگیں، رشوت عام ہو جائے، مکانات (بنگلہ، حویلی، محل) بڑے بنائے جانے لگیں، لوگ خواہشات کی پیروی کرنے لگیں، دین کو دنیا کے بدلے بیچنے لگیں، قتل کرنا گناہ نہ جانیں، رشتہ داریاں توڑی جانے لگیں، قوت برداشت کمزور ہو جائے، ظلم کر کے خوش ہونے لگیں، فاسق لوگ حاکم بننے لگیں، وزیر خیانت کرنے لگیں، صوفیا ظالم بن جائیں، قاری نافرمان ہو جائیں، ظلم بڑھ جائے، طلاق کی کثرت ہو جائے، اموات اچانک واقع ہونے لگیں، جھوٹے الزامات لگائے جانے لگیں، قرآن کریم کو سجایا جانے لگے، مساجد کو آراستہ کیا جانے لگے، مینار لمبے بنائے جائیں، صفوں میں ایک دوسرے کو دھکے دیئے جائیں، وعدوں کو توڑا جانے لگے، دل خراب ہو جائیں، دنیا کی

دولت کے لالچ میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہونے لگے، عورتیں ستر پوشی کرنا چھوڑ دیں، عورتیں مردوں سے مشابہت اختیار کریں، مرد عورتوں سے مشابہت اختیار کریں، سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جانے لگے، جھوٹی گواہی دی جانے لگے، لوگ بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کی کھال پہن کر سامنے آئیں، ایسے لوگ جن کے دل پتھر سے زیادہ سخت اور سڑی ہوئی چیز سے زیادہ بدبودار ہو جائیں، آخرت والے کاموں سے دنیا ڈھونڈیں اور بغیر سمجھ کے فتوے دیئے جانے لگیں تو ایسے لوگوں اور ایسے کاموں سے بچو! نیک کام میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو، موت سے ڈرو، نیک کام زیادہ سے زیادہ کرو !اے صعصعہ بن صوحان ! اُن دنوں بیت المقدس رہائش گاہ ہوگی اور لوگوں پر ایک زمانہ بھی آئے گا کہ جب ایک شخص کہے گا: ''اے آنے والے! بھوسہ تو بیت المقدس کی فصیل کی اینٹوں میں ہے۔''[1]

قارئین! اس حدیث میں بیان کردہ علامات میں سے کون سی وہ علامت ہے جو ابھی پوری نہیں ہوئی ہے؟ ایک بھی نہیں، سب کی سب پوری ہو چکی ہیں! تو کیا اب ہمیں مزید مہلت کا انتظار ہے؟ مہلت کا وقت گزر چکا اب جزا و سزا کا وقت قریب ہے، اس لیے ہمیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے اور فتنہ دجال سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے کہ اس کا وقت ظہور اب تب کی باتوں میں سے ہے۔

☆☆☆

1 السنن الواردة في الفتن رقم الحديث 428 رقم الصفحة 838 الجزء الرابع مطبوعة دار العاصمة الرياض.

# الدجال

کتاب کے آخر میں مصنف نے ابوعیسیٰ کی نایاب کتاب الدجال کے چندابواب شامل کیے ہیں۔ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

ابتدائیہ:

اللہ تعالیٰ کے لئے ہرخوبی وحمد وثنا ہے جو حاضر وغیب کو جانتا ہے، جس نے قلم پیدا کیا تو اسے فرمایا: ''لکھ۔'' اس نے عرض کیا: ''کیا لکھوں؟'' فرمایا: ''ہر چیز کی تقدیر لکھ حتیٰ کہ قیامت کا وقوع پذیر ہونا بھی۔''[1]

میں ابھارنے والی حقیقت کی طرف بیڑی پہنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنے والے کی طرح چلا جس میں بہت سارے حیران و پریشان رہے اور قلمیں عاجز ہوئیں وہ حقائق یہ ہیں:

کیا دجال زندہ ہے؟

وہ کہاں ہے؟

کب نکلے گا؟

کہاں سے نکلے گا؟

سب سے پہلے کس شہر میں جائے گا؟

کن علاقوں میں نہ جاسکے گا؟

کتنی دیر زمین میں ٹھہرے گا؟

اور اسے کون قتل کرے گا؟

---

۱ سنن ابی داؤد: حدیث نمبر ۴۷۰۰.

اللہ تعالیٰ سے میں اس کی توفیق اور اخلاص مانگتا ہوں۔

## دجال کا نام:

دجل (سے دجال بنا) کا اصل معنی تعطیہ ہے یعنی ڈھانپنا عربی زبان میں ایک محاورہ ہے (دجال البعیر) یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹ پر تارکول وغیرہ ملی گئی ہو۔ حافظ ابن وحیہ نے کہا ہے کہ دجال کا لفظ لغت میں دس معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

① دجال کا معنی ہے کذاب (بہت جھوٹا) اس کی جمع دجالون ہے۔

② دجال دجل سے بنایا گیا ہے، اس کا معنی ہے اونٹ کو تارکول ملنا' اس نام کے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ حق کو چھپائے گا اور اس پر اپنے جادو اور جھوٹ سے پردہ ڈالے گا جیسے کوئی آدمی اپنے اونٹ کی خارش کو تارکول سے چھپاتا ہے' جب وہ یہ کام کرے تو اس کا نام مدجل ہے۔

③ اس کا نام یہ اس لئے ہے کہ وہ زمین کے اطراف میں گھوم جائے گا اور انہیں طے کرلے گا' جب کوئی یہ کام کرتا ہے تو کہا جاتا ہے: (دجل الرجل) آدمی نے زمین کو پھر کر طے کرلیا۔

④ لفظ دجال میں ڈھانپنے کا مفہوم ہے کیونکہ وہ زمین پر پوری طرح چھا جائے گا اور پوری زمین کو اپنے شر سے ڈھانپ لے گا اور دجل کا معنی ڈھانپنا ہے' ابن درید نے کہا:

''کل شیء غطیۃ فقد دجلتہ''

''ہر وہ چیز جسے میں نے ڈھانپ لیا اس کے ساتھ میں نے دجال والا کام کیا۔''

⑤ اس کا نام دجال اس لئے ہے کہ وہ اس زمین کو قطع کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری زمین کو روند ڈالے گا۔

⑥ اس کا نام دجال اس لئے رکھا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنے شر سے دھوکہ دے گا جیسا کہ کہا جاتا ہے:

''لطخنی فلان بشرہ''

فلاں شخص نے مجھے اپنے شر سے آلودہ کر دیا۔"

⑦ دجال کا معنی ہے:

"مخرق"

"دہشت زدہ کرنے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا۔"

⑧ دجال کا معنی ہے:

"مموہ"

"ملمع سازی کرنے والا۔"

⑨ دجال سونے کے اس پانی کو بھی کہا جاتا ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو ملمع سازی کی جائے کہ اس کا باطل (باہر سے) حسین ہو جائے اور اس کے اندر ٹھیکری یا عود ہو (لہٰذا دجال بھی ملمع سازی کرے گا۔)

⑩ دجال (فبرندالسیف) تلوار کا جوہر' اس کے نقش نگار۔ [1]

## دجال...... حقیقت یا افسانہ:

① ایمان کی بات یہ ہے کہ دجال آخری زمانہ میں ہوگا یہ حقیقت ہے اس میں کوئی شک نہیں اس پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

اہل علم نے اس پر ایمان کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے جو دجال کے خروج اور اس کے اس فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے وارد ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا' اس کی مخالفت اہل بدعت اور ٹیڑھی راہ والوں کے سوا کسی نے نہیں کی یعنی خارجی اور معتزلہ نے۔ اہل علم کے کئی دلائل معتزلہ کے رد میں مذکور ہیں۔ کچھ ان سے ہم ذکر کرتے ہیں۔

② قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے احادیث دجال کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

---

① التذکرۃ ۲/۲۰) (فتح الباری ۱۳/۹۷)

''ان احادیث میں دلیل ہے کہ مسلک اہل سنت حق ہے کہ دجال کا وجود صحیح ہے وہ ایک معین شخص ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا اسے کئی چیزوں پر قدرت ہوگی جیسے قتل کے بعد زندہ کرنا' سبزہ اور نہروں کا ظہور' جنت و دوزخ زمین کے خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ اسے عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے قتل وغیرہ پر قادر نہ رہے گا، اس کا معاملہ باطل ہو جائے گا اور اسے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام قتل کریں گے۔ بعض خارجیوں' معتزلہ اور جہمیہ نے اس میں (اہل سنت کی مخالفت کی) تو انہوں نے اس کے وجود کا انکار کر دیا اور احادیث صحیحہ کا رد کر بیٹھے۔''[1]

③ علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''دجال پر ایمان رکھنا اور اس کا نکلنا حق ہے اور یہ ہی اہل سنت اور عام اہل فقہ وحدیث کا مذہب ہے' بخلاف معتزلہ اور خارجیوں کے جنہوں نے اس کا انکار کیا۔''[2]

④ علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے مشہور عقیدہ میں فرمایا:

''ہم قیامت کی علامات پر ایمان رکھتے ہیں، جیسے دجال کا نکلنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔''[3]

## مسیح دجال کا معنی:

دجال کا نام مسیح رکھنے کے سبب میں علماء کے کئی جوابات ہیں خلاصہ یہ ہے:

① اس کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین کو چھوئے گا یعنی اس پر گھوم جائے گا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مسیح کہا گیا کیونکہ آپ کبھی شام میں کبھی مصر میں کبھی سمندر کے ساحلوں پر ہوں گے اور اسی طرح مسیح دجال ہے' دونوں کا نام مسیح ان کے زمین پر گھوم جانے کی وجہ سے ہوا۔

---

① فتح الباری ۹۸/۱۳. ② تذکرۃ القرطبی: ۷۵۱/۲.

③ شرح عقیدہ طحاویہ' ابن ابی العز الحنفی، صفحہ نمبر: ۵۶۵'۵۶۴.

② اس کا نام دجال رکھنے کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس کی ایک آنکھ اور ایک ابرو نہیں ہونگے۔

③ مسیح دجال کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک مٹا ہوا ہوگا، نہ اس کی ایک آنکھ ہوگی اور نہ اس کا ایک ابرو ہوگا اسی وجہ سے اس کا نام مسیح ہے۔

④ مسیح بمعنی کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔ یہ ایسا معنی ہے کہ اس سے دجال مخصوص ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولے گا اور کہے گا:

''انا اللہ''

''میں اللہ ہوں۔''

⑤ مسیح بمعنی سرکش، خبیث اور پلید کے ہے۔

## عیسیٰ مسیح کا مفہوم:

البتہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہنے کی وجہ دجال کی وجہ سے مختلف ہے اور علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں جن کو ابن دحیہ نے اپنی کتاب مجمع البحرین میں جمع کر دیا۔ مشہور ترین درج ذیل ہیں۔

① آپ کا نام مسیح اس لئے ہے کہ آپ سے بوقت ولادت برکت حاصل کی گئی۔

② اس لئے بھی کہ کسی تکلیف والے کو آپ نہیں چھوتے تھے مگر وہ اچھا ہو جاتا تھا۔

③ اس لئے بھی کہ آپ چہرہ کے حسین تھے۔

## تواتر احادیث:

اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال کی صورت حال اور اس کے نکلنے کے بارے وارد ہونے والی احادیث کثیر اور طرح طرح کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جم غفیر نے انہیں روایت کیا اسی وجہ سے اہل علم نے ان احادیث کے متواتر ہونے کی وضاحت کی ہے۔

ان میں سے ابن کثیر اپنی تفسیر میں، شوکانی نے اس بارے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے ''التوضیح فی تواتر ماجاء فی المنتظر والمسیح'' رکھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام

اور دجال کے بارے جو احادیث تواتر سے ہیں ان کی وضاحت۔

کتانی نے کہا:

ایک سے زائد افراد نے صحابہ کی ایک جماعت سے کئی صحیح طریقوں سے احادیث کے وارد ہونے کا ذکر کیا' شوکانی کی توضیح میں ان سے ایک سو احادیث ہیں' وہی احادیث صحاح' معاجم اور مسانید میں ہیں اور تواتر ان کے بغیر حاصل ہو جاتا ہے ان کے مجموعہ کو جمع کر لیں پھر تو سونے پہ سہاگہ ہے۔

## دجال کا اعلانیہ بیان:

اگرچہ دجال کی خبر شہرت میں حد تواتر کو پہنچ چکی ہے اور اس کا آنا قیامت کی علامات میں سے ہے پھر بھی ہم پر لازم ہے کہ ہم لوگوں کے لئے اسے واضح کریں خاص کر اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے لئے۔

علامہ سفارینی حنبلی نے فرمایا:

ہر عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ احادیث دجال کو اپنی اولاد' مردوں اور عورتوں کے درمیان پھیلائے۔ چنانچہ حضرت محاربی سے روایت ہے:

"ینبغی ان یدفع هذه الاحادیث یعنی حدیث الدجال الی المودب حتی یعلمها الصبیان فی الکتاب"[1]

''ضروری ہے کہ یہ احادیث جن میں دجال کا ذکر ہے کو ترتیب کرنے والے تک پہنچایا جائے تا کہ وہ لکھنے میں بچوں کو سکھائے۔''

اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ دجال بہت خطرناک' اس کا خروج عظیم اور اس کا زیادہ ہونا اس حد تک کہ عقل اس کا تصور نہیں کر سکتی اس لئے بھی اس کا فتنہ دل کو قابو کرے گا۔

---

① لوامع الاسرار البهیة: ۱٦/۲ ) ( سنن ابن ماجه: ۱۲٦۳/۲ .

## دجال اور قیامت:

بلاشک دجال جونہی آ گیا تو پھر قیامت میں زیادہ دیر نہ رہے گی' قیامت کی وہ نشانیاں جوافق پر روشن ہوں گی لڑائیوں کا اعلان کرتی ہوں گی' نبی کریم ﷺ سے کثیر احادیث آئی ہیں جو قیامت کی بڑی بڑی علامات کو واضح کرتی ہیں ان میں سے دجال کا نکلنا ہے' ان احادیث میں سے چند درج ذیل ہیں۔

① سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہیں:

**"اطلع علینا النبی ﷺ ونحن نتذاکر فقال : ماتذکرون؟ قالوا: تذکر الساعة قال: انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذکر: الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسی بن مریم و یاجوج وماجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب آخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم"**[1]

''ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا مذاکرہ کرتے تھے؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک وہ قائم نہ ہوگی حتی کہ تم دیکھ لوگے دس نشانیاں۔'' آپ ﷺ نے ذکر کیا دھوئیں' دجال' دابۃ' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا' یاجوج وماجوج اور تین بار دھنسنے (کے واقعات) ایک دھنسنا مشرق میں' ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں ان کے آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن سے ظاہر ہوگی اور لوگوں کو ہانک کر محشر کی طرف لے جائے گی۔''

② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

① الصحیح المسلم: کتاب الفتن: حدیث نمبر: ۲۹۰۱)(مسند امام احمد : ۶/۴)(سنن ابی داؤد: حدیث نمبر: ۴۳۱۱)(ابن ماجه . کتاب الفتن، حدیث نمبر: ۴۰۵۵)(ابن ابی شیبہ، المصنف: حدیث نمبر: ۳۷۵۴۲.

**"ثلاثة اذا خرجن لم ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل: الدجال و الدابة وطلوع الشمس من مغربها"**[1]

"تین چیزوں کا جب ظہور ہوگا کسی جان کو اس وقت اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی ہوگی۔ دجال' دابہ اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔"

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**"خروج الآيات بعضها على بعض يتتابعن كما تتابع الخرز"**[2]

"نشانیوں کا نکلنا ایک دوسری کے پیچھے مسلسل ہوگا جیسا کہ ایک دھاگہ میں پروئے ہوئے موتی۔"

④ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

**"الايات كخزرات منظومات فی سلک فانقطع السلک فتبع بعضهابعضا"**[3]

"نشانیوں کا آنا پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہوگا جیسا کہ موتی جو ایک دھاگہ میں پروئے ہوں اور دھاگہ ٹوٹ جائے تو ایک دوسرے کے پیچھے وہ گرنے لگتے ہیں۔"

⑤ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"انما يخرج الدجال من غضبة يغضبها"**

"بلاشک دجال ایسے غضب و غصہ سے نکلے گا جو صرف وہی کرے گا۔"

## دجال سے قبل:

بلاشک دجال کے ظہور کی بہت ساری علامتیں ہیں جو اس کے نکلنے سے پہلے ہوں گی

---

① الصحیح المسلم، کتاب الایمان ،حدیث نمبر ۲۴۹)(سنن ترمذی ،کتاب التفسیر، حدیث نمبر ۳۰۷۲)( ابن ابی شیبہ، مصنف :کتاب الفتن:حدیث نمبر ۳۷۵۹۲)( سنن ابن ماجه ، کتاب الفتن،حدیث نمبر ۴۰۵۵. ② مجمع :۳۲۳/۷.

③ مسندامام احمد: ۲۱۹/۲ )(مستدرک حاکم ،کتاب الفتن: ۴۷۳/۴ )((حاکم: ۵۴۶/۴.

اور اس کے خروج کی طرف شدت سے اشارہ کریں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارے ایسے امور کا ذکر کیا ہے جو دجال سے پہلے رونما ہوں گے۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کل یزعم انه رسول الله"**[1]

''قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ تیس کے قریب دجال (جھوٹے نبی) نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

② سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"المحمة العظمی وفتح قسطنطنية وخروج الدجال فی سبعة اشهر"**[2]

''جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات ماہ میں ہوگا۔''

③ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

**"عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح القسطنطنية وفتح القسطنطنية خروج الدجال"**[3]

''بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی ہے، یثرب کی تباہی جنگ عظیم کا ظہور ہے، جنگ کا ظہور، قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے۔''

---

① الصحیح البخاری، کتاب الفتن: حدیث نمبر: ۷۱۲۱)(الصحیح المسلم، کتاب الفتن، باب نمبر ۱۸ ، ۱۲ ، حدیث نمبر ۲۹۱)(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، حدیث نمبر ۴۳۳۳، ۴۳۳۴.

② سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم: ۲۳۴/۵)(سنن ترمذی، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۲۲۳۸) (سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۴۰۹۲)(مسندامام احمد: ۲۳۴/۵)( مستدرک حاکم، کتاب الفتن: ۴۲۶/۴.

③ سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، حدیث نمبر ۴۲۹۴)(مسندامام حمد: ۲۳۲/۵)(شرح السنه، حدیث نمبر ۴۲۵۲)( تاریخ بغداد: ۲۲۳/۱۰)(نهایه: ۹۲/۱.

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سمعتم بمدينة جانب منها في البر وجانب منها في البحر؟ قالوا: نعم يارسول الله قال: لاتقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفامن بني اسحاق فاذاجاء وها نزلوا فلم يقاتلوا بسلاح ولم يرموا بسهم قالوا: لااله الاالله والله اكبر' فيسقط احد جانبيها الذي في البحر' ثم يقولون الثانية: لااله الاالله والله اكبر فيسقط جانبها الاخر، ثم يقولون الثالثة: لااله الاالله والله اكبر فيفرج لهم فيدخلوها فيغنمون فبينما هم يقتسمون المغانم اذجاء هم الصريخ فقال: ان الدجال قدخرج فيتركون كل شيء ويرجعون" [1]

''کیا تم نے مدینہ کی جانب کے خشکی میں اور ایک کے سمندر میں ہونے کی بابت سنا؟ ''صحابہ نے عرض کیا:'' جی ہاں! یارسول اللہ!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ ستر ہزار بنی اسحاق سے اس میں جنگ کریں گے تو جب وہ اس میں داخل ہوں گے، اتریں گے تو اسلحہ سے نہ لڑیں گے اور نہ تیراندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے:'' لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' تو قسطنطنیہ کی ایک جانب جو سمندر میں ہے ساقط ہوجائے گی۔ وہ پھر دوبارہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کے لئے کشادگی کردی جائے گی تو وہ اس میں داخل ہوجائیں گے، لوٹ مار کریں گے، اسی اثناء میں کہ وہ آپس میں تقسیم کررہے ہوں گے، اچانک ایک چیخ کر بولنے والا ان کی طرف آئے گا تو وہ کہے گا: ''بلاشک دجال نکل آیا ہے تو وہ ہر شئے کو چھوڑ کر واپس لوٹ جائیں گے۔''

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① الصحيح المسلم، جلدنمبر ۲، صفحه نمبر: ۳۹۶)(الصحيح المسلم، كتاب الفتن: باب نمبر ۱۸، حديث نمبر: ۲۹۲۰.

**"سیاتی علی الناس سنوات خداعات یصدق فیها الکاذب ویکذب فیها الصادق ویوتمن فیها الخائن ویخون فیها الامین وینطق الرویبضة قیل: وما الرویبضة؟ قال: الرجل التافه' یتکلم فی امر العامة"**[1]

"لوگوں پر کم پیداوار والے کئی سال آئیں گے جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی' سچے کو جھوٹا کہا جائے گا' خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے گا' امانت دار کو ان میں خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا اور رویبضہ ان میں باتیں کرے گا۔" عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ رویبضہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "گھٹیا اور کمینہ آدمی جو عام لوگوں کے معاملہ میں باتیں کرتا پھرے گا۔"

⑥ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**"وان قبل خروج الدجال ثلاث سنوات شدادیصیب الناس فیها جوع شدید یامراللہالسماء فی السنة الاولی ان تحبس ثلث مطرها' ویامر الارض فتحبس ثلث تباتهاثم یامرالسماء فی الثانیة فتحبس ثلثی مطرهاویامرالارض فتحبس ثلثی نباتهاثم یامراللہ السماء فی السنة الثالثة فتحبس مطرها کله فلاتقطرقطره ویامر الارض فتحبس نباتها کله فلاتنبت خضراء فلایبقیٰ ذات ظلف الا هلکت الا من شاء اللہ"**[2]

"بیشک دجال کے خروج سے پہلے تین سخت سال ہوں گے لوگوں کو ان میں سخت بھوک پہنچے گی، اللہ تعالیٰ ان میں سے پہلے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ تہائی حصہ اپنی بارش

---

① سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۴۰۳۶)(مسندامام احمد: ۳۳۸/۲)(مشکل الآثار: ۱۹۳/۱) (مستدرک حاکم: ۴۶۵/۴)(مسند امام احمد: ۲۲۰/۳)( فتح الباری: ۱۰۸۴/۱۳.

② سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب نمبر ۳۳، حدیث نمبر ۴۰۷۷.

کو روک لے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ تہائی پیداوار کو روک لے گی، پھر دوسرے سال میں آسمان کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی بارش کو روک لے گا زمین کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی پیداوار روکے گی، پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا تو وہ اپنی بارش پوری کی پوری روک لے گا اور ایک قطرہ بارش نہ برسے گی' زمین کو حکم دے گا تو وہ پوری پوری پیداوار روک لے گی تو کوئی سبز شے نہ اُگے گی حتی کہ کوئی کھروں والا جانور باقی نہ رہے گا مگر جسے اللہ چاہے گا۔''

⑦ راشد ابن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دجال نہیں نکلے گا حتی کہ لوگ اس کا ذکر بھول جائیں گے' یہاں تک امام حضرات منبروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔''[1]

⑧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''زمین پر کھانا پینا ختم ہو جائے گا۔''

ایک صحابی نے عرض کیا:

''لوگوں کا اس زمانہ میں ذریعہ معاش کیا ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''التھلیل والتکبیر والتسبیح والتحمید ویجری ذلک علیھم مجری الطعام''

''لاالہ الااللہ پڑھنا' اللہ اکبر کہنا' سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا اور اسے کھانے کے قائم مقام کر دیا جائے گا۔''

## ابن صیاد اور دجال:

① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لوگوں نے دجال کی شخصیت کی حد بندی کرنے میں بہت اختلاف کیا۔

---

[1] مسند امام احمد: ۷۲/۴) (المجمع الزوائد: ۳۳۸/۷.

ابن صیاد جس کا نام آصاف یا صاف ہے یہود سے تھا۔ وہ زمانۂ نبی میں کہانت کا دعوے دار تھا۔ اس کا امتحان نبی کریم ﷺ نے لیا تا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے حال کی حقیقت معلوم ہو اور اس کا امرِ باطل صحابہ کے لئے ظاہر ہو جائے کہ وہ جادوگر ہے، اس کے پاس شیطان آتا اور اس کی زبان پر وہی کچھ القاء کرتا جو وہ کاہنوں کے لئے القاء کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس کے ساتھ کئی ملاقاتیں تھیں۔

② حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے حتی کہ اسے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ اس دن وہ بلوغ کے قریب تھا، کوئی چیز سمجھتا نہیں تھا حتی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پشت پر مارا پھر فرمایا:

''اشھدانی رسول اللّٰہ''

''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا:

''اشھدانک رسول الامیین''

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔''

ابن صیاد نے آپ سے کہا:

''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔''

نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا:

''تو کیا دیکھتا ہے؟''

ابن صیاد نے کہا:

''میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تیرے لئے ایک چیز (قرآن مجید کی ایک آیت) چھپا رکھی ہے (بتاؤ کہ وہ کون سی آیت ہے؟)''

ابن صیاد نے کہا:

''وہ دھواں ہے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

**''یارسول اللہ ائذن لی فیہ اضرب عنقہ''**

''یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئیکہ میں اس کی گردن ماروں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

**''ان یکنہ فلن تسلط علیہ وان لم یکن ھو فلا خیرک فی قتلہ''**

''اگر یہ دجال ہوا تو اس پر تجھے تسلط ہرگز نہ ہوگا اور وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے۔''[1]

③ ابن صیاد کی پیچیدگی اور اس کے حال کی جہالت لوگوں میں بہت بڑی بات تھی حتی کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں اس درجہ تک شک میں مبتلا ہوئے کہ آپ ﷺ اس کے حال کی حقیقت جاننے کے لئے مراقبہ کرتے رہے۔ بہت سی احادیث میں آیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد کی جستجو اور اس کے معاملہ کی وضاحت کرنے میں کوشش کی اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہی دجال ہو، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے اس کے حالات کچھ ایسے دیکھے جو

---

① مسند امام احمد : ۱۴۸/۲)(الصحیح البخاری، کتاب الجنائز ،حدیث نمبر ۱۳۵۴)(الصحیح البخاری، کتاب الجهاد،حدیث نمبر ۳۰۵۵)(الصحیح المسلم، کتاب الفتن،حدیث نمبر ۲۹۲۴)(سنن ابی داؤد ، کتاب الملاحم ،حدیث نمبر ۴۳۲۹)(سنن ترمذی،حدیث نمبر ۲۲۳۵.

لعنتی دجال کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔ اس جستجو کو کئی احادیث نے بیان کیا ہے۔

④ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں اس کھجور کے باغ کی طرف آئے جس میں ابن صیاد تھا حتی کہ جب باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے کھجور کے تنوں سے ڈرنا شروع کر دیا جبکہ آپ دبے پاؤں چلتے تھے تاکہ ابن صیاد آپ کے اسے دیکھنے سے پہلے کچھ سن نہ لے۔ ابن صیاد اپنے بستر پر سویا تھا، اس کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا لیا تو اس کی ماں نے کہا:

''اے صاف!''

ابن صیاد بھڑک اٹھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو یہ (اپنی حقیقت) بیان کر دیتا۔''[1]

⑤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک لڑکے کو جنم دیا جس کی آنکھ مٹی ہوئی اور دوسری واضح اور ابھری ہوئی ہے تو رسول اللہ ﷺ اس بات سے ڈرے کہ یہ دجال ہی ہو تو آپ ﷺ نے اسے چادر کے نیچے پایا۔ وہ آہستہ آہستہ بول رہا تھا تو اسے اس کی ماں نے خبردار کر دیا اور کہا:

''اے عبداللہ! یہ ابوالقاسم آئے ہیں۔''

وہ اپنی چادر سے نکل کر آپ ﷺ کی طرف آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"مالها قاتلها الله لو تركته لبين"**

''اسے کیا ہے یہ قتل ہو! اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو یقیناً یہ اپنی حقیقت بیان کر دیتا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کروں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

① الصحيح البخاری، کتاب الجهاد والسير، باب نمبر ۱۷۸، حدیث نمبر ۳۰۵۶) (الصحیح المسلم، کتاب الفتن، باب نمبر ۱۹، حدیث نمبر ۲۹۳۱) (الفتح الربانی: ۶۲/۲۳.

''اگر یہ وہی ہے تو تو اس کا مقابل نہیں اس کے مقابل حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں اور اگر وہ نہیں تو تجھے یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایسے شخص کو قتل کرے جو عہد والوں میں سے ہے۔''[1]

⑥ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً میرا دس بار قسم کھا کر یہ کہنا کہ وہ ابن صیاد دجال ہے مجھے اس سے زیادہ پسند کہ میں ایک بار یہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی ماں کی طرف بھیجا اور فرمایا:

**''لھا کم حملت به؟ قال :فاتیتھا فسالتھا فقالت حملت به التی عشر شھرا قال : ثم ارسلنی فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سلھا عن صیحته حین وقع فرجعت الیھا فسالتھا فقالت: صاح صیحة الصبی ابن شھر''**

''اس سے پوچھ کتنی دیر اس کے حمل میں رہی؟'' حضرت ابوذر کہتے ہیں: ''میں اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اس کے حمل میں بارہ ماہ میں نے گزارے۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھر بھیجا اور فرمایا: ''اس سے پوچھ اس کی چیخ کے بارے میں جب وہ پیدا ہوا۔'' میں پھر اس کی طرف لوٹ آیا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: ''یہ اس طرح چیخا تھا جیسے ایک ماہ کا بچہ چیختا ہے۔''[2]

⑦ ابن صیاد اپنی پیچیدگی اور لوگوں کے اس کی شخصیت سے واقف نہ ہونے کو مزین کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ بعض حضرات تو یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ ہی دجال ہے، دلیل اس کے وہ حیلے اور خوارق عادات امور تھے جو اس سے صادر ہوتے تھے۔ احادیث کی کتابوں میں بعض روایات کو اس کے بعض عجیب وغریب واقعات کے بارے ذکر کیا ہے۔ وہ حوادث بعض صحابہ کے نزدیک اس بات کی تاکید تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے

---

① فتح الربانی : ۲۴/۲۵) (مشکل الآثار: ۴/۹۷) (شرح السنة : ۴۲۷۴) (مجمع الزوائد : ۸/۷.

② مسند امام احمد: ۲۳/۲۱) (مصنف ابن ابی شیبه، حدیث نمبر: ۳۸۴۸۵) (مجمع الزوائد: ۸/۲) (فتح الباری: ۱۳/۳۲۹.

جس کی خبر دی گئی ہے۔

چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا:

''مكة بيضاء مسك خالص''

''سفید چمک دار آٹے کی طرح مٹی خالص کستوری ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس نے سچ کہا ہے۔''[1]

⑧ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا:

''ما تری''

''تو کیا دیکھتا ہے؟''

اس نے کہا:

''اری عرشا علی البحر حوله الحيات''

''میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں جس کے اردگرد سانپ ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یری عرش ابلیس''

''یہ ابلیس کا تخت دیکھتا ہے۔''[2]

⑨ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن صیاد کا ذکر نبی کریم کے پاس کیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

---

① الصحيح المسلم، كتاب الفتن، باب نمبر ١٩، حديث نمبر ٢٩٢٨)(الفتح الرباني: ٢٤/ ٦٧)(نووی شرح مسلم: ١٨/ ٢٢٦.

② صحيح مسلم، كتاب الفتن: باب نمبر ٧٨، حديث نمبر ٢٩٢٥)(مسند امام احمد، حديث نمبر: ١١٦٣٥/ ٢٢/٣)(مصنف ابن ابی شيبه، كتاب الفتن، حديث نمبر ٣٧٥٣٢.

**''انه یزعم انه لایمر به شیء الا کلمه''**

''وہ تو سمجھتا ہے کہ اس کے پاس سے کوئی شے بھی گزرتی ہے تو اس سے کلام کرتی ہے۔''[1]

⑩ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ابن صیاد کو مدینہ کی گلی میں دیکھا تو میں نے اسے گالی دی۔ وہ اس میں اثر انداز ہوئی اور وہ پھولنے لگا حتی کہ اس نے راستہ روک لیا۔ میں نے اسے اپنے عصا سے مارا حتی کہ عصا کو اس پر توڑ دیا۔''

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ (ابن عمر) سے فرمایا:

''تیرا اور اس کا کیا حال ہے؟ کس چیز نے تجھے اس کا مشتاق کر دیا؟ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**''انما یضرج الدجال من غضبة یغضبها''**

''بلاشک دجال غضب ناک ہو کر نکلے گا۔''[2]

⑪ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ایک بار ابن صیاد کو ملا۔ اس کی آنکھ متغیر ہو چکی تھی، میں نے کہا:

''میں جو دیکھ رہا ہوں وہ تیری آنکھ نے کب کیا؟''

اس نے کہا:

''میں نہیں جانتا۔''

میں نے کہا:

''نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے؟''

اس نے کہا:

''اے ابن عمر! تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ آنکھ پیدا کرے

---

① الفتح الربانی: ۲۴/۶۷)(مجمع الزوائد: ۸/۸.

② صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۲۹۳۲)( مسندامام احمد: ۲/ ۲۸۴)(الفتح الربانی: ۲۴/۲۱، ۲۲)(مسند ابن ابی یعلی: ۱۳/۴۲۹، ۴۸۵)( شرح السنة بغوی: ۱۵/۷۴)( ابن حبان: ۸/۲۸۰.

...ے اس عصا میں تو وہ ایسا کر دے گا۔"

پھر اس نے گدھے کی طرح سختی سے خراٹے لینا شروع کئے کہ میں نے ایسے خراٹے کبھی نہیں سنے تھے۔ میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ میں نے اس کو اس عصا کے ساتھ مارا جو میرے پاس تھا حتی کہ وہ ٹوٹ گیا البتہ مجھے کچھ شعور نہیں۔"[1]

⑫ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابن صیاد نے کہا:

"مجھے اور تمہیں کیا ہے؟ اے محمد کے صحابیو! کیا اللہ کے نبی نے نہیں فرمایا کہ وہ دجال یہودی ہوگا جبکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی حالانکہ میری اولاد ہے اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا اور میں نے حج کیا ہے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اسی طرح باتیں کرتا رہا حتی کہ قریب تھا کہ اس کی بات مجھ میں اثر انداز ہوتی۔ پھر اس نے کہا:

"خبردار! اللہ کی قسم میں اب جانتا ہوں کہ وہ دجال کہاں ہے، اس کے باپ اور اس کی ماں کو پہچانتا ہوں۔"

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اسے کہا گیا: "تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ تو دجال ہو؟"

اس نے کہا:

"اگر مجھ پر اسے پیش کیا جائے تو میں پسند نہ کروں گا۔"[1]

⑬ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ سے ایک لشکر میں آئے، اس لشکر میں عبداللہ بن صیاد تھا۔ کوئی اس کے ساتھ نہ چلتا تھا' نہ اس کو کوئی ساتھی بناتا تھا، نہ اس کے ساتھ کوئی کھاتا تھا، نہ ہی اس کے ساتھ کوئی پیتا تھا اور اسے دجال کہتے تھے۔ اچانک ایک

---

① صحیح مسلم ،کتاب الفتن،حدیث نمبر:۲۹۳۲)( مسند امام احمد :۲/۲۸۴)( الفتح الربانی : ۲۴/۶۱)( مسند ابن ابی یعلی: ۱۳/۲۶۹،۲۸۵)(شرح السنۃ بغوی: ۱۵/۷۴)( ابن حبان : ۸/۲۸.

② الصحیح المسلم، کتاب الفتن،حدیث نمبر: ۲۲۴۲.

دن میں اپنی جگہ ٹھہرا تھا کہ مجھے عبداللہ بن صیاد نے بیٹھا ہوا دیکھا حتیٰ کہ وہ میرے پاس بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

''اے ابوسعید! کیا تو نہیں دیکھتا کہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ نہ کوئی میرے ساتھ چلتا ہے، نہ مجھے رفیق بناتا ہے، نہ کوئی میرے ساتھ پیتا ہے بلکہ مجھے دجال کہہ کر بلاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں کے میرے ساتھ یہ سلوک کرنے سے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک رسی لوں پھر تنہائی میں جاؤں اور اسے اپنی گردن میں ڈال لوں پھر گلا گھونٹ لوں تو اس طرح میں لوگوں کی ان باتوں سے آرام پاؤں۔ اللہ کی قسم! میں دجال نہیں ہوں لیکن اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو ضرور تجھے اس کے نام' اس کے باپ اور اس کی ماں کے نام اور اس بستی کے نام کی خبر دوں جس سے وہ نکلے گا۔''[1]

(14) ایک سے زائد ایسے صحابی ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ وہ صحابہ درج ذیل ہیں:

(i) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(ii) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

(iii) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

(iv) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

(v) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ۔

(15) ابن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا:

''آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں؟''

انہوں نے فرمایا:

''میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس پر قسم کھا رہے تھے تو

---

(1) الفتح الربانی: ۲۶/۲۴)(الصحیح المسلم: ۹۱، ۲۹۲۷.

نبی کریم ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔"[1]

⑯ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**"لان احلف باللہ تسعا ان ابن صائد ھو الدجال احب الی من احلف واحدۃ"**

"یقیناً میرا اللہ کی قسم نو بار کھا کر کہنا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں۔"[2]

⑰ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

**"واللہ ماشک ان المسیح الدجال ابن صیاد"**

"اللہ کی قسم! مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے۔"[3]

⑱ ابن صیاد کے مسئلہ میں صحابہ کرام کے اختلاف کا اثر ان کے بعد آنے والے اہل علم حضرات پر بھی تھا۔ اکثر اہل علم جیسے بیہقی، خطابی، نووی اور ابن حجر کی رائے ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے اور انہوں نے تمیم داری کی حدیث سے دلیل لی ہے جسے عنقریب ہم ذکر کریں گے۔

خطابی نے کہا:

"لوگوں نے ابن صیاد کے بارے بہت سخت اختلاف کیا ہے۔ اس کا معاملہ مشکل ہو گیا حتی کہ اس کے بارے ہر بات کہہ دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لیا تا کہ اس کا معاملہ زائل ہو تو جب آپ نے اس سے کلام فرمایا تو جان لیا کہ وہ باطل پرست ہے، جادوگروں یا کاہنوں میں سے ہے یا ان میں سے ہے جن کے پاس جنات آتے ہوں۔"[4]

⑲ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

① الصحیح البخاری، حدیث نمبر ۷۳۵۵)(الصحیح المسلم، کتاب الفتن: حدیث نمبر ۲۹۲۹)(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، حدیث نمبر ۴۳۳۱.

② مسندابویعلی الموصلی: ۱۳۲/۹، ۲۲۱، ۵۲۰۷)(مجمع الزوائد: ۵۴/۸.

③ سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۴۳۳۰)(فتح الباری: ۳۳۷/۱۳.

④ معالم السنن: ۳۴۹/۴)(شرح السنہ: ۷۵/۱۵)(تحفۃ الاحوذی: ۵۲۰/۶)(عون المعبود: ۴۷۹/۱۱.

''ابن صیاد کے معاملہ میں لوگوں نے بہت زیادہ اختلاف کیا کہ کیا وہی دجال ہے؟ وہ جن کا مذہب یہ ہے کہ وہ دجال نہیں ہے انہوں نے دلیل تمیم داری کی حدیث جو جساسہ کے قصہ کے بارے میں ہے کو بنایا ہے اور یہ جائز ہے کہ ابن صیاد کی صفت دجال کی صفت کے موافق ہو جیسا کہ صحیح میں ثابت ہے کہ لوگوں میں سے دجال کے سب سے زیادہ مشابہ عبدالعزی بن قطن ہے اور ابن جابر کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا عمر رضی اللہ عنہ کی قسم پر خاموش رہنا زیادہ نہیں ہے اس میں احتمال ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں توقف میں ہوں پھر آپ کے پاس اس بات کا ثبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گیا ہو کہ دجال ابن صیاد نہیں کوئی اور ہے جیسا کہ تمیم داری کا قصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی سے استدلال کیا اس نے جس نے اس بات کا یقین کر لیا کہ دجال ابن صیاد نہیں ہے کوئی اور ہے اس حدیث کا طریق صحیح سے بڑھ کر ہے اور ابن صیاد کی صفتیں دجال کی صفتوں کے موافق ہیں۔''

⑳ نووی نے کہا:

''علماء نے کہا کہ ابن صیاد کا قصہ مشکل ہے۔ اس کا معاملہ مشتبہ ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف اس کے بارے میں وحی نہیں کی گئی' مگر دجال کی صفات کے بارے میں وحی کی گئی ہے۔ ابن صیاد کے بارے قرائن احتمال رکھتے تھے (کہ وہی دجال ہے) یہ وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں کچھ بھی قطعیت سے نہ فرماتے تھے بلکہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے۔'' نبی کریم ﷺ نے دجال کی صفات بیان کی اور اس کے آخری زمانے میں نکلنے کی خبر دی۔ پھر ابن صیاد کیسے دجال ہو سکتا ہے؟''[1]

㉑ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

''تمیم کی حدیث جس کو شامل ہے اس میں اور ابن صیاد کے دجال ہونے میں جو چیز زیادہ جامع ہے وہ یہ ہے کہ دجال وہی ہے جسے تمیم داری نے دیکھا اور ابن صیاد شیطان ہے

---

① فتح الباری: ۳۲۸/۱۳، ۳۲۹ (شرح مسلم از امام نووی: ۲۶۳/۱۸.

جو دجال کی صورت میں ان دنوں ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وہ اصفہان کی طرف چلا گیا پھر اپنے قرین کے ساتھ چھپ گیا حتی کہ وہ دن آ جائیں گے جن میں اس کا نکلنا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔"[1]

(22) میں علامہ العالم کہتا ہوں:

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جنہوں نے ابن صیاد کو ہی دجال یقین کرلیا ان کے کلام کو تمیم داری کی حدیث پر اطلاع نہ پانے پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس کی علت بیان کی تو فرمایا: "یہ کیسے درست ہوسکتا ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہوا خواب دیکھنے والے کی طرح ہو جبکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ اجتماع کیا اس سے سوال کئے' پھر وہ حیات طیبہ کے آخری ایام میں سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا ایک بہت بوڑھا قیدی تھا' نبی کریم ﷺ کی خبر سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ وہ نکلا یا نہیں؟"[2]

ابن صیاد میں دجال کی علامات کے سبب نبی کریم ﷺ کو کچھ پریشانی سی محسوس ہوئی، ورنہ آپ ﷺ یقیناً اس کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ کون ہے اور اس کے باپ' قبیلہ اور علاقہ کا کیا نام ہے چونکہ اس کے نکلنے کا وقت زمانہ آخر ہے اس لئے صحابہ کرام کو تردد ہوا کہ یہ وہی ہے یا نہیں تو ابن حجر کی بات رہنمائی میں کافی ہے کہ وہ ابن صیاد شیطان تھا اور دجال جزیرہ میں تھا۔

## حضرت تمیم داری اور دجال کا جزیرہ:

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مسجد کی طرف گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں بعد پہلی صف تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو پورا فرمالیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہنس

---

(1) فتح الباری: ۳۴۰/۱۳.

(2) فتح الباری: ۳۳۸/۱۳) (عقد الدرر: ۲۲۹)( البدایة والنهایة، از ابن کثیر: ۱۰۲/۱.

رہے تھے۔آپ نے فرمایا:

"اتدرون لماجمعتكم؟ قالوا: والله ورسوله اعلم ' قال: انی والله ماجمعتكم لرغبة ولالرهبة ولكن جمعتكم لان تميماالدارى كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثنى حديثا وافق الذى كنت احدث عن المسيح الدجال حدثنى انه ركب فى سفينة بحرية مع ثلاثين رجلا فلعب بهم الموج شهرا فى البحرثم ارفاواالى جزيرة فى البحر حتى مغرب الشمس فجلسوا فى اقربوالسفينة قدخلواالجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثيرالشعر' لايدرون ماقبله من دبره من كثرة الشعرفقالوا: ويلك ماانت؟فقالت: اناالجساسةفقالوا: وماالجساسة؟قالت: ايهاالقوم ' انطلقواالى هذاالرجل فى الدبر فانه الى خبركم بالاشواق قال: لماسمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانه قال تميم' رضی اللہ عنہ: فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدبر' فاذا فيه اعظم ابسان رايناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه ' مابين ركبتيه الى كعبيه بالخديدقلنا: ويلک ماانت؟قال: قدرتم على خبرى فاخبرونى ماانتم؟قالوا: نحن اناس من الغرب ركبنا فى سفينة بحرية فصادفنا البحر حين اغتلم فلعب بنا الموج شهرا' ثم ارفانا الى جزيرتک فقال: اخبرونى نخل بيسان؟ قلنا: عن اى شانها تستخبر؟ قال: اسالكم عن نخلها هل يثمر؟قلناله: نعم قال: امانه يوشک ان لاتثمرقال: اخبرونى عن بحيرة الطبريةقلنا: عن اى شانها تستخبر؟قال: هل فيها ماء؟قالوا: هى كثيرة الماء قا: امان ماء ها يوشک ان يذهب قال: اخبرونى

عن عین زغرقالوا: عن ای شانها تستخبر؟قال: هل فی العین ماء؟ وهل یزرع اهلها بماء العین قلناله: نعم هی کثیرة الماء واهلها یزرعون من مائهاقال: اخبرونی عن نبی الامیین مافعل؟قالوا: قد خرج من مکة ونزل بیثرب (المدینة)قال: اقاتله العرب؟قلنا: له نعم قال: کیف صنع بهم؟فاخبرناه انه قد ظهر علی من یلیه من العرب واطاعون قال لهم : قد کان ذلک؟قلناله: نعم قال: امان ذاک خیرلهم ان یطیعوه قال تمیم رضی اللہ عنہ فقال لنا انی اخبرکم عنی انی انا المسیح وانی اوشک ان یوذن لی فی الخروج فاخرج فاسیرفی الارض فلادع قریة الا هبطتها فی اربعین لیلة غیرمکة وطیبة فهما محرمتان علی کلتاهما' کلما اردت ان ادخل واحدة اوواحدامنهما استقبلنی ملک بیده السیف صلتایصدنی عنها وان علی کل نقب منها ملائکة یحرسونها"

''تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا۔؟''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں کہ) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے 30 آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندر کی موجیں دھکیلتی رہیں پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر

بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انھیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا: ''تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔'' ہم نے کہا: ''جساسہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: ''تم لوگ گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے۔'' جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا، ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا، وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ کندھوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا: ''تو ہلاک ہو تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟'' ہم نے کہا: ''ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر' طوفان' جزیرہ میں داخل ہونے اور جساسہ ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا: ''کیا بیسان کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: ''زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔'' پھر اس نے پوچھا: ''بحیرہ طبریہ میں پانی ہے یا نہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں۔'' پھر اس نے نبی آخر الزمان ﷺ کے متعلق پوچھا تو ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ یہ بھی بتایا کہ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ ﷺ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا: ''ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔'' پھر اس نے کہا: ''اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں۔ میں مسیح ہوں، عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا، میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوا ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا، وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا، ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔'' (یہ

واقعہ سنانے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا: ''یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا۔؟ ہوشیار رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔''[1]

## خروج کی جگہ:

① بیشک دجال کے نکلنے اور اس کی جگہ سے متعلق حدیث اس غیب کے متعلق سے ہے جسے اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا یا نبی کریم ﷺ کی وحی کے ساتھ۔ نبی کریم ﷺ نے اس دروازے کو بند نہیں چھوڑا کہ اس کے پیچھے کیا ہے معلوم ہی نہ ہو اور نہ اسے دونوں دروں پر کھلا چھوڑا ہے کہ ہر انسان جانے' ہاں آپ نے اس طرف کچھ اشارہ فرما دیا تا کہ جہالت اٹھ جائے اور کچھ پوشیدگی بھی باقی رہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

**''ان الاعور الدجال مسیح الضلالة یخرج من قبل المشرق فی زمین اختلاف الناس وفرقة فیبلغ ماشاء اللہ ان یبلغ من الارض فی اربعین یوما' اللہ اعلم مامقدارها' اللہ اعلم مامقدارها (مرتین) وینزل عیسی بن مریم فیومهم فاذارفع رأسه من الرکعة قال سمع اللہ لمن حمده قتل اللہ الدجال واظهر المومنین''**

''بیشک کانا دجال گمراہی کا مسیح مشرق کی طرف سے لوگوں میں اختلاف اور فرقہ بازی کے وقت نکلے گا۔ تو وہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا زمین میں وہاں چالیس دنوں میں پہنچے گا ان کی مقدار اللہ جانتا ہے ان کی مقدار اللہ جانتا ہے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو جب آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو

---

① الصحیح المسلم: حدیث نمبر: ۵۲۳۵۔

کہیں گے: ''سمع اللہ لمن حمدہ'' اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کر دے گا اور مومنوں کو غلبہ دے گا۔''[1]

② سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**''ان الدجال ليخرج من ارض بالمشرق يقال لهاخراسان يتبعه افواج كان وجوههم المجان المطرقة''**[2]

''بے شک دجال مشرق میں ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے، اس کے پیچھے ایسی فوجیں ہوں گی جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔''

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بیشک میں جانتا ہوں کہ وہ کونسے گھر والے ہیں جن کا دروازہ دجال سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا وہ تم اہل کوفہ ہو۔''[3]

## دجال کا فتنہ:

① اللہ عزوجل کی حکمت کا یہ فیصلہ ہوا کہ وہ اپنے بندوں کو اس دجال کے ذریعے آزمائے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے وسائل واسلحہ کی قدرت دے جس سے وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور ان کو دھوکہ دے تاکہ مومنوں کا ایمان زیادہ ہو اور منافق وکافر ہلاک ہو جائیں۔

دجال کے فتنے یہ ہیں:

۱: وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا۔

۲: وہ ایک شخص کے بارے حکم دے گا تو اسے کاٹ کر دو کر دیا جائے گا پھر وہ اسے

---

① صحیح ابن حبان :۲۸۶/۸.

② سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن ،حدیث نمبر ۴۰۷۲)(سنن الترمذی، حدیث نمبر: ۲۲۳۷) (مسند امام احمد: ۷/۱)( مستدرک حاکم: ۵۲۷/۴)( تذکرہ : ۷۴۷/۲)( ابن ابی شیبہ ،حدیث نمبر: ۳۷۴۹۹، ۳۷۵۰۰.

③ مصنف ابن ابی شیبہ،حدیث نمبر: ۳۷۵۳۹)( مجمع الزوائد: ۳۵۴/۷.

پکارے گا تو وہ تلبیہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوگا۔

۳: اس کے ساتھ دو روٹیوں اور کھانے کے پہاڑ ہوں گے۔

۴: دو نہریں ہوں گی۔ ایک پانی کی اور دوسری میں آگ شعلہ زن ہوگی۔

۵: زمین کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے۔

۶: ایک قوم کے پاس سے گزرے گا جو اس پر ایمان نہ لائیں گے تو یہ ان کی کھیت اور مویشی ہلاک کر دے گا۔

② سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"لانااعلم بما مع الدجال منه معه نهران بجريان : احدهما رأى العين ماء ابيض والآخررأى العين نارتاجج فاما ادركن احدفليات النهر الذى يراه نارا وليغمض ثم ليطاطى رأسه فيشرب منه فانه بارد"**

"میں جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو نہریں جاری ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگا اور دوسری بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح دیکھائی دے گی۔ تو اگر کوئی اسے پائے تو اسے چاہئے کہ وہ آئے اس نہر کے پاس جسے وہ آگ دیکھتا ہے اور وہ اس میں چھپ جائے پھر وہ اپنا سر جھکائے گا تو وہ اس سے پئے گا اور وہ ٹھنڈا ہوگا۔"

③ سیدنا جنادہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"انه يمطر ولاينبث شجر وانه يسلط على نفس فيقتلها ثم يحييها ولايسلط على غيرها وانه معه جنة ونارونهروماء وجبل خبز وان جنته ناروناره جنة"**

"بیشک وہ (دجال) بارش برسائے گا اور درخت نہ اُگے گا، اسے ایک جان پر مسلط کیا جائے گا تو اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا اس کے علاوہ کسی

اور پر اسے مسلط نہ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا اور ایک آگ ہوگی' ایک نہر اور پانی ہوگا ایک روٹیوں کا پہاڑ ہوگا' اس کا باغ آگ اور اس کی آگ باغ ہوگا۔''

④ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''انه یاتی علی القوم فیدعوهم فیومنون به ویستجیبون له فیامر السماء فتمطروالارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ماکانت ذراواسبغه ضروعاوامده خواصرثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحکین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها: اخرجی کنوزک فتتبعه کنورها کیعاسیب النحل ثم یدعورجلا ممتلئا شابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه یضحک''

''دجال ایک قوم کے پاس آئے گا تو انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے۔ پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا' زمین کو حکم دے گا تو اگائے گی' پھر ان پر ان کے مویشی چلیں گے اپنے پیدائشی جسم سے زیادہ بڑے ہو کر' ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے اور ان کی کوکھیں لمبی ہو جائیں گی۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو وہ ان سے ہٹ جائے گا پھر وہ صبح کے وقت قحط زدہ ہوں گے، ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں سے کچھ بھی نہ ہوگا اور وہ ویرانے کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا: ''اپنے خزانے نکال دے۔'' تو اس کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں آتی ہیں پھر وہ ایک جوانی سے بھرپور آدمی کو بلا کر تلوار سے

مارے گا، اسے دو ٹکڑوں میں بڑی پھرتی سے کاٹ دے گا پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ زندہ ہو کر آجائے گا اور اس کا منہ خوشی سے چمک اٹھے گا۔''

⑤ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**"یخرج معه (ای الدجال) وادیان احدهما جنة والاخرة نار فناره جنة وجنته نار فیقول للناس: الست بربکم احی وامیت ومعه ملکان یشبهان نبیین من الانبیاء انی لاعرف اسمعهما واسم ابائهما لوشئت ان اسمیهما سمیتهما احدهما عن یمینه والاخرة عن شماله فیقول الست بربکم احیی وامیت؟فیقول احدهما: کذبت فلایسمعه من الناس احد الا صاحبه ویقول الاخر: صدقت فیسمعه الناس وذلک فتنة"**

''دجال کے ساتھ دو وادیاں نکلیں گی، ایک باغ اور دوسری آگ ہوگی۔ اس کی آگ جنت ہے اور اس کی جنت آگ ہے۔ وہ لوگوں سے کہے گا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔'' اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو گویا دو نبیوں کے مشابہ ہوں گے۔ بیشک میں جانتا ہوں ان دونوں کے نام اور ان کے آباء کے نام، اگر میں چاہوں کہ ان کے نام بیان کروں تو میں ان کے نام بیان کر دوں۔ ایک ان میں سے اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوگا تو وہ کہے گا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' ان میں سے ایک کہے گا: ''تو نے جھوٹ کہا۔ تو اسے اس کے ساتھ والے فرشتے کے سوا لوگوں میں سے کوئی نہ سنے گا۔ دوسرا (پہلے فرشتے کو) کہے گا: ''تو نے سچ کہا (کہ دجال واقعی جھوٹا ہے)۔'' تو اسے لوگ سنیں گے اور (سمجھیں گے کہ شاید فرشتہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ ہی ہے) وہ (چیز جو) فتنہ ہے۔''

دجال جھوٹ تراشندہ بزور جادو شعبدہ باز ملمع ساز ہوگا جو امور اس کے ہاتھ سے

مشاہدہ کیے جائیں گے ان میں سے کسی میں کوئی حقیقت نہیں ہوگی بلکہ یہ سب ان علماء کے نزدیک محض خیالات ہوں گے۔

⑥ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطانوں نے ہمیشہ ہمیشہ سرکشوں نافرمانوں اور گمراہ انسانوں کی مدد کی ہے جب دجال بہت بڑا فتنہ اور نافرمانوں کا سرغنہ ہوگا تو ضروری ہے کہ وہ اپنے لئے شیطانوں اور سرکش قسم کے جنوں سے معاون بنائے۔

چنانچہ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

**"اذاکان قبل خروج الدکال بثلاث سنین حبست السماء ثلث قطرها وجست الارض ثلث نباتها فاذا کانت السنة الثانية حبست السماء ثلثی قطرها وحبست الارض ثلثی نباتها فاذاکانت السنة الثالثة حبست السماء قطرها کله وحبست الارض نباتها کله فلایبقیٰ ذوخف ولاظلف الا هلک فیقول الدجال للرجال من اهل البادية ارایت ان بعثت ابلک ضخاما ضروعها عظاما اسنمتها اتعلم انی ربک فیقول نعم فتمثل له الشیاطین علی صورة ابله فیتبعه ویقول للرجل ارایت ان بعثت اباک وابنک ومن تعرف من اهلک اتعلم انی ربک فیقول نعم فیتمثل له الشیاطین علی صورهم فیتبعه ثم خرج رسول اللهﷺ وبکی اهل البیت ثم رجع رسول اللهﷺ ونحن نبکی فقال مایبکیکم فقالوا: یارسول الله ماذکرت من الدجال"**

"جب دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ہوں گے تو آسمان تہائی حصہ بارش روک لے گا اور زمین تہائی حصہ پیداوار روک لے گی۔ جب دوسرا سال ہوگا تو آسمان دو تہائی بارش سے رک جائے گا اور زمین دو تہائی پیداوار سے روکی جائے گی تو کوئی کھروں اور قدموں والا باقی نہ رہے گا مگر وہ مر جائے گا۔ دجال

دیہاتی آدمی کو کہے گا: ''مجھے بتاؤ! اگر تمہارا اونٹ (زندہ کر کے) اٹھا دیا جائے اس حال میں کہ اس کے تھن بڑے اور کوہان عظیم ہو تو کیا تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔؟'' وہ کہے گا: ''ہاں!'' تو شیطان اس کے لئے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کریں گے تو وہ آدمی دجال کے پیچھے لگ جائے گا اور وہ اس آدمی سے کہے گا: ''تیرا کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ، بیٹے اور جسے تو اپنے اہل سے جانتا ہے زندہ کروں تو کیا تو جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟'' تو وہ کہے گا: ''ہاں!'' تو شیاطین اس کے باپ اور رشتے داروں کی صورت اختیار کریں گے تو وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور گھر والے رونے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ کر تشریف لائے تو ہم رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا چیز رولاتی ہے؟'' تو سب نے عرض کیا: ''آپ نے جو دجال کا ذکر کیا۔''

⑦ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**''لیفرن الناس من الدجال فی الجبال''**[1]

''یقیناً لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔''

ام شریک نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! عرب لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ تھوڑے ہوں گے۔''

⑧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**''من سمع بالدجال فلینا بعنه فواللہ ان الرجل لیاتیه وهو یحسب**

---

[1] صحیح المسلم، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۲۹۴۴(۱۲۴)(سنن ترمذی، کتاب المناقب، حدیث نمبر ... مسند امام احمد: ۴۶۲/۶)(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر ۶۷۵۹.

**انه مومن فیتبعه مما یبعث به من الشبهات**"[1]

"جوکوئی دجال کی خبر سنے تو اسے اس سے دور ہونا چاہئے کہ اللہ کی قسم بیشک وہ کسی آدمی کے پاس آئے گا اور وہ اسے مومن سمجھتا ہوگا تو اس کی اتباع کرے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے کچھ شبہات کے ساتھ بھیجا جائے گا۔"

⑨ ایک جماعت نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس دجال کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ نکلے تو ہم اسے پتھروں سے ماریں۔"

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم یہ کہہ رہے ہو! اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اگر تم اسے بابل میں سنو تو تم میں سے کوئی ایک اس کے پاس آئے اور حال یہ ہوگا کہ وہ اس کے سامنے تیز چلنے کی وجہ سے پاؤں گھس جانے کی شکایت کرتا ہوگا۔"[2]

⑩ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"مابین خلق آدم الی قیام الساعة خلق اکبر من الدجال"**[3]

"تخلیق آدم سے تا قیام قیامت دجال سے بڑی مخلوق کوئی نہیں ایک روایت کے لفظ یوں ہیں کہ کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں۔"

⑪ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"لفتنة بعضکم اخوف عندی من فتنة الدجال ولن ینجو احد مما قبلها الا نجامنها وماصنعت فتنة منذکانت الدنیا صغیرة**

---

① سنن ابی داود، کتاب الملاحم، حدیث نمبر: ۴۳۱۹)(مسندامام احمد: ۴۳۱/۴)( مستدرک حاکم، کتاب الملاحم: ۵۳/۴)( دولابی: ۱۷۰/۱)(ابونعیم' اخبار اصفہان: ۱۱۹/۱.

② ابن ابی شیبہ: حدیث نمبر: ۳۷۵۱۷.

③ الصحیح المسلم، کتاب الفتن: ۲۹۴۶/۱۲۶)(مسندامام احمد: ۱۹/۴)( مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، باب نمبر۲ ذکر الدجال، حدیث نمبر: ۳۷۴۷۱)( حاکم: ۵۲۸/۴)( طبقات ابن ابی سعد: ۲۸۳۸)(مسندامام احمد: ۱۹/۴.

**ولا کبیرۃ الا فتنۃ الدجال"**[1]

''تم میں سے بعض کا فتنہ یقیناً دجال کے فتنہ سے زیادہ خوفناک ہے' کوئی شخص ہرگز نجات نہ پائے گا اس سے جو اس فتنہ سے پہلے ہے مگر وہ اس سے نجات پائے گا اور کوئی فتنہ چھوٹا اور بڑا پیدا نہیں کیا گیا جب سے دنیا بنائی گئی سوائے فتنہ دجال کے۔''

⑫ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"مابعث نبی الا انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور وان بین عینیہ مکتوب کافر"**

''کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے (دجال) سے ڈرایا۔ خبردار! بیشک وہ کانا ہے اور بلا شک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔''[2]

⑬ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی ثناء ایسی کی جیسا کہ اس کی شایان شان ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا:

**"انی لانذرکموہ ومامن نبی الا انذرہ قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکن اقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور"**

''بیشک میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں' ہر نبی اپنی قوم کو اس سے ڈراتا رہا ہے یقیناً نوح علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کے بارے ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔''[3]

---

① مسند احمد: ۳۸۹/۵)(صحیح ابن حبان: ۲۸/۸)(ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر ۳۷۴۹۰.

② الصحیح البخاری، حدیث نمبر: ۷۱۳۱)(الصحیح المسلم: ۲۹۳۳/۱۰۱.

③ الصحیح البخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۳۰۵۷)(الصحیح المسلم، کتاب الفتن، باب «

## دجال کے پیروکار:

① دجال کے پیچھے لگنے والے کمزور ایمان والے لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہوگی۔ ان کی آنکھیں جو کچھ وہ دیکھیں اور مشاہدہ کریں گے اس کی وجہ سے حیران ہوں گی۔ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ دجال کے پیچھے لگنے والے ہر طرح کے شر والے، ہر فتنہ کے پیچھے چل پڑنے والے اکثر یہودی ہوں گے اور عورتیں ہوں گی۔ کیوں کہ ان کی طبیعتوں میں کمزوری اور شہوتوں کی محبت ہوتی ہے۔ منافق مرد اور عورتیں بھی دجال کے پیچھے ہوں گے جو اس وقت اس کی طرف نکلیں گے جب وہ مدینہ کے پاس سے گزرے گا۔

چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"یتبع الدجال من یهود اصبهان سبعون الفا علیهم الطیالسة"**[1]

"اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار دجال کی اتباع کریں گے' ان کے اوپر ایک خاص قسم کی چادریں ہوں گی جن کو طیالسہ کہا جاتا ہے۔"

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"یهبط الدجال من کوز و کرمان معه ثمانون الفا علیهم الطیالسة وینتعلون الشعر کان وجوههم مجان مطرقة"**[2]

③ دجال کوز اور کرمان نامی علاقوں کے درمیان اترے گا، اس کے ساتھ اسی ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر طیالسی چادریں ہوں گی، ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

چنانچہ سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

---

« نمبر ۱۹، حدیث نمبر ۱۶۵)(ابن حبان: ۸/۲۷۳.

① الصحیح البخاری، کتاب الجهاد، حدیث نمبر ۳۰۵۷)(الصحیح المسلم، کتاب الفتن، باب نمبر ۱۹، حدیث نمبر: ۱۶۵) (ابن حبان: ۸/۲۷۳.

② الفتح الربانی: ۲۴ /۷۳)(مسند ابویعلی موصلی: مجمع الزوائد: ۷ /۳۵۰)(مصنف ابن ابی شیبه، حدیث نمبر ۳۷۵۰۱.

"اکثر اتباع الدجال الیھود واولاد المومسات"

"دجال کے اکثر پیروکار یہودی اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوگی۔"

④ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ینزل الدجال فی ھذہ السبخة بمرقناۃ فیکون اکثر من یخرج الیه النساء حته ان الرجل لیرجع الی حمیمه والی امه وابنته واخته وعمته فیوثقھا رباطا مخافة ان تخرج الیه ثم یسلط اللہ المسلمین علیه فیقتلون ویقتلون شیعة"

"دجال اس نمکین دلدلی زمین میں وحشی گائیوں کے گزرگاہ سے گزرے گا۔ اس کے ساتھ نکلنے والوں کے اکثریت عورتیں ہوں گی حتیٰ کہ مرد اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کی طرف لوٹ کر آئے گا تاکہ انہیں رسی کے ساتھ اس ڈر سے باندھ دے کہ یہ نکل کر دجال کی طرف نہ جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا تو وہ (اسے) اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے۔"

⑤ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نعم الارض المدینة اذاخرج الدجال علی کل نقب من انقابھا ملک لایدخلھا فاذاکان کذالک رجفت المدینه باھلھا ثلاث رجفات لایبقی منافق ولامنافقة الاخرج الیه واکثر من یخرج الیه النساء وذلک یوم التخلیص وذلک یوم تنفی المدینة الخبث کما ینفی الکیر خبث الحدید یکون معه سبعون الفامن الیھود علی کل رجل منھم ساج سیف"

"بہترین زمین مدینہ ہے، جب دجال نکلے گا تو مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہوگا، دجال اس میں داخل نہ ہوگا تو جب ایسا ہوگا تو مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا، کوئی منافق مرد اور عورت باقی نہ رہیں گے مگر اسکی طرف نکل آئیں گے۔ جو اس کے پاس نکل کر آئیں

گے ان میں سے اکثر عورتیں ہوں گی' یہ چھٹکارے کا دن ہوگا' یہی وہ دن ہوگا جس دن مدینہ اپنے خبث کو ایسے نکال باہر پھینکے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اتار پھینکتی ہے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ان میں سے ہر شخص پر ایک چادر لحاف کی قسم کی اور ایک تلوار ہوگی۔''

⑥ احادیث میں مذکور ہے کہ اس وقت کچھ لوگ ہوں گے جو دجال کے ساتھ شخصی منفعت کے لئے چلیں گے۔

چنانچہ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''لیصحبن الدجال قوم یقولون انا لنصحبه وانا لنعلم انه کذاب ولنا انما نصحبه لنا کل من الطعام ونزعیٰ من الشجر فاذا نزل غضب الله نزل علیهم کلهم''

''ایک قوم دجال کی ساتھی ہوگی وہ کہیں گے: ''بیشک ہم اس کے ساتھ ہیں اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم اس کے ساتھی صرف اس لئے ہیں تاکہ کھانا کھائیں اور درختوں سے چریں۔'' جونہی اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔''

## دجال کی آنکھ اور ماتھا:

① سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انی قدحدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال رجل قصیر افحج جعد اعور مطموس العین ' لیس بناتئة ولا حجراء فان الیس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور''

''میں نے بیشک دجال کے بارے تم سے بیان کیا ہے حتی کہ میں ڈرا کہ تم نہ سمجھو گے، بیشک دجال کوتاہ قد' بہت زیادہ کنگر یالے بالوں والا' کانا' مٹی ہوئی آنکھ والا، بے نشان' نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی تو اگر وہ تم پر مشتبہ ہو تو بلاشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔''

② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر میں نے توجہ شروع کی تو وہ جسیم آدمی، سرخ رنگ گنگر یالے بالوں والا، کانی آنکھ والا جیسے کہ اس کی آنکھ انگور کا پھوٹا ہوا دانہ ہو۔"

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**"امامسیح الضلالة فانه اعور العین اجلی الجبهة عریض المنحر فیه اندفاء مثل قطن بن عبدالعزی"**

"البتہ گمراہی کا مسیح کانی آنکھ والا، بال جھڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے والا، چوڑے سینے والا، اس میں قطن بن عبدالعزی کی طرح میلان ہے۔"

④ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"دجال کی دونوں آنکھیں ایسے ہوں گی جیسے سبز رنگ کا شیشہ ہو۔"

⑤ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

**"الدجال اعور جعد هجان اقمر کان راسه غصنة شجرة"**

"دجال کانا، گنگر یالے بالوں والا، سخت سفید رنگ، اس کا سر درخت کی ٹہنی کی طرح ہے۔

⑥ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"مابعث نبی الا انذر امته الاعور الکذاب الاانه اعور وان ربکم لیس باعور وان بین عینیه مکتوب کافر.**

"کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! بیشک وہ کانا ہے اور بلاشک تمہارا رب کانا نہیں ہے، بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔"

⑦ حضرت عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**" تعلمون انه لن یری احدمنکم ربه حتی یموت وانه مکتوب بین عینیه کافر یقروه من کره عمله"**

"تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا حتی کہ مر جائے اور

بلاشک دجال کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے کافر۔ اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔''

⑧ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''دجال کے ماتھے پر حقیقتاً لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے تمام کفر جھوٹ اور باطل ہونے کی قطعی علامات میں سے نشانی وعلامت بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر پڑھے لکھے اور ان پڑھ مسلمان کے لئے ظاہر فرمائے گا اور جس کی شقاوت وفتنہ کا ارادہ فرمائے گا اس سے پوشیدہ رکھے گا، یہ کوئی محال نہیں ہے۔

ہمیں نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ ہر موحد اس لفظ کو پڑھ سکے گا جسے اللہ تعالیٰ عزوجل نے دجال کے چہرے پر لکھ دیا۔ بعض حضرات ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ ان پڑھ اور جاہل اس لفظ کی کیسے تمیز کرے گا جبکہ وہ پڑھنا یا لکھنا جانتا ہی نہیں؟

اس کا جواب امام قاضی ابوبکر بن العربی دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''ہر مومن کاتب وغیر کاتب اسے پڑھے گا۔'' یہ حقیقت میں خبر ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لئے سمجھ اور شعور کو اس کی آنکھ میں پیدا کر دے گا جیسے چاہے گا اور جب چاہے گا تو وہ اسے بصارت نہ ہوتے ہوئے بھی دیکھے گا اگرچہ وہ لکھنا نہ جانتا ہو۔ کافر اسے نہیں دیکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن کے لئے دلیلیں پیدا کر دے گا اس کی بصیرت کی آنکھ میں اور کافر نہ دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ مومن کے لئے ادراک پیدا کرے گا سیکھنا نہیں کیونکہ یہ اس وقت عادات کے خلاف امور ظاہر ہوں گے۔''

## دجال کے ٹھہرنے کی مدت:

① حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"يخرج الدجال في امتي فيمكث اربعين"**

''دجال میری امت میں نکلے گا تو چالیس ٹھہرے گا۔''

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**"فیبلغ ماشاء اللہ من الارض فی اربعین یوما اللہ اعلم ما مقدارها"**

''زمین میں اللہ تعالیٰ جہاں تک چاہے گا دجال پہنچے گا چالیس دنوں میں اللہ جانتا ہے ان کی مقدار کیا ہے۔''

③ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! دجال کو زمین میں کتنا ٹھہرنا ہوگا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چالیس دن۔ایک دن سال کی طرح اور ایک دن مہینے کی طرح اور اک دن جمعہ کی طرح، باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔''

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! تو وہ دن جو سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمیں کافی ہوں گی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ کرو!''

### نزول عیسیٰ علیہ السلام:

① بیشک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی ان بڑی بڑی علامات میں سے ہے جن کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔عیسیٰ علیہ السلام کا نزول' خروج دجال اور اس کے زمین میں فساد پھیلانے کے ساتھ (باعتبار زمانہ) ملا ہوا ہوگا۔آپ پر ایمان لانا اور آپ کی تصدیق کرنا واجب ہے۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**"فبینما هو کذلک اذبعث اللہ المسیح عیسی بن مریم فینزل**

**عندالمنارة البیضاء شرقی دمشق مهرودتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذاطاطاراسه قطر واذارفعه تحدرمنه جمان کالولوفلایجعل لکافر یجدنفسه الامات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه (ای المسیح) بباب لدفیقتله ثم یاتی عیسی بن مریم قوما قدعصمهم اللّٰہمنه' فیمسح وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم فی الجنة"**

''اسی دوران کہ وہ یونہی ہوگا جب اللہ تعالیٰ سیدنا مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہما الصلاۃ والسلام) کو بھیجے گا تو آپ شرقی دمشق میں سفید منارہ پرورس یا زعفران سے رنگی ہوئی دو چادروں کے درمیان اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے اتریں گے جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے بڑے بڑے موتیوں کی شفاف قطرے گریں گے۔ کسی کافر (جس کو آپ کی سانس پہنچے گی) کے لئے آپ ظاہر نہ ہوں گے مگر وہ مرجائے گا اور آپ کی سانس پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر پہنچتی ہوگی۔ پھر آپ دجال کو فلسطین کے نواح میں بیت المقدس کے قریب ایک لدنامی بستی کے دروازے پر پائیں گے اور قتل کریں گے۔ پھر سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اس قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا رکھا ہوگا تو آپ ان کے چہروں پر مسح کریں گے اور ان سے ان کے جنت کے درجات بیان فرمائیں گے۔''

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"لاتقوم الساعة حتی تنزل الروم بالاعماق اوبدابق فیخرج الیهم جیش من اهل المدینة هم خیار اهل الارض یومئذ فاذاتصافوا قالت الروم: خلوابیننا وبین الذین سبوامنا نقاتلهم فیقول المسلمون لا واللّٰہلا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونهم فینهزم ثلث لا یتوب اللّٰہعلیهم ابدا ثم یقتل ثلثهم**

**وهم افضل الشهداء عند الله ويفتحون ثلثة فيفتحون القسطنطنية فبينما هم يقسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذصاح فيهم الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهاليكم فيخرجون وذلک باطل فاذاجاء والشام خرج يعني الدجال فبينما هم يعدون للقتال ويسوون الصفوف اذاقيمت الصلاة فينزل عيسیٰ ابن مريم فاذارآه عدوالله يذوب كما يذوب الملغ ولوتركوه لذاب حتى يهلک ولكنه يقتله الله بيده فيريهم دمه بحرمته"**

"قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ رومی اعماق میں یا دابق میں اتریں پھر ان کی طرف اہل مدینہ کے لشکر نکلیں وہ زمین کے بہترین لوگ ہوں گے تو جب وہ صف باندھیں گے۔ رومی کہیں گے: "تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہیں گالیاں دی جاتی ہیں ہم ان سے لڑائی کریں گے۔" مسلمان کہیں گے: "ہم اپنے بھائیوں اور تمہارے درمیان سے الگ نہ ہوں گے۔" پھر ان سے جہاد کریں گے اور ان کا ایک تہائی شکست کھائے گا جن کی توبہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا۔ پھر ان سے ایک تہائی قتل ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ترین شہداء ہوں گے۔ اس کے ایک تہائی حصہ کو فتح کریں گے، پھر قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ اس اثناء میں کہ وہ غنیمتیں تقسیم کرتے ہوں گے۔ انہوں نے اپنی تلواروں کو زیتون کے ساتھ لٹکا دیا ہوگا کہ اچانک شیطان ان میں چیخ کر بولے گا کہ مسیح تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ہے۔ وہ نکلیں گے اور یہ بات غلط ہوگی۔ جب وہ شام آئیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا۔ اسی دوران کہ وہ جہاد کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے۔ جب نماز کی اقامت کہی جا رہی ہوگی تو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو جونہی آپ کو اللہ کا دشمن دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے نمک گھلتا ہے اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں گے تو خود بخود پگھل جائے گا حتیٰ کہ ہلاک ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت سے قتل کرے گا پھر انہیں اس کا

خون اس کے نیزے یا برچھی کے ساتھ دکھائے گا۔"

## دجال سے بچاؤ:

① سیدنا ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان من بعدکم الکذاب المضل وان رأسه من بعده حبک حبک حبک مرات وانه سیقول انا ربکم فمن قال: کست ربنا لکن ربنا اللہ علیه تو کلنا والیه انبنا نعوذ باللہ من شرک لم یکن علیه سلطان"[1]

"بیشک تمہارے بعد بہت جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا اور اس کا سر اس کے بعد (پچھلی جانب) حبک حبک حبک (کٹے ہوئے گھنگریالے بالوں والا) ہے اور وہ کہے گا: "میں تمہارا رب ہوں۔" تو جس نے کہا: تو ہمارا رب نہیں ہے لیکن ہمارا رب اللہ ہے لیکن ہمارا رب اللہ ہے اسی پر ہم نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ تو دجال کو ایسے آدمی پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔"

② سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہیکہ دجال لوگوں کو کہے گا "میں تمہارا رب ہوں۔" تو جس نے کہا: "تو میرا رب ہے۔" حتی کہ اسی پر مر گیا تو وہ فتنہ میں مبتلا ہوا اور جس نے کہا: "میرا رب اللہ ہے۔" حتی کہ مر گیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے دجال کے فتنہ سے بچا لیا اور اس پر کوئی فتنہ نہ ہوگا۔"[2]

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں دعا کرتے تھے:

"اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات"

"اے اللہ! بیشک میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندہ اور مردہ کے فتنہ سے تیرہ پناہ مانگتا ہوں۔"[3]

---

① مسند امام احمد: ۳۷۲/۵. ② مسند امام احمد: ۱۳/۵. ③ الصحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر ۸۳۲.

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"بادروا بالأعمال ستا: طلوع الشمس من مغربها والدخان او الدجال او لدابة او خاصة احدكم او امر العامة"**

''نیک اعمال کے کرنے میں چھ چیزوں سے جلدی کرو! سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے' دھواں سے' دجال کے نکلنے سے' دابہ یا کسی ایک کا خاص امر یعنی موت یا عام امر یعنی قیام قیامت سے۔''[2]

⑤ سورۃ الکہف کی آیات دجال کے فتنہ سے بچائیں گی۔ ان آیات کی تعین میں احادیث مختلف ہیں۔ بعض احادیث میں سورہ کہف کے اول سے اور بعض میں اس کے آخر سے اور یہ ساری احادیث صحیح ہیں۔ انہیں محمول کیا گیا ہے اس پر کہ کوئی شروع سے پڑھے یا آخر سے تو بلا شک وہ اسے اس کے فتنہ سے بچائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ!

چنانچہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

**"من حفظ عشر آيات من اول سورة الكهف عصيم من الدجال"**

''جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات پڑھیں تو اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ کر دیا گیا۔''[3]

⑥ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ کر دیا گیا۔''

⑦ مروی ہے:

**"من قرا ثلاث آيات من اول الكهف عصم من فتنة الدجال"**

''جس نے سورہ کہف کی ابتداء سے تین آیات پڑھیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔''[1]

---

① الصحيح المسلم، كتاب اشراط الساعة، حديث نمبر ۱۲۸۔ ② الصحيح المسلم، كتاب صلاة المسافرين، حديث نمبر ۲۵۷۔ ③ مسند امام احمد بن حنبل: ۴۴۶/۶۔

رازِ حیات

مولانا وحید الدین خاں

تقابلِ ادیان

خطبات
ڈاکٹر ذاکر نائیک